كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ
اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرا رسول ہی غالب رہیں گے۔
الله
رسول
محمد
نوائے
افغان جہاد
ربیع الاول ۱۴۳۱ھ
مارچ 2010ء

ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

سنور جائے گا ہر جذبہ ،چمک اٹھے گا ہر منظر
مئے حبِ نبی کا جب کرو گے نوشِ جاں ساغر

درود ان پر ،پڑھو گے تو ملے گی خلد کی لذت
انہی کے نام سے تسکین پائے گا دلِ مضطر

وہ ہیں محبوب رب،مطلوب و مقصود دوعالم ہیں
عقیدت اور محبت ان سے ہے ایمان کا جوہر

ملا یہ منفرد منصب انہیں درگاہِ مولا سے
وہ دنیا میں ہیں رحمت،آخرت میں ساقی کوثر

اگرچہ داغ دھبے چاند پر،سورج بھی پید اہیں
یہ سیرت میرے آقا کی مصفا نور کا پیکر

ازل سے تا ابد ،ساری کی ساری نوعِ انساں میں
قسم اللہ کی مجھ کو، نہیں ان کو کوئی ہمسر

کوئی اعمال نامہ اُن کی اطاعت سے ہے گر خالی
وہ ہے اک دفترِ بے معنی،نزد خالق ِ اکبر

وہ اک خونریز فتن ہے،جو اس بے مثل ہستی پر
کرے بے ہودگی کا وار، شیطانوں کی شہ پاکر

مسلماں ہی رہا وہ کب، وہ ہے اک لاشئہ بے جاں
تڑپ اٹھے نہ غیرت سے اگر اس تازیانے پر

نبی،بدگوئی کا جس کا نشانہ ہو،پر وہ چپ ہو
رہے گی زندہ وہ امت،زمیں کی سطح پر کیونکر

گوارا کر لیا ہم نے اگر توہین ِ آقا کو
خدا کا پھر غضب ٹوٹے گا بن کر صورت ِ محشر

محبت اپنے پیاروں سے اگرچہ جان ہے میری
عزیز از جان ہے،لیکن مجھے ناموس پیغمبرؐ

شہیدانِ رسالت کی گواہی دے کے کہتا ہوں
”نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا“

(لالہ صحرائی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۳، شمارہ نمبر۲

ربیع الاول ۱۴۳۱ھ مارچ 2010ء

عمرو بن شعیب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: تمہارے علما کدھر ہیں؟ تمہارے علما کدھر ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میری امت میں ایک جماعت قیامت قائم ہونے تک لوگوں پر غالب رہے گی۔ انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی کہ کون ان کی مخالفت کرتا ہے اور کون ان کا حمایتی ہے''۔

(سنن ابن ماجہ)

عنوانات

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

آبروئے ما از نام مصطفیٰ است

2001ء میں کبر ورعونت میں ڈوبے کفرا کبر امریکہ نے دیگر صلیبی افواج کے ہم راہ امارتِ اسلامیہ افغانستان پر حملہ کیا اور آج نو سال بعد اس کا غرور خس وخاشاک کی طرح بہہ نکلا ہے۔ اور اب وہ اپنی ڈوبتی ناؤ کو سنبھالنے کی سعی لاحاصل میں مصروف میں ہے۔ ہلمند میں آپریشن مشترک اور لندن واستنبول کانفرنسیں اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

نو سال قبل افغانستان کو چند گھنٹوں میں مغلوب کرنے کے خواب دیکھنے والی صلیبی افواج کے ارادوں کو ہر جگہ مجاہدین فی سبیل اللہ نے خاک میں ملا دیا۔ افغانستان بھر میں اپنی درگت بنتی دیکھ کر وہ اپنے آپ کو چند صوبوں میں محدود کرنے لگیں۔ اب بات یہاں تک پہنچی کہ دنیا بھر کے وسائل اور افواج کے ساتھ حملہ آور امریکہ صرف صوبہ ہلمند میں ہی سمٹ کے رہ گیا۔ چیتے کا پنجہ، خنجر اور...... نامی آپریشن شروع کیے لیکن یہاں بھی اللہ کے شیروں نے ان کو پیچھے دھکیل دیا۔ اور اب دنیا کے سامنے اپنی عیاں ہوتی شکست وریخت کی داستاں کو چھپانے کے لیے امریکہ 15 ہزار اتحادی اور 4 ہزار افغان فوج کا لاؤلشکر لے کر ہلمند کے ضلع نادعلی کے قصبے 'مرجاہ' میں آن جمع ہوا۔ فضائی مدد کے ساتھ 13 فروری سے جاری یہ 'آپریشن مشترک' بھی انہیں ذلت ورسوائی سے بچا نہ سکا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ آپریشن میں شریک افغانی واتحادی فوجی چیخ اٹھے ہیں کہ "مرجاہ میں ہر موڑ پر موت ہے، ہر طرف بوبی ٹریپس (Booby Trapes) بچھے ہیں، راستے بارودی سرنگوں سے بھرے ہیں اور سنا ئپر ہر طرف چھپے ہوئے ہیں"۔ اللہ سبحانہ کی تائید غیبی سے آپریشن کے اگلے روز ہی 16 امریکی ٹینک اور 48 فوجیوں کا نقصان ہوا۔

دوسری جانب اپنی شکست کو دیکھ کر افغانستان سے بھاگنے کے لیے لندن اور استنبول کانفرنسوں میں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ افغانستان میں امن قائم ہو گیا ہے اور اب باقی معاملات مقامی فوج کو ہی سنبھالنا ہوں گے۔ ساتھ ہی ساتھ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق امریکہ نے اپنی غلام پاکستانی فوج کی مدد سے وزیرستان میں ڈرون میزائل حملوں میں اضافہ کیا ہے۔ سال 2010ء کے ابتدائی دو مہینوں جنوری، فروری میں ڈرون طیاروں کے ذریعے سے مختلف مقامات پر 24 میزائل حملے کیے گیے۔۔ جہاں 42 ممالک کی افواج مل کر بھی گزشتہ نو سالوں میں مجاہدین فی سبیل اللہ کے مقابل نہیں ٹھہر سکیں تو یہ میزائل حملے اسے رسوا کن شکست سے کیونکر بچا سکیں گے؟

ہم ماہِ ربیع الاول سے گزر رہے ہیں صدیوں دور اسی ماہِ مبارک میں رسول مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کی ولادت کے وقت دنیا اندھیروں میں ڈوبی الحادی طاقتوں کے زیر سایہ کفر وشرک میں مبتلا تھی، اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اپنے معبود حقیقی کو چھوڑ کر غیر اللہ کی چوکھٹ پر سجدہ ریز تھی۔ آپ کی ولادت کے ساتھ ہی ایران کے آتش کدے میں سالہا سال سے جلنے والی آگ بجھ گئی اور قیصر روم کے محلات میں دراڑیں پڑ گئیں یہ دنیا کے لیے بشارت تھی کہ اب کفر وشرک اور الحاد کے دن گنے جا چکے ہیں اور رسول الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اللہ رب العزت کی حاکمیت کا پرچم بلند ہو کر ہی رہنا ہے، ایسا ہوتے ہوئے آنکھوں سے دیکھا گیا، الحادی قوتیں نیست ونابود ہو گئیں اور اہل ایمان کے کلیجے ٹھنڈے ہو گئے۔ آج بھی دنیا اللہ العالمین کو چھوڑ کر دوسروں کی محتاج اور غلام ہو کر رہ گئی ہے۔ یقیناً انسانیت کے لیے امن وسلامتی اور فوز وفلاح کے لیے مشعل راہ وہی عمل ہے جس سے رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صدیوں پہلے آشنا کیا تھا۔ دم توڑتی اور سسکتی انسانیت کو سکون صرف اور صرف گنبد خضرا کے سائے میں ہی نصیب ہو سکتا ہے۔ آیئے! دور روشنیوں سے آتی اس صدا پہ سر دھنتے ہوئے اپنے لیے عمل کی راہ تلاش کرتے ہیں۔

فدائیانِ شاہِ بطحا صلی اللہ علیہ وسلم
اہل ایمان کے لیے مانند دوستاں

تیز رو، تازہ دم
چڑھیں کفر پر صورتِ دشمناں

پھر بڑھے جانبِ کفر
مرے ہم نشیں

بلاخوف، بے خطر
ڈھونڈھ پھر وہیں سے روشنی

طالبانِ خواجہ یثرب صلی اللہ علیہ وسلم
ملے جس جگہ قلب کو تازگی

سر بکف، صف شکن
تیغ وتلوار وہ

جو دینِ مبیں کے لیے کٹ مریں
شیوائے اصحاب نبی

اہل باطل پہ بن کے برق جو گریں
کہ فرما گئے ہیں ہادی صلی اللہ علیہ وسلم

جن کے لیے روشنی
فاعلموا ان الجنة تحت ظلال السيوف

مرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
چل! کہ تھام لیں ہاتھوں میں

ماحی لقبی
پرچم رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم

حق نے بھی تو کہا
چھٹے جس سے ظلمت وتیرگی

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ
نور، وہ آگہی

آیئے! پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے درود وسلام کہیں.................... **اللهم صلی وسلم علی سیدنا محمد وعلی اله و بارک وسلم**

وطن پرستی اور فتنہ انکار جہاد

مولانا عبدالرؤف دانا پوریؒ

انسان میں بہترین جوہر عقل ہے اور کسی چیز کی خوبی یا خرابی کی اصل تمیز عقل ہی کے ذریعے سے ہوسکتی ہے۔مختلف مذاہب کے درمیان حق و باطل کا امتیاز بھی عقل ہی کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔مگر عقل اس کا نام نہیں ہے کہ ہر چیز میں ہر شخص بلا سمجھے بوجھے مداخلت شروع کردے اور جس کا جو دل چاہے کہنے لگے۔عقل کا منشا یہ ہے کہ جس علم یا جس فن میں کسی کو کمال ہو اس کی بات اس علم کے متعلق قبول کی جائے۔مریض کے متعلق طبیب ہی کی رائے قبول کی جائے وکیل کی نہیں۔تعمیر کے متعلق انجینئر کا مشورہ قبول کیا جائے فلسفی کا نہیں۔اسی طرح مذہبی اور اخلاقی مسائل میں اُنہی علما کی رائے قابل قبول ہوگی، جنھوں نے اس کی تعلیم وتحقیق میں اپنی عمر کا معقول حصہ صرف کیا ہو۔ایسے لوگ اگر کسی روایت یا کسی مسئلہ کو عقل سلیم کے خلاف بتائیں تو اُن کی بات یقیناً قابل قبول ہوگی۔مگر جس شخص نے نہ مذہبی تعلیم حاصل کی ہو نہ اخلاقی' اُس کی عقل اس وادی میں کیا کام دے گی؟

بسا اوقات جس کو ہم عقل سمجھتے ہیں وہ بے عقلی اور نادانی ہوتی ہے۔غلط علم اور غلط تجربہ کی وجہ سے انسانی عقل ماؤف ہوجاتی ہے۔اچھی چیز کو بری اور بری کو اچھی سمجھنے لگتی ہے۔

یورپ کو ایشیا کے مقابلے میں اس وقت جو مادی تفوق حاصل ہے' اُس کا سب سے خراب نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ایشیا کی ذہنی قابلیت تقریباً مفقود ہوتی جاتی ہے۔اپنے لیے خود اپنا راستہ تجویز کرنے کی صلاحیت ہم میں باقی نہ رہی۔عام غلامانہ ذہنیت ہم میں پھیل گئی، یورپ کی اندھی تقلید کا نام ہم نے عقل مندی رکھا۔شکل،صورت،لباس،کھیل کود،فسق وفجور میں یورپ کی نقل ہمارے نزدیک حریت وآزادی ہے۔اپنے مذہب،اپنی معاشرت،اپنی تاریخ،اپنی تہذیب کی مخالفت اور عفت،عصمت،حیا،ادب،مروت سے دست برداری کا نام روشن خیالی ہے۔اور اس حریت وروشن خیالی کی خوبی کی دلیل ہمارے پاس صرف یہ ہے کہ یورپ میں یہ ہوتا ہے یا یورپ کے فلاں فلاسفر نے اس طرح کہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایشیا کے ممالک اور علاقوں پر یورپ کا اس وقت جتنا قبضہ ہے، اُس سے بہت زیادہ ہمارے عقل واذہان پر اس کی حکومت ہے۔تم دیکھو اس وقت اکثر محکوم مالک کوشش کررہے ہیں کہ ہمارا ملک یورپ کے دست تظلم سے نجات حاصل کرے۔مگر ذہنی غلامی کا یہ حال ہے کہ کوئی ملک آزادی کا راستہ خود اپنے لیے اپنے مناسب حال تجویز نہیں کرتا۔جن کی گرفت سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں،انہیں کی ہدایات کو ذریعہ نجات بھی سمجھتے ہیں۔یا للعجب

جن لوگوں کی ذہنی غلامی کا یہ حال ہو،اُن سے کیونکر امید کی جاسکتی ہے کہ وہ صحیح عقلی نتائج حاصل کرسکیں گے۔میں بعض مثالیں دینا چاہتا ہوں،جس سے معلوم ہوجائے گا کہ ایسے ماؤف دماغ کیسی عقلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

(۱) ایک بہت ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ مشہور مسلم راہ نما نے میرے پاس ایک دفعہ خط لکھا کہ''ہم لوگوں کو شرعی احکام کے متعلق رائے دینے سے کیوں روکا جاتا ہے؟میں ڈارون کی تھیوری پر رائے لکھتا ہوں،شیکسپیئر کی زبان پر اپنی رائے شائع کرتا ہوں،نیوٹن کے قانون پر تنقید کرتا ہوں اور کوئی ہمیں نہیں روکتا۔تو پھر کیا وجہ ہے کہ مذہبی اور اخلاقی تعلیم سے ہمیں روکا جاتا ہے۔علماء اسلام نے ہندو برہمنوں کی طرح مذہب کو صرف اپنے لیے مخصوص کرلیا ہے۔اس کا میں سخت مخالف ہوں''۔یہ قول کسی معمولی شخص کا نہیں ہے۔بہت بڑے تعلیم یافتہ کا قول ہے۔

عالم برہمن کی طرح کسی ذات کا نام نہیں ہے، جو شخص شرعی علوم حاصل کرے وہ عالم ہے مگر آپ گویا فرماتے ہیں کہ ہم بغیر قرآن پڑھے کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کا مطلب یہ ہے۔بغیر حدیث پڑھے کہہ سکتے ہیں کہ حدیث کا حکم یہ ہے۔بغیر فقہ پڑھے کہہ سکتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے۔اور یہ کہنے کا حق ہمیں اس لیے حاصل ہے کہ ڈارون کی تھیوری،شیکسپیئر کا ڈرامہ اور نیوٹن کے قانون میں ہمیں قابلیت حاصل ہے۔

(۲) اسلام کے قبل دنیا کی ایک بڑی لعنت وطنیت تھی۔دنیا میں جس قدر خون ریزیاں ہوئیں اُس میں بہت زیادہ حصہ اسی وطنیت کا ہے۔آج بھی جتنی لڑائیاں ہورہی ہیں وہ اسی وطنیت کی برکت ہے۔وطنیت کا بڑا غلبہ یورپ میں ہے اور اسی وجہ سے بہترین علم،عقل اور فہم کے باوجود ہر وقت سارا یورپ آمادۂ پیکار رہتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کی حمایت میں تلوار اٹھائی، باطل کے بطلان پر عملی اقدام شروع کیا اور ساری دنیا کے سامنے اعلان کیا تعاونوا علی البرّ والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔نتیجہ یہ ہوا کہ دس برس کے اندر وہ ملک جو تمام تر شیطانوں کی آبادی تھی،فرشتوں کی بستی بن گئی۔

اسلام نے وطنیت کی بنا اُکھیڑ دی تھی۔بتایا کہ ہر ملک میں انسان دو طرح کے ہیں۔اچھے انسان اور برے انسان۔تمام دنیا کے اچھے ایک قوم ہیں اور برے ایک قوم۔فرمایا: کونو عباداللہ اخوانا اور فرمایا: الکفر ملة واحدة

جدید عقلا کو اس سے تسکین نہیں ہوتی کیونکہ یورپ میں قومیت کا معیار وطنیت ہی ہے۔بڑے زور شور سے یہ لعنت پھر مسلمانوں کے سر منڈھی جارہی ہے۔جس لعنت سے دنیا نے بمشکل جزوی نجات حاصل کی تھی وہی پھر دنیا پر مسلط کی جارہی ہے اور اس کے لیے حب الوطن من الایمان اور اسی طرح کی دوسری من گھڑت حدیثیں شائع کی جاتی ہیں، انتہائی بے باکی سے اعلان کیا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملکی آزادی کے لیے جہاد کیا۔۔حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مقاتلہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کیا جائے وہی

جہاد ہے۔

غزوۂ احد کی روایتوں میں آتا ہے کہ مدینہ میں ایک شخص قزمان تھا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنمی کہا تھ مگر غزوہ احد کے روز وہ نہایت شجاعت سے بڑے معرکے کی لڑائی لڑا۔ صحابہ کو حیرت ہوئی کہ ایسے شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنمی کیسے کہا۔ وہ زخمی ہوا تو صحابہؓ نے اُس کو نجات کی بشارت دی مگر اس نے کہا: نجات کی بشارت کیسی؟ میں تو قوم کے لیے محض قومیت کی پاس داری میں لڑا ہوں۔ صحابہؓ کو تسکین ہوگئی اور سمجھ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کیوں جہنمی کہتے تھے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کا اعلان کیا اور تیرہ برس تک لوگوں کو وعظ و پند کے ذریعہ سمجھاتے رہے کہ نیکی کیا ہے اور برائی کیا ہے۔ ہر شخص رشد وغی کو سمجھ گیا، حق و باطل واضح ہوگیا، حجت و دلیل کی تمام منزلیں طے ہوگئیں۔ لیکن باطل پرستی فنا نہ ہوئی۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کی حمایت میں تلوار اٹھائی، باطل کے بطلان پر عملی اقدام شروع کیا اور ساری دنیا کے سامنے اعلان کیا تعاونوا علی البرّ والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دس برس کے اندر وہ ملک جو تمام تر شیطانوں کی آبادی تھی، فرشتوں کی بستی بن گئی۔ ہر شخص بھلائی و نیکی کا مجسمہ تھا بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ۔ اصحاب رسول اوامر کا ترک اور نواہی پر عمل نہیں دیکھ سکتے تھے۔ ظلم دنیا سے مٹ گیا، فسق و فجور رفنا ہوگیا، شرک و بت پرستی کالعدم ہوگئی۔ ہمت و دلیری، عدل و انصاف سے سینے معمور ہوگئے۔ شیاطین کی ہمتیں پست ہوگئیں، باطل کا بازار سرد ہوگیا۔ اور ہر طرف جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کا عملی اعلان ہوگیا۔

غزوات کے یہ عملی نتائج ہمارے سامنے واضح ہیں۔ تاریخیں علی الاعلان اس کی شاہد ہیں مگر جدید عقلا کہتے ہیں کہ مذہب کے لیے جنگ نہیں چاہیے۔ ملک کے لیے لڑو، روپیہ کے لیے لڑو، اپنے بنائے ہوئے قانون کو رائج کرنے اور قائم کرنے کے لیے لڑو مگر خدا کی توحید اور خدا کا قانون رائج کرنے کے لیے نہ لڑو۔ نیکی کی معاونت اور بدی کی مخالفت کے لیے نہ لڑو کیونکہ یورپ کے عقلا مذہب کے لیے جنگ کو منع کرتے ہیں۔

یورپ کے اس پروپیگنڈے کی وجہ سے آج مسلمانوں میں ایک جماعت پیدا ہوگئی ہے جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد بالسیف کو بہت برا سمجھتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کو اسلامی تاریخ پر بدنما داغ سمجھتی ہے۔ اور اپنی دانست میں وہ اسلامی خدمت اسی کو سمجھتی ہے کہ اسلامی تاریخ سے یہ داغ مٹا دیا جائے۔

وطنیت اور نسل کی بنا پر بے شمار اور بے انتہا قبائل پیدا ہوگئے تھے اور قومیں بن گئی تھیں۔ اسلام نے قومیت کی ان دونوں بنیادوں کی مخالفت کی۔ ایک وطن، ایک زمین اور ایک ملک میں ایک موحد فرشتہ صفت انسان پیدا ہوتا ہے اور اُسی جگہ اُس کے پڑوس میں ایک شیطان بدکردار بھی ہوتا ہے۔ نسل کی بھی یہی حالت ہے۔ آذر بت تراش کے گھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوتے ہیں جو خدا کے خلیل اور رسول اعظم ہیں۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نبی تھے مگر اُن کی اولاد ان کافروں سے مل جاتی ہے اور نبی کے خلاف کرتی ہے۔ اس لیے ان دونوں چیزوں کو اخوت اور قومیت کی بنیاد بنانا غلط اور دھوکہ تھا۔

اسلام نے بتایا کہ موحد، خدا پرست، نیک کردار کسی ملک اور کسی نسل کے ہوں، بھائی بھائی اور ایک قوم ہیں، وہ ایک جماعت کے لوگ ہیں۔ اور اُن کو حکم دیا گیا کونوا عباد اللہ اخوانا۔ یہی جماعت عنداللہ مقبول ہے۔ فرمایا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم۔ اور جو لوگ مشرک بدکردار اور خدا دشمن ہیں وہ کسی ملک اور کسی نسل کے ہوں سب ایک قوم ہیں۔ جو ایک خدا کے سوا کسی چیز کی پرستش کرتے ہوں۔ اس لیے فرمایا الکفر ملۃ واحدۃ

جب یہ معلوم ہوگیا کہ خدا کی مخلوق دو حصہ پر خود بخود تقسیم ہے، نیک اور بد، تو خداوند کریم نے حکم دیا کہ نیکوں کا یہ بھی فرض ہے کہ نیکی کو دنیا میں غالب رکھیں۔ اور اس کی حمایت میں اپنی تمام تر قوت صرف کردیں۔ قرآن کریم کی صدہا آیات، احادیثِ صحیحہ کا بڑا دفتر اس حکم سے بھرا پڑا ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد فرض ہے۔ دنیا نے دیکھا کہ اس حکم کے بعد کس طرح توحید کا غلبہ ہوا، کس طرح شیطان مغلوب ہوا، کیونکر بت پرستی فنا ہوئی، کس طرح دنیا خدا کی حمد و ستایش سے بھر گئی۔ کس طرح وہ باتیں پوری ہوئیں جس کی تمنا میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی عمریں صرف کردی تھیں۔ عرب جو بت پرستی کا سب سے بڑا مرکز تھا، وہاں سے شیطان مایوس ہوگیا کہ اب اس سرزمین پر سوائے خدائے ذوالجلال کے کسی کو سجدہ نہیں کیا جائے گا۔ ایران جہاں ایک شخص بھی خدائے قدوس کا نام لینے والا نہ تھا وہاں لاکھوں اور کروڑہا سر خدا کے سامنے جھک گئے۔ شیطانی قوانین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروں کے نیچے روند ڈالا اور خدائی احکام پر ہر جگہ حکومت ہونے لگی۔

کیا توحید کا غلبہ اور بت پرستی کی یہ شکست ایسی باتیں نہ تھیں جس پر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی امت اور انبیا کے ماننے والوں کو سچی خوشی حاصل ہوتی؟ اور کیا اگر خود حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ موجود ہوتے تو ان کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی اور بات ہوسکتی تھی؟ آخر کس چیز نے یہود و نصاریٰ کو اس خوشی میں شرکت سے باز رکھا۔ بلکہ یہود کو اعلانیہ بت پرستی کی حمایت پر آمادہ کردیا۔ جیسا کہ غزوہ احزاب کے وقت ہوا۔ اسی نسلی تفریق اور وطنیت کی لعنت میں مبتلا یہود کہتے تھے کہ نبوت بنی اسرائیل ہی کے لیے خاص ہے۔ عیسائیوں میں سے ہرقل نے بھی اور مقوقس نے بھی صاف کہہ دیا تھا کہ میرا خیال تھا کہ نبی آخر زماں کا ظہور شام میں ہوگا۔ بس یہ چیز تھی جو اُن کو توحید کی حمایت سے بھی روکے ہوئے تھی۔

نصاریٰ کا اعتراض

عیسائیوں کو جہاد فی سبیل اللہ پر بڑا اعتراض ہے اور اس پر انہوں نے بہت سی کتابیں بھی لکھ ڈالیں۔ اعتراض کا ماحصل یہ ہے کہ مذہب کے لیے لڑنا نہیں چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم نے جو کچھ کیا وہ سکندر اور تیمور ایسے فاتحوں کے تو مناسب تھا مگر انبیا کی شان کے مناسب نہ تھا۔

ان بدنصیبوں کی شاید یہ غرض ہے کہ انبیا کی شان یہی ہے کہ وہ ہمیشہ مغلوب رہیں۔ قوتیں ہمیشہ ان کے مخالفین اور شیاطین کے پاس رہیں۔ وہ جب چاہیں انبیا کو تکلیفیں پہنچائیں، پریشان کریں، قتل کریں، آگ میں ڈالیں۔ انبیا بالکل بے دست و پا، مجبور محتاج اور ان کے مظالم کے سامنے سرنگوں رہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ الزامات اُن کے ہیں جو انبیا کی اتباع اور حمایت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر فی الواقع اس اعتراض و الزام کا منشا کچھ اور ہے۔

خدائے ذوالجلال نے جب اپنے خاص بندوں کو اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے تلوار ہاتھ میں لینے کا حکم دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حرض المومنین علی القتال کہ مومنین کو قتال پر ابھاریں' تو دنیا کا نقشہ بدل گیا۔ جن لوگوں نے حق کی حمایت میں تلوار اٹھائی' اُن کی دلیری، ہمت اور جوہر شجاعت نے دنیا میں تہلکہ ڈال دیا۔ مظالم اور بت پرستی کے گھروں میں ماتم پڑ گیا۔ فتوحات کا راستہ اُن کے لیے صاف ہو گیا۔ ایشیا اور یورپ کی طاقتیں اُن کے سامنے سرنگوں ہو گئیں۔ ایشیا کی یہی بڑھتی ہوئی طاقت تھی جس کو یورپ کی وطنیت برداشت نہ کر سکتی تھی۔ مگر مردانِ خدا کے راستہ میں حائل ہونا بھی اُن کے بس کی بات نہ تھی۔ اس لیے یہ پروپیگنڈا کیا گیا۔ جس نے مسلمانوں کے تمام شریفانہ جذبات کو فنا کر دیا۔ اس پروپیگنڈا کے خوف سے مسلمانوں نے وہ باتیں کیں جس کو وہ اپنی اصطلاح میں عجز، انکسار، قناعت اور صبر کہتے ہیں۔ مگر وہ نہیں سمجھتے کہ یہ چیزیں بھی صفات حسنہ میں اُسی وقت داخل ہوتی ہیں' جب قوت اور طاقت حاصل ہونے کے بعد اختیار کی جائیں۔ بے اختیار محتاج اور فقیر تو یہ کرتا ہی ہے، وہ یہ نہ کرے تو اور کر ہی کیا سکتا ہے؟

یورپ کے اس پروپیگنڈے کی وجہ سے آج مسلمانوں میں ایک جماعت پیدا ہو گئی ہے جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد بالسیف کو بہت برا سمجھتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کو اسلامی تاریخ پر بدنما داغ سمجھتی ہے۔ اور اپنی دانست میں وہ اسلامی خدمت اسی کو سمجھتی ہے کہ اسلامی تاریخ سے یہ داغ مٹا دیا جائے مگر آیاتِ قرآنی کی کثرت اور احادیث صحیحہ کا دفتر اس کو یہ کرنے نہیں دیتا۔ لہٰذا اُس نے یہ تاویل پیدا کی ہے کہ یہ سارے غزوات' مدافعت اور اپنی حفاظت کے لیے تھے، اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے نہ تھے۔

یہ جواب اُس مذہب کی طرف سے دیا جاتا تو کسی حد تک صحیح بن سکتا' جس میں رہبانیت کی تعلیم دی گئی ہو۔ مگر وہ مذہب ہاتھ میں تلوار لینے سے کیونکر انکار کر سکتا ہے' جس میں قتل وقصاص اور حدود وقضا بھی جز و مذہب ہو اور مذہب میں صاحبِ حق کو حق دلانا، ظالم ومظلوم میں انصاف کرنا فرض کیا گیا ہو۔ یہ چیزیں بغیر حاکمانہ اختیار کے پوری نہیں ہو سکتیں اور حاکمانہ اختیار صرف مواعظِ حسنہ سے حاصل نہیں ہوتے۔ ممکن ہے اور انبیا شیطانی حکومتوں پر صابر وشاکر رہے ہوں مگر اسلام کے ساتھ ساتھ خدا کا یہ اعلان بھی آیا و کتبنا فی الزبور ان الارض یرثھا عبادی الصلحون یعنی ''ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے کہ زمین کی بادشاہت انبیا اور انبیا کے متبعین کے لیے ہے''۔

اسلام کے یہ جدید وکلا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد نہیں کیا۔ توحید کے قیام کے لیے جہاد نہیں کیا۔ بت پرستی کو مٹانے کے لیے جہاد نہیں کیا۔ دنیا میں نیکی پھیلانے کے قیام کے لیے جہاد نہیں کیا۔ جتنے غزوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے اور جتنی لڑائیاں صحابہ کرامؓ لڑے وہ صرف اپنی حفاظت اور اپنے بچاؤ کے لیے انہوں نے مدافعت کی تھی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ جواب کیوں دیا جاتا ہے؟ صرف اس لیے کہ ذہنی غلامی نے ہم کو اس قابل نہیں رکھا اور ہمت وشجاعت کے وہ شریفانہ جذبات ہمارے اندر باقی نہ رہے، جس سے ہم یہ سمجھ سکیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے متبعین پر اعلائے کلمۃ اللہ کا حق اپنی حفاظت اور مدافعت سے زیادہ ضروری ہے' وہ اپنے تمام مخالفین اور بڑے سے بڑے دشمن کو معاف کر سکتے تھے، مگر خدا کی مخالفت اور بت پرستی وشرک کی اشاعت کو معاف نہیں کر سکتے تھے۔

☆☆☆☆☆

اسلام کے قبل دنیا کی ایک بڑی لعنت وطنیت تھی۔ دنیا میں جس قدر خون ریزیاں ہوئیں' اُس میں بہت زیادہ حصہ اسی وطنیت کا ہے۔ آج بھی جتنی لڑائیاں ہو رہی ہیں وہ اسی وطنیت کی برکت ہے۔ وطنیت کا بڑا اغلبہ یورپ میں ہے اور اسی وجہ سے بہترین علم، عقل اور فہم کے باوجود ہر وقت سارا یورپ آمادۂ پیکار رہتا ہے۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی سیرتِ طیبہ سے یہ بات واضح ہے کہ انھوں نے دنیا سے شرک کی نجاست ختم کرنے کی خاطر تلوار اٹھائی اور اسی تلوار کے ذریعے، جہاں تک ان کا بس چلا، شرک وکفر کو ختم کرتے گئے۔ بلا شبہ انہوں نے کبھی کسی کی گردن پہ تلوار رکھ کر اسے کلمہ پڑھنے پر مجبور نہیں کیا، لیکن یہ بھی ایک مسلم حقیقت ہے کہ یہ قتال ہی کا اثر اور تلوار کا رعب تھا کہ وہ مشرکینِ مکہ جو 21 برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی راہ میں رکاوٹ بنے رہے، جو مکہ مکرمہ میں 13 برس تک آیاتِ قرآنی اور فرامینِ نبویؐ بزبانِ نبیؐ سننے کے باوجود اسلام قبول کرنے سے انکاری رہے، جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں دس ہزار (10000) صحابہؓ کے لشکر کو مکہ میں داخل ہوتے دیکھا تو اپنے کفر کو ترک کر کے جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے۔

پس مجاہدینِ اسلام پر لازم ہے کہ وہ اس اہم مقصدِ جہاد کو نگاہوں میں رکھتے ہوئے ہی اپنے عسکری و دعوتی منصوبے ترتیب دیں۔ معاشرے میں سرایت کردہ (جدید وقدیم) شرکیہ عقائد و تصورات کے خلاف بولنا اور لکھنا، اور کفر وشرک کے مظاہر کو بزورِ بازو ختم کرنا مجاہدین کے اولین فرائض میں سے ہے۔ بالخصوص جن علاقوں میں مجاہدین کو قوت وتمکین حاصل ہوتی جائے وہاں توحید کی دعوت عام کرنے اور شرک وبدعت کو جڑ سے اکھاڑنے پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے''۔

ترکِ جہاد ہی دراصل فساد ہے

مولانا ابو حیدر

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الأنبیاء والمرسلین، وبعد

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ (یونس/32)

''حق کے بعد گمراہی کے سوا کچھ نہیں''۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ (النساء/76)

''جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جنہوں نے کفر کیا وہ طاغوت کے راستے میں لڑتے ہیں''۔ نیز فرمایا:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُم (محمد/22)

''تو (اے منافقو!) اگر تم روگردانی کرتے ہو تو قریب ہے کہ تم زمین پر فساد برپا کرو اور اپنے رشتے کاٹ ڈالو''۔

یہ آیت مبارکہ سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جہادی احکام کے بعد مذکور ہے لہٰذا اس کا معنی یہ ہے کہ اگر تم نے حکمِ الٰہی سے سرتابی اور جہاد سے روگردانی کی تو پھر اللہ کے ہاں تم زمین پر فساد کے اصل ذمہ دار ٹھہرو گے۔

اسی بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْر (الأنفال۔73)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار (اور حمایتی) ہیں۔ (اے مسلمانو!) اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین پر بہت فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا''۔

اگر تمہاری نظر میں حق اور باطل خلط ملط ہو جائے اور حق کو پہچاننا مشکل ہو تو یہ دیکھ لیا کرو کہ عالم کفر کے تمام تر تیروں کا رخ کس طرف ہے؟ وہیں حق ہے، لہٰذا اسے مضبوطی سے تھام لو......کل تک تیر ہوتے تھے آج میزائل ہوتے ہیں......!!

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو فسادی بتلایا ہے جو کفار کے اتحاد اور گٹھ جوڑ کے مقابلے میں مظلوم مسلمانوں کی مدد و نصرت نہیں کرتے، جہاد کا علم بلند کرنے کے بجائے کفر کے آلہ کار یا خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتے ہیں۔

ان تمام آیات میں درمیانہ راستہ کوئی بھی نہیں......آج ایک طرف امریکہ اور اس کے حواری ہیں جبکہ دوسری طرف توحید کے جھنڈے تلے جمع ہونے والے فدائی ہیں۔ امریکہ کہتا ہے کہ میرے پاس ڈالر ہیں...... دنیاوی وسائل ہیں، لہٰذا میری بات مانو...... میں تمہیں امن، ترقی اور خوشحالی دوں گا اور پاکستانی عوام کے لیے القاعدہ کے پاس تباہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

حالانکہ یہ عرب مہمان مجاہدین تو پاکستانی عوام کے سب سے بڑے محسن ہیں، افغانی مسلمانوں اور عرب مجاہدین نے مل کر افغانستان پر قابض روسی سامراج کو شکست سے دوچار کیا......کیا پاکستانی عوام اور دانشور حضرات نہیں جانتے کہ روس افغانستان کے سنگلاخ پہاڑوں سے سر ٹکرانے نہیں، بلکہ پاکستان کے گرم پانیوں پر قبضے کیلئے افغانستان آیا تھا......انہی عرب مجاہدین کو غیر ملکی قرار دے کر ان کے خلاف گز گز بھر لمبی زبانیں استعمال کرنے والوں کو علم نہیں کہ اگر پاکستانی مسلمانوں کا دفاع افغانستان میں شہدا کے گرم لہو سے نہ ہوتا تو خدانخواستہ آج ہمارے مدرسے اور مسجدیں روسی گھوڑوں کے اصطبل اور شراب خانے بن چکے ہوتے......!!

پاکستانی حکمرانوں کا فرض تھا کہ امریکہ کی افغانستان پر ننگی جارحیت کے جواب میں اپنے افغان محسنوں کا ساتھ دیتے......لیکن انہوں نے اس کے برعکس امریکی غلامی کا طوق گلے میں پہنا اور عوام کے سامنے اس طوق کو ہار بنا کر پیش کیا۔ طالبان کے دور میں جس افغانستان کی جانب سے ایک گولی بھی پاکستان کی سمت فائر نہ ہوئی تھی، پاکستان کے راستے افغانستان پر امریکی بموں کے قالین بچھا دیئے گئے......اللہ کے وعدوں پر اعتماد کرنے کے بجائے امریکہ پر اعتماد کیا گیا......اور یہ مجرم حکمران عوام کو یہ باور کرواتے کہ دیکھنا! اب دودھ شہد کی نہریں بہیں گی......ترقی اور خوشحالی ہوگی......زرِ مبادلہ کے ذخائر بڑھیں گے......لیکن نتیجہ؟

عوام سے بڑھ کر کون آگاہ ہے کہ امن ختم اور خوشحالی سراب بن چکی ہے، توانائی کے بحران نے ترقی کا پہیہ جام کر دیا ہے اور قوم سے جھوٹے وعدے کرنے والے غدار لندن کے نائٹ کلبوں میں ڈالر لٹا رہے ہیں۔

بھلا بتایئے کہ آپ کے مصائب کا ذمہ دار کون ہے؟

مجاہدین نے تو کبھی آپ کو خوشنما نعرے نہیں دیئے......ترقی کے خواب نہیں دکھائے، جھوٹے وعدے نہیں کئے......!!

آج کل ہر زبان پر یہی بات ہوتی ہے کہ ہمارے مسائل کا حل کیا ہے؟

امن کیسے قائم ہوگا؟ خوشحالی کیونکر آئے گی؟

حالانکہ مسائل کے حل سے پہلے حل طلب بات تو یہ ہے کہ اصل مسئلہ ہے کیا؟

صرف امن، ترقی اور خوشحالی؟

ایک مؤمن جو آخرت پر ایمان رکھتا ہو......اس کے لئے تو یہ ثانوی مسئلہ ہے۔اس کا اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ اُسے جہنم کی تپتی ہوئی آگ سے بچالیا جائے،اور ہمیشہ باقی رہنے والی جنتوں میں داخل کردیا جائے،اور اس سے بھی بڑھ کر رضائے الٰہی کا حصول......''ورضوان من الله اکبر''۔

خواہ اس کے لئے اس کی پوری زندگی جنگ کی نذر ہوجائے اور وہ بدر و احد جیسے میدانوں کی کسی خاک میں آدھا کفن اوڑھ کر سوجائے اور اس کی زبانِ حال پکار اٹھے:

جان دی،دی ہوئی اُسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

لیکن ہمیں یہ مسئلہ کون بتلائے کہ ہمارے گمراہ میڈیا کی سوئی تو ملحد مغرب کے نصب العین یعنی امن ترقی،خوشحالی اور (دین سے) آزادی پر ہی اٹکی رہتی ہے......؟

اور عملی میدان میں ہمارا بنیادی نکتہ توحید کی حکمرانی ہے......ان دانشوروں سے پوچھیے کہ انبیا کرام علیہم السلام کی دعوت کا محور کیا چیز تھی؟

سید الانبیا والمرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کی دشمنی کیوں مول لی تھی؟ طائف میں پتھر کیوں کھائے تھے؟ بدر کا معرکہ اپنی قوم کے خلاف کیوں سجایا تھا؟ اُحد میں اپنے پیاروں کے لاشے کیوں تڑپائے تھے؟ آپ کے بلالوں، یاسروں اور سمیاؤں کو تپتے انگاروں پر کیوں لٹایا جاتا تھا؟ مکہ کے ہر گھر میں اختلاف نے کیوں جنم لیا تھا؟ باپ اور بیٹا ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کیوں ہوئے تھے؟

کیا جواب دیجئے گا؟ کیا توحید کے علاوہ کوئی دوسری چیز تھی؟ ہرگز نہیں......لہٰذا مسلم قوم کا اصل مسئلہ تو توحید کی دعوت اور اس کا نفاذ ہے جس کے لیے طاغوت کا انکار بنیادی شرط ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان،تقویٰ اور عملِ صالح کے حاملین سے امن اور خوشحالی کا وعدہ کیا ہے،لیکن ہمارے ایمان،تقویٰ اور عمل کی بنیاد یہ چیزیں نہیں، بلکہ رضائے الٰہی کا حصول ہے......یہ تو فقط ایک دنیاوی بونس ہے، ایک اضافی چیز ہے......کہ اگر نہ بھی ملے تو قتل کردیے جانے والے انبیا علیہم السلام،اصحاب الاخدود،معصب وحمزہ اور یاسر وسمیہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہمارے لئے بہترین مثال اور نمونہ ہیں؟ اور اگر مل جائے تو اللہ کی نعمت اور آزمائش ہے۔جیسا کہ فرمایا:

''دہشت گردی اور حقیقی اسلام میں وہی فرق ہے جو ایک قاتل کے خنجر اور جرّاح کے نشتر میں ہوتا ہے......غور کیجئے کہ ایک انسانیت کی موت ہے مگر دوسرا انسانیت کے لیے سراپا زندگی''۔

وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ (الجن/16-17)

''اور اگر (یہ لوگ) سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم انہیں خوب سیراب کرتے،تاکہ ہم اس میں انہیں آزمائیں''۔ایک اور مقام پر فرمایا:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (الاعراف/96)

''اور اگر ان بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے،لیکن انہوں نے دینِ حق کو جھٹلایا تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا''۔

ہماری زندگی سے برکتوں کا اٹھ جانا،ایمان وتقویٰ سے محرومی اور دینِ حق کی تکذیب کا ہی نتیجہ ہے،اور کچھ نہیں......جیسا کہ فرمایا:

وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى (طٰہٰ/124)

''اور جس نے بھی میرے ذکر سے اعراض کیا تو یقیناً اس کی زندگی تنگ کردی جائے گی اور ہم روزِ قیامت اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے''۔

آج ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی سے اللہ کا ذکر یعنی اس کا نازل کردہ دین نکل چکا ہے اسی وجہ سے ہمیں معیشت کی تنگی کا سامنا ہے......یہاں ذکر سے مراد چند تسبیحات نہیں بلکہ پورا دین ہے۔

جیسا کہ فرمایا:اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر/9)

''بے شک ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن) نازل کیا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں''۔اور فرمایا: بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ (المؤمنون/71)

''بلکہ ہم ان کے پاس انہی کی نصیحت (پر مبنی کتاب) لائے ہیں،تو وہ اپنی (کتاب) نصیحت سے اعراض کررہے ہیں''۔

لہٰذا یہ تمام بدحالی وتباہی شریعت سے روگردانی ہی کا صلہ ہے۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (الروم/41)

''خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہوگیا جو لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کا نتیجہ ہے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے جو انہوں نے کیے،تاکہ وہ (ہدایت کی طرف) رجوع کریں''۔

اگر ہم کتاب وسنت پر ایمان رکھتے ہیں تو ہمیں جان لینا چاہئے کہ وہی لوگ فساد و تباہی پھیلا رہے ہیں جو طاغوتی قوانین کے محافظ اور کتاب وسنت کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں......جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث کے آخر میں آتا ہے:''جب لوگوں کے حکمران اللہ کی نازل کردہ شریعت سے اعراض کرتے ہوئے دیگر قوانین کو حاکم بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے دشمنوں کو اُن پر مسلط کردیتا ہے اور وہ دشمن ان کی بعض ملکیتوں کو ان سے چھین لیتا ہے،اور جب کوئی قوم اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو معطل کردیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درمیان پھوٹ ڈال دیتا ہے''۔

(شعب الایمان،ابن ماجہ،مستدرک حاکم،صحیح الترغیب والترھیب للالبانی)

لہٰذا پاکستانی مسلمان اگر امریکی قبضے اور بھارتی جارحیت سے دفاع چاہتے ہیں تو اس طاغوتی

نظام کے خلاف آواز اٹھائیں اور اسے مٹانے کے لیے کمر بستہ ہو جائیں......اسی طرح اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں دوبارہ 1971 والی تاریخ نہ دہرائی جائے......بنگالی، بلوچی، مہاجر، سندھی، پشتون ،سرائیکی اور پنجابی کے درمیان تفریق اور نفرتیں جنم نہ لیں، تو ہمیں پاکستان کو اسی بنیاد پر استوار کرنا ہوگا جس کے لئے ہمارے بزرگوں نے قربانیاں پیش کیں......یعنی لاالہ الااللہ......اس کلمے کو پارلیمنٹ یا سپریم کورٹ کی عمارتوں کی پیشانیوں پر کنداں کرنے کی بجائے عملاً نافذ کرنا ہوگا......اگر اس کلمے کو بیچ میں سے نکال دیا جائے تو بھلا ایک بنگالی یا بلوچی کو ایک سندھی یا پنجابی کی غلامی پر کس لیے مجبور کیا جا سکتا ہے؟

اسی طرح ایک مخلص مسلمان کو قومیت یا وطنیت کے جھنڈے تلے لڑنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا......کیونکہ ایک مسلمان کی محبت اور تعلق تو کلمے کی بنیاد پر ہوتا ہے......اللہ کی قسم! اگر افریقہ کے کسی بے آب و گیاہ صحرا میں محض چند میل پر مبنی خطے پر کتاب وسنت کی حکمرانی قائم ہو جاتی ہے تو وہ خطہ ہمارے لئے ہزار پاکستانوں سے بہتر ہوگا......!

ایک مؤمن جو آخرت پر ایمان رکھتا ہو......اس کے لئے تو یہ ثانوی مسئلہ ہے۔ اس کا اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ اُسے جہنم کی تپتی ہوئی آگ سے بچا لیا جائے، اور ہمیشہ باقی رہنے والی جنتوں میں داخل کر دیا جائے، اور اس سے بھی بڑھ کر رضائے الٰہی کا حصول......''ورضوان من الله اكبر''۔

پاکستان کو قائم ہوئے صرف 63 برس ہوئے ہیں جبکہ بلوچ، سندھی، پنجابی ،سرائیکی اور پشتون وغیرہ تو ایک تاریخ رکھتے ہیں......ایک نوزائیدہ بے دین پاکستانیت کے لیے وہ اپنی صدیوں پرانی شناخت کو فراموش نہیں کر سکتے صرف ایک ہی نسخہ تھا (افسوس کہ اسے ہی پوری 63 سالہ تاریخ میں ہمیشہ فراموش کیا گیا) وہ یہ کہ پاکستان کو حقیقتاً پاکستان بنا دیا جاتا......شرک کی بیخ کنی ہوتی، تو میتوں کے بت توڑے جاتے، طاغوتی قوانین کو ٹھوکروں پر رکھتے ہوئے کتاب وسنت کو نافذ کر دیا جاتا...... جب کوئی قوم اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو معطل کر دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان پھوٹ ڈال دیتا ہے۔

لہٰذا ہمارے سیکولر دانشور اور حکمران خواہ الٹے لٹک جائیں، اربوں ڈالر کے معاشی پیکج لے آئیں، جیٹ طیاروں اور ٹینکوں کا بے دریغ استعمال کر کے دیکھ لیں، لیکن یہ بے چینی اور انتشار ختم نہ ہو سکے گا۔

عوام کو بھی قرآن وسنت پر مبنی یہ حقائق سمجھنے چاہئیں اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جب تک یہاں سے امریکی ایجنٹوں کا بوریا بستر لپیٹ نہیں دیا جاتا اور پاکستان کو طاغوتی نظام سے پاک نہیں کیا جاتا اُس وقت تک پاکستان میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور اس بدامنی کی تمام تر ذمہ داری بے دین حکمرانوں پر عائد ہوتی ہے۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے: وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ (النحل/112)

''اور اللہ تعالیٰ ایک بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو امن واطمینان سے (آباد) تھی، اس کا رزق اسے ہر جگہ سے وافر (میسر) آتا تھا، پھر اس (کے باشندوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے انہیں ان کے کرتوتوں کی وجہ سے بھوک کا مزہ چکھایا اور خوف کا لباس (پہنایا)''

اللہ رب العزت نے لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر لاکھوں جانیں اور ہزاروں عصمتیں قربان کرنے کے بعد ہمیں انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے چھٹکارا فرمایا تھا......اور پانچ دریاؤں، زرخیز زمینوں اور کروڑوں باصلاحیت باشندوں پر مبنی یہ ملک عطا فرمایا تھا......لیکن ناشکری کی انتہا ہوگئی کہ ہم آج تک یہاں اسلامی نظام نافذ نہ کر سکے......لہٰذا بطورِ سزا ہم پر خوف اور معاشی بدحالی کا عذاب مسلط کر دیا گیا ہے جس سے چھٹکارے کے لیے ہم سب کو اللہ کے حضور توبہ کرنی ہوگی، اپنی اپنی دکانیں چمکانے کی بجائے پوری قوت کے ساتھ باطل کو للکارنا ہوگا۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے: اگر تمہاری نظر میں حق اور باطل خلط ملط ہو جائے اور حق کو پہچاننا مشکل ہو تو یہ دیکھ لیا کرو کہ عالم کفر کے تمام تر تیروں کا رخ کس طرف ہے؟ وہیں حق ہے، لہٰذا اسے مضبوطی سے تھام لو......کل تک تیر ہوتے تھے آج میزائل ہوتے ہیں......!!

کل تک ہماری حکومتی مشینری اور میڈیا نے باقاعدہ مہم چلا رکھی تھی کہ بیت اللہ محسود امریکی ایجنٹ ہیں (آج حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ) اور پاکستان میں شورش پھیلا رہے ہیں جبکہ آج یہی لوگ پورا زور بیان اس بات پر صرف کر رہے ہیں کہ بیت اللہ امریکی ڈرون حملے میں شہید ہو گئے ہیں۔

یہ ایجنٹ والی کہانی اب زیادہ دیر نہیں چلے گی اور ویسے بھی سرِ عام امریکی غلامی کا طوق پہننے والوں کے منہ سے تو یہ کہانی بالکل بھی مزہ نہیں دیتی......

آخری التماس یہ ہے کہ مضمون کے آغاز میں مذکور چار آیات دوبارہ غور سے پڑھیے اور بتلائیے کہ حق اور باطل کی اس کشمکش میں ہمارا کردار کیا ہے؟ اور ''فساد کی جڑ'' کون لوگ ہیں۔

بطلِ اسلام عبدالرشید غازی شہید رحمہ اللہ نے ایک موقع پر کہا تھا: ''دہشت گردی اور حقیقی اسلام میں وہی فرق ہے جو ایک قاتل کے خنجر اور جرّاح کے نشتر میں ہوتا ہے......غور کیجئے کہ ایک انسانیت کی موت ہے مگر دوسرا انسانیت کے لیے سراپا زندگی''۔

☆☆☆☆☆

ترکِ محبت وقطعِ موالات کے سلسلے میں ایک مسلمان کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے آیاتِ مذکورہ کے تحت اہلِ کفر سے اپنے قلبی تعلقات کا رشتہ کلیتاً کاٹ دے۔ بالکل اسی طرح جیسے ان آیات کے ماتحت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کافر باپ سے قلبی تعلقات منقطع کر لئے تھے کہ بالآخر بدر میں خود ہی ان کے قاتل بھی بنے۔ اور جس طرح اسی تعلیم (أشداء علی الکفار) کے ماتحت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر سے محبت ختم کر کے خود ہی اُحد میں اسے قتل کیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر میں قتل کیا، حضرت علی وحمزہ اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم نے عتبہ، ولید بن عتبہ اور شیبہ بن ربیعہ کو بدر میں قتل کیا جو ان حضرات کے قریبی رشتہ دار تھے، اور ایسا کر کے اسلامی غیرت اور صلابت فی الدین کی ایک ایسی زبردست مثال قائم فرما دی جو ہمیشہ امت کو غیرت وحمیت کی دعوت دیتی رہے گی۔ (مولانا قاری محمد طیبؒ)

برباد ہوں اگر ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت نہ کریں

اسد الاسلام شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یورپی یونین کے ''عقل مندوں'' کے نام!

سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ میری یہ گفتگو توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور تمہاری اس لاپرواہی سے متعلق ہے جس کا مظاہرہ تم نے اس مہلت کے باوجود کیا جو تمہیں ان خاکوں کی دوبارہ اشاعت روکنے کے لیے دی گئی تھی۔ ابتدا میں یہ کہوں گا کہ اگرچہ انسانوں کے مابین دشمنیاں زمانہ قدیم سے چلی آ رہی ہیں لیکن تمام قوموں کے عقل مند لوگوں نے ہر دور میں اختلاف کے آداب اور جنگ میں اخلاقیات کا لحاظ رکھا۔ اور یہی ان کے لئے بہتر ہوتا ہے کیونکہ حالات کبھی یکساں نہیں رہتے اور جنگ میں کبھی کسی کا پلڑا بھاری رہتا ہے تو کبھی کسی کا۔ لیکن تم نے ہمارے ساتھ جاری جنگ میں لڑائی کے بہت سے آداب کو پس پشت ڈال دیا ہے چاہے تم لاکھ ان کا ڈھنڈورا پیٹتے رہو۔ ہمیں یہ بات کس قدر غمگین کرتی ہے جب تم ہماری بستیوں کو بمباری کا نشانہ بناتے ہو، وہ کچی بستیاں جن کے ملبے تلے ہماری خواتین اور بچے ہوتے ہیں۔ تم یہ سب کرتے بھی جان بوجھ کر ہو اور میں خود اس بات کا مشاہدہ کرنے والا ہوں۔ تم یہ سب ناحق کام اپنے ظالم حلیف (بش) کی حمایت میں کرتے ہو جو اب اپنی ظالمانہ پالیسیوں سمیت وائٹ ہاؤس سے رخصت ہو چکا ہے۔ یہ بات تم سے چھپی نہیں کہ تمہارے وحشیانہ مظالم سے جنگ ختم نہیں ہوگی بلکہ یہ سب تو ہمیں اپنے حق کے حصول، مقتولوں کا بدلہ لینے اور حملہ آوروں کو اپنی زمینوں سے نکال باہر کرنے کے عزم میں مزید تقویت دیتی ہیں۔ ایسے مظالم کبھی بھی لوگوں کے ذہنوں سے محو نہیں ہوتے اور ان کے اثرات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اگرچہ ہماری خواتین اور بچوں کا قتل کچھ کم ظلم نہیں لیکن اس پر مزید یہ کہ تم نے اختلاف اور لڑائی کے آداب کو پس پشت ڈال دیا اور خباثت میں اس حد تک بڑھ گئے کہ تم نے ان توہین آمیز خاکوں کو شائع کرنے کی جسارت کی۔ یہ ان مصائب میں سب سے بڑی مصیبت ہے اور اس کا خمیازہ بھی تمہیں سب سے بڑھ کر بھگتنا ہوگا۔ اس موقع پر میں تمہاری توجہ اس واضح امر کی جانب مبذول کرنا چاہوں گا کہ ان توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے باوجود تم نے ایک سو پچاس کروڑ مسلمانوں میں سے کسی کا ردّعمل یہ نہیں دیکھا کہ اس نے اللہ کے نبی عیسیٰ ابن مریم کی توہین کی ہو (اللہ ان پر رحمت وسلامتی کرے) کیونکہ ہم تمام انبیاء علیہ السلام پر یکساں ایمان رکھتے ہیں۔ اور اگر کوئی ان میں سے کسی ایک بھی نبی کی شان میں گستاخی کرے یا ان کا مذاق اڑائے تو وہ کافر اور مرتد ہو جاتا ہے۔ یہاں میں یہ بات بھی واضح کرتا چلوں کہ جس آزادی رائے کے تم راگ الاپتے ہو اور جن قوانین کو مقدس کہہ کر ناقابل تبدیل سمجھتے ہو وہ تم اپنے ہاں موجود امریکی فوجیوں پر لاگو نہیں کرتے اور کس بنیاد پر تم ان لوگوں کو قید کرتے ہو جو ایک تاریخی حادثے (ہالوکاسٹ) کے اعداد وشمار میں شک کرتے ہیں۔ پھر تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ صرف ایک شخص کی جنبشِ قلم سے یہ خاکے شائع ہونے سے رک سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ معاملے کو اہم جانے۔ وہ شخص ریاض کا بے تاج بادشاہ (شاہ عبداللہ) ہے۔ اسی نے تمہارے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو یمامہ کے سودے میں اربوں کے گھپلے کی تفتیش سے روک دیا تھا اور بلیئر نے اس حکم کو نافذ کیا تھا۔ اور وہ آج کل مجلس اربعہ میں تمہارا نمائندہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسانوں کے وضع کردہ قوانین جو اللہ تعالیٰ کی شریعت سے متصادم ہوں تو وہ باطل ہیں اور ہماری نظر میں نہ ان کی کوئی تقدیس ہے اور نہ کوئی حیثیت۔ پھر یمامہ کے سودے میں تمہاری کرپشن تمہیں یہ اقرار کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ تمہاری خود ساختہ اخلاقیات تمہارے ہی بعض مفادات کے مقابلے پر ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ آخر میں میں یہ کہوں گا کہ اگر تمہاری اظہار رائے کی آزادی کا کوئی اصول نہیں تو پھر ہمارے افعال کی آزادی کے لیے بھی اپنے سینے کھلے رکھو۔ یہ بات عجیب اور اشتعال انگیز ہے کہ تم نرمی اور سلامتی کی بات کرتے ہو حالانکہ تمہارے فوجی ہمارے ملکوں میں ناتواں لوگوں تک کا مسلسل قتل عام کر رہے ہیں۔ اس پر مزید یہ کہ تم نے یہ خاکے شائع کیے جو کہ جدید صلیبی حملے کا ایک حصہ ہیں اور ''ویٹی کن'' میں بیٹھے پوپ کا اس میں بہت بڑا ہاتھ ہے۔ یہ تمام چیزیں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ تم مسلمانوں سے ان کے دین پر جنگ جاری رکھنا چاہتے ہو اور یہ جاننا چاہتے ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو اپنے جان و مال سے زیادہ محبوب ہیں یا نہیں؟ لہٰذا اب ہمارا جواب تم سنو گے نہیں بلکہ دیکھو گے اور ہم برباد ہوں اگر ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت نہ کریں۔ اور سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

تم مسلمانوں سے ان کے دین پر جنگ جاری رکھنا چاہتے ہو اور یہ جاننا چاہتے ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو اپنے جان و مال سے زیادہ محبوب ہیں یا نہیں؟ لہٰذا اب ہمارا جواب اب تم سنو گے نہیں بلکہ دیکھو گے اور ہم برباد ہوں اگر ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت نہ کریں۔

☆☆☆☆☆

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے پچھلے تیس سالوں سے اپنے ہتھیار کندھوں پر اٹھائے شرق وغرب میں باطل کفری قوتوں کے خلاف برسرپیکار ہیں اور الحمدللہ اس سارے عرصے میں ہمارے ساتھیوں میں ایک بھی خودکشی کا واقعہ پیش نہیں آیا۔ یہ تمہارے لیے ہمارے نظریے کی سچائی اور ہمارے مقصد کی حقانیت کی دلیل ہے۔ ہم ان شاء اللہ اپنی ارض مقدس کو آزاد کرانے کے راستے پر رواں دواں ہیں، صبر ہمارا ہتھیار ہے اور ہم اپنے اللہ سے نصرت طلب کرتے ہیں اور ہم کبھی مسجد اقصیٰ کو تنہا نہیں چھوڑیں گے کیونکہ فلسطین ہمیں اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہے (شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ)

یہ غبار نہ چھٹنے پائے گا (قسط اول)

شیخ انور العلوقی

ترجمہ: ام ہمام

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، سلامتی اور برکتیں ہوں ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے صالح اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور تابعین پر۔

کفار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرنے کے لیے جو جواز پیش کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نبی بنانا ہوتا تو مکہ یا مدینہ کے کسی بڑے رئیس یا سردار کو کیوں نہ بناتا، تاکہ لوگ اس کی بات توجہ سے سنتے اور اس کے اثر و رسوخ اور معاشرے میں اس کے مقام کی وجہ سے جلد اس کے مطیع ہو جاتے۔ ان کی اسی بات کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کچھ یوں ذکر کیا ہے:

و قالو لو لا نزل هذا القرآن علیٰ رجل من القریتین عظیم

''اور کہتے ہیں کہ کیوں نہ اترا یہ قرآن کسی بڑے آدمی پر ان دو بستیوں میں سے۔'' (زخرف: ۳۱)۔

یہ کفار کا قول ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

الله اعلم حیث یجعل رسالته

''اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کہاں بھیجے رسالت اپنی۔'' (الانعام: ۱۲۴)

کفار کی طرف سے بتائے گئے رسالت کے مجوزہ امیدواروں میں سے ایک عُروہ بن مسعود ثقفی تھے جن کا تعلق طائف سے تھا۔ سالوں بعد ایک مہم میں کفارِ مکہ نے عُروہ بن مسعود ثقفی کو بطور ایلچی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے بھیجا تاکہ وہ ان سے معاہدے کے لیے مذاکرات کریں جو بعد میں معاہدۂ حدیبیہ کے نام سے معروف ہوا۔ (گو کہ وہ معاہدے کی شرائط طے کرنے میں ناکام رہے تھے اور معاہدہ بعد از اں ایک اور ایلچی سہیل بن عمرو کے ساتھ طے کیا گیا)۔ کفار کے نمائندے کی حیثیت سے جب عروہ بن مسعود حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کے پڑاؤ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے آئے تو انھیں محسوس ہوا کہ گویا وہ کسی دوسری دنیا میں قدم رکھ رہے تھے۔

عروہ بن مسعود ثقفیؓ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے آئے تو انھوں نے اپنی آنکھوں سے ایسے مناظر دیکھے جنھوں نے انھیں حیران و ششدر کر کے رکھ دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو صحابہ کرامؓ آگے بڑھ کر وضو کا وہ پانی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر سے ٹپکتا تھا، اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہرے پر مل لیتے تھے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برکت حاصل کی جا سکے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بال جسمِ اطہر سے گرتا تو سبھی اس کو حاصل کرنے کو لپکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کو کوئی حکم دیتے تو وہ سرعت کے ساتھ اس کی تکمیل میں لگ جاتے تھے۔

جب عروہ بن مسعود ثقفیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہے تھے تو وہاں ایک زرہ پوش جوان بھی کھڑا تھا۔ جب کبھی عروہ نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کو تھامنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھاتے تو یہ جوان جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا تھا، عروہ بن مسعود ثقفی کو اپنی تلوار کے دستے سے ضرب لگاتا اور کہتا تھا، ''اپنے ہاتھ دور کھینچ لو اس سے پہلے کہ یہ تمہارے پاس واپس نہ لوٹ سکیں۔'' اس پر عروہ بن مسعود ثقفی نے کہا ''میرے خیال میں یہ شخص آپ لوگوں میں سے سب سے برا، سخت اور درشت ہے۔۔۔ آخر کون ہے یہ؟'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ''یہ تمہارا بھتیجا ہے۔۔۔ مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔'' یہ عروہ بن مسعود کے بھتیجے تھے لیکن اب چونکہ وہ مسلمان ہو چکے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور ان پر جاں نثاری کا جذبہ اس قدر تھا کہ انھوں نے اپنے چچا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی چھونے کی بھی اجازت نہ دی۔ عروہ بن مسعود کو اس بات سے لازمی طور پر صدمہ پہنچا۔

ذرا اپنے آپ کو اس معاشرے میں لے جائیے، خود کو ان کی جگہ تصور کیجیے اور سوچیے جیسے وہ سوچا کرتے تھے اور ان حالات کو سمجھنے کی کوشش کیجیے جو ان لوگوں کے ارد گرد تھے۔ یہ ایک قبائلی معاشرہ تھا جہاں قبیلہ اور خاندانی رشتے ہی سب کچھ تھے اور عروہ بن مسعود یہ دیکھ کر سخت حیران ہوئے کہ اسلام نے کس طرح ان کے بھتیجے کی کایا پلٹ دی اور وہ کیسے ان کے ساتھ پیش آ رہا تھا۔۔!

عروہ بن مسعود جب قریش کی طرف واپس لوٹے تو ان کو بتایا: ''اے قریش کے لوگو! میں نے دنیا کے بادشاہوں کی زیارت کی ہے، میں نے قیصر و کسریٰ سے ملاقاتیں کی ہیں اور میں نے کبھی کسی بادشاہ کے تابع فرمانوں کو اپنے لیڈر کے لیے اتنا فدا کار نہیں پایا جتنا صحابہ کرامؓ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جان نثار کرنے کے جذبوں سے معمور پایا ہے اور میں نے کبھی کسی بادشاہ کے اطاعت گزاروں میں ایسی اطاعت نہیں دیکھی جیسی صحابہؓ کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دیکھی۔ جب بھی وہ ان کو کوئی حکم دیتے تو وہ دوڑ کر اس کی تعمیل کرتے تھے اور جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مخاطب ہوتے تو وہ یوں خاموش ہو جاتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں جو ان کے بولنے سے اُڑ جائیں گے۔ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ دوڑ کر جسمِ اطہر سے گرنے والے پانی کو حاصل کرتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بال گرتا تو سبھی اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔۔۔ پس اے قریش کے لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو ایک پیش کش کی ہے اس کو قبول کر لو، کیونکہ میں نہیں سمجھتا کہ ان کے جاں نثار کبھی اس کا ساتھ چھوڑیں گے۔۔۔!!''

یہ وہ تاثر تھا جو کفار اہلِ ایمان کے بارے میں رکھتے تھے۔۔ کہ وہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے اور کبھی ان کو دغا نہیں دیں گے اور نہ تنہا چھوڑیں گے بلکہ آخری آدمی تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے جنگ کریں گے۔۔۔ مگر اب وقت تبدیل ہو چکا ہے! وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت تھا اور وہ عروہ بن مسعود کی گواہی تھی۔۔۔ جبکہ آج حالات یکسر مختلف ہیں۔

کچھ عرصہ قبل اللہ کی کتاب کو کچھ امریکی فوجیوں نے بطور مشق ہدف کے طور پہ استعمال کیا اور یہ واقعہ کہاں پیش آیا؟ ایک مسلمان ملک میں جو کہ اسلامی دنیا کے قلب میں واقع ہے۔۔۔ پھر کیا ہوا؟؟؟ اسلامی دنیا کی طرف سے ردعمل خاموشی تھی۔۔!!

اس سے پہلے جب ڈنمارک میں کارٹونوں کی اشاعت کا قضیہ وقوع پذیر ہوا تو مسلم دنیا سخت غضب ناک ہوئی لیکن پھر جب سویڈن میں ایسا ہی واقعہ پیش آیا جو کہیں زیادہ بدتر تھا، ردعمل مقابلتاً کم تھا اور اب بتدریج ردعمل کم ہو رہا ہے۔ سو ہمارے دشمنوں نے ہمیں کامیابی کے ساتھ بے حس کر دیا ہے۔

جب یہ واقعہ پہلی دفعہ پیش آیا تو ہر کوئی اس کے بارے میں سوچ رہا تھا اور اس کی مذمت کر رہا تھا اور اس معاملے پر متاسف تھا مگر پھر آہستہ آہستہ ہم اس کے عادی ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ کفار گستاخی کی آخری حد تک پہنچ گئے ہیں۔۔۔مگر ردِعمل کیا ہے؟؟ بہت تھوڑا۔۔!!

آیئے ذرا ایک نظر اپنے درخشندہ ماضی پہ ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ تب گستاخان کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا تھا کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو ہمارے قلوب واذہان کو منور کرنے کا سبب بنے گی اور بالآخر ہمارے اندر یہ احساس بیدار ہوگا کہ گستاخانِ رسول کا انجام وہی ہونا چاہئے جو صحابہؓ نے کیا اور بے شک اس معاملے میں بھی ہمیں صحابہ کرامؓ ہی اتباع کرنا چاہئے۔

کعب بن اشرف ایک یہودی لیڈر اور بہت ہی فصیح شاعر تھا۔ جب غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی فتح کی خبر مدینہ پہنچائی گئی اور یہ خبر کعب بن اشرف کے کانوں تک پہنچی تو وہ بے اختیار بول پڑا: ''اگر یہ خبر سچی ہے تو ہمارے لیے زمین کے اوپر والے حصے میں ہونے کی بجائے نیچے والے حصے میں ہونا بہتر ہے (یعنی ہمارے لیے مرنا بہتر ہے)۔ قریش کی شکست کے بعد زندہ رہنے میں کیا خیر باقی ہے!''

پھر اس نے شعر کہنے شروع کیے جس میں وہ مشرکین کے نقصان پہ مرثیے کہتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا اور اسی پر بس نہیں بلکہ اس نے تو مسلمان خواتین کو بھی نہ چھوڑا اور ان کے خلاف بھی شعر کہنے لگا اور اپنی ان حرکتوں پہ داد وصول کرنے اور مشرکین مکہ کو اپنی مدد اور تعاون کا یقین دلانے کی خاطر وہ گاہے بگاہے مکہ بھی جاتا۔ جب اس کی یہ حرکتیں حد سے بڑھنے لگیں تو نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جو کعب بن اشرف سے نمٹے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی ہے۔''

قبیلہ اوس سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری صحابی محمد بن مسلمہؓ نے جواب دیا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ خدمت سرانجام دوں گا۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں؟''

پوری دنیا میں سب سے زیادہ قابل احترام جگہ مکہ کو سمجھا جاتا تھا اور وہاں بھی خانہ کعبہ سب سے زیادہ محترم جگہ تھی، اگر کوئی حرم میں ہوتا تو چاہے وہ جانی دشمن ہی کیوں نہ ہو اسے چھوڑ دیتے تھے۔ جاہلیت کے زمانے میں بھی مشرکین کا یہی دستور تھا۔ لیکن رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فقتلوهم وان كانوا معلقين على استار الكعبه، ان کو قتل کر دو! چاہے وہ کعبہ کے غلاف سے لپٹے ہوئے ہوں!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ پس محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعدہ کر لیا کہ وہ گستاخِ رسول کعب بن اشرف کو قتل کر کے رہیں گے۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے واپس گھر لوٹے اور اس معاملے پہ غور وخوض شروع کیا تو انھیں احساس ہوا کہ یہ کام آسان نہیں کیونکہ کعب بن اشرف ایک قلعے کے اندر یہودی بستی میں رہ رہا تھا۔ ان حالات میں اس کو قتل کرنا یقیناً ایک مشکل کام تھا۔ جاں نثار رسول محمد بن مسلمہؓ سخت متفکر ہو گئے۔ اس لیے نہیں کہ اس کام میں ان کی جان جانے کا شدید خطرہ تھا کیونکہ وہ تو ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے اپنا سب کچھ محض اللہ کی رضا کے حصول کے لیے نچھاور کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔ انھیں اپنی جان کی تو کچھ فکر نہ تھی بلکہ فکر تھی تو اس بات کی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا نہ کر سکیں۔ وعدہ پورا کیے بغیر مرنا بھی ان کو گوارا نہ تھا۔ ان کی اس فکر نے ان کو کھانے پینے سے بھی روک دیا۔ تین دن تک لگاتار صبح وشام آپ اپنے وعدے کی تکمیل کے بارے میں سوچتے رہے۔ جسم وجان کا رشتہ برقرار رکھنے کے لیے آپ بمشکل تھوڑا بہت کھانا کھاتے اور ہر وقت اس فکر میں رہتے کہ کس طرح گستاخ رسول کو ٹھکانے لگایا جائے۔

اس بات کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور فرمایا: ''اے محمد بن مسلمہ! تمہارے ساتھ کیا مسئلہ پیش آیا ہے؟ کیا یہ بات صحیح ہے کہ تم نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے؟'' محمد بن مسلمہؓ نے جواب دیا: ''ہاں یا رسول اللہ''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ پوچھی تو جواب دیا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کے ساتھ ایک وعدہ کیا ہے اور سوچتا ہوں کہ کیا میں کامیابی کے ساتھ اس کو پورا کر سکوں گا؟'' اس پر نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''تم پر اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق بھرپور کوشش کرنا لازم ہے اور اس کوشش کا نتیجہ کیا نکلتا ہے یہ تم اللہ پر چھوڑ دو''۔

ذرا لمحہ بھر کو یہاں توقف کریں اور غور کریں کہ کیسا جاں نثارانہ جوش اور جذبہ تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس۔۔! کیسی شدید محبت تھی ان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ فکر تھی تو اپنی جان کی نہیں بلکہ اس بات کی کہ وعدہ کیسے پورا کیا جائے۔۔! اور وہ (محمد بن مسلمہؓ) اس بات پر اتنے متفکر تھے کہ کھانا پینا چھوٹ گیا اور وہ اس قابل نہ رہے کہ معمولاتِ زندگی کو معمول کے مطابق چلا پائیں کیونکہ ان کے لیے توہینِ رسالت بہت سنجیدہ معاملہ تھا۔۔۔ وہ تو ان لوگوں میں سے تھے جو یہ بھی پسند نہیں کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کانٹا بھی چبھے اور وہ اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے رہیں اور آج۔۔۔ نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کو کس طرح یکے بعد دیگرے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔۔۔ توہینِ رسالت کا وہ کون سا طریقہ ہے جو ملعون کفار نے چھوڑا ہے؟؟ ذرا دل پر ہاتھ رکھ کے بتائیں کہ کیا آپ کا دل تڑپ رہا ہے؟ ذرا بتائیں آپ کتنے متفکر ہیں؟ ہم کتنے متفکر ہیں ناموسِ رسالت کی حفاظت اور گستاخانِ رسول کو انجامِ بد تک پہنچانے

کے لیے؟ ذرا موازنہ تو کریں اپنی فکر اور تڑپ کا صحابہ کرامؓ اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی اس معاملے میں فکر اور تڑپ سے تو حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند بانگ دعووں کی قلعی کھل جاتی ہے!!! اگر کوئی گستاخانِ رسول کو انجامِ بد تک پہنچانے میں سنجیدہ ہے تو اسے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ کار اپنانا پڑے گا۔ اُن جیسا جذبہ اور تڑپ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

غرض یہ کہ جب محمد بن مسلمہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تسلی کے کچھ کلمات سنے تو آپ کو کچھ اطمینان نصیب ہوا۔ بعدازاں محمد بن مسلمہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منصوبے کے حوالے سے بتایا کہ کعب بن اشرف کا قُرب حاصل کرنے کے لیے انھیں مسلمانوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزاری کا اظہار کرنا پڑے گا اور ان کے خلاف بولنا پڑے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،''جو چاہتے ہو کہو (یعنی لڑائی کے حربے کے طور پہ تم مسلمانوں کے خلاف بات کرو تو تم سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا)''۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر محمد بن مسلمہ اور قبیلہ اوس کے انصار کا ایک چھوٹا سا گروہ کعب بن اشرف سے ملاقات کو گیا تا کہ اس کا اعتماد حاصل کر سکیں اور اس کو اپنے جال میں پھانس سکیں۔ محمد بن مسلمہ کے ساتھیوں میں ایک ابونائلہ بھی تھے جو کہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ جب گفتگو کا آغاز ہوا تو انھوں نے کعب کو بتلایا کہ،'' یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے لیے ایک آفت اور آزمائش بن گیا ہے اور مدینہ میں اس کی موجودگی ہمارے لیے ایک مسئلہ بن گئی ہے (معاذ اللہ) اور محض ان کی وجہ سے تمام عرب اہلِ مدینہ سے جنگ پر اُتر آئے ہیں اور اُن کو اپنا دشمن گردانتے ہیں''۔

کعب نے کہا،''میں نے تو پہلے ہی تم لوگوں کو بتایا تھا اور ابھی تو تم مزید بُرے وقت کا مشاہدہ کرو گے''۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا،''خیر ہم انتظار کرنا چاہتے ہیں اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ کیسے اختتام پذیر ہوگا۔ اے کعب! اس شخص کی وجہ سے ہماری معاشی حالت بگڑ چکی ہے، ہم تم سے کچھ اُدھار لینا چاہتے ہیں اور ضمانت کے طور پر ہمیں کیا چیز تمہارے حوالے کرنا ہوگی؟''۔ کعب نے کہا،''اپنے بچے میرے پاس چھوڑ جاؤ''۔ یہ سُن کر محمد بن مسلمہ اور اُن کے ساتھیوں نے کہا،''ہم اپنے بچے تمہارے پاس چھوڑ جائیں اور پھر زندگی بھر لوگ ان کو بتایا کریں گے کہ تمہارے والدین نے تھوڑے سے پیسوں کے لیے تمہیں گروی رکھوا دیا تھا اور یہ بات ساری زندگی ان کے لیے باعث عار ہوگی''۔ اب کعب نے کہا،''پھر اپنی خواتین میرے پاس بطور ضمانت چھوڑ جاؤ''۔ محمد بن مسلمہ اور اُن کے ساتھیوں نے کہا،''ہم اپنی خواتین تمہارے پاس کیسے چھوڑ جائیں جبکہ تم حسین مرد ہو ہاں مگر ہم اپنے ہتھیار لا کر تمہارے پاس گروی رکھوا سکتے ہیں''۔ کعب نے یہ بات منظور کر لی اور ہتھیار گروی رکھوا کر اُدھار لینے کے لیے اگلی ملاقات کا دن طے پا گیا۔ اس طرح محمد بن مسلمہؓ نے ہتھیار بند ہو کر کعب بن اشرف کے ہاں آنے کی راہ ہموار کر لی۔

مقررہ روز رات گئے محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی وہاں پہنچے اور اُسے پُکارا۔ کعب کی بیوی نے کہا کہ،''میں اس پکار میں خون کی بُو سونگھ سکتی ہوں''۔ کعب نے کہا'' فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں یہ محمد بن مسلمہ ہے میرا دوست اور یہ میرا بھائی ابونائلہ ہے'' (اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے درمیان زمانہ جاہلیت میں دوستانہ تعلقات تھے)۔ سو وہ قلعے سے نیچے اُتر گیا۔ اس سے پہلے محمد بن مسلمہؓ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہ طے کر چکے تھے کہ جب تم لوگ مجھے اس کا سر تھامے ہوئے دیکھو تو اس پر جھپٹ پڑو اور اپنی تلواروں سے اس کے ٹکڑے کر ڈالو۔ پس جب کعب بن اشرف نیچے اترا تو انہوں نے اسے کہا،'' کیا خیال ہے کیوں نہ شعب العجوز چل کر وہاں گپ شپ میں رات گزاریں؟'' کعب نے اس رائے کا خیر مقدم کیا اور ان کے ساتھ چل پڑا۔ اس طرح جانثارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس قابل ہوئے کہ کعب کو اس کی محفوظ پناہ گاہ اور اس کے ہم مذہب لوگوں کے درمیان سے نکال کر وہاں سے دور شعب العجوز لے جائیں۔ کعب نے اپنے سر میں مشک یا کوئی اور خوشبو لگا رکھی تھی۔ پس جب وہ ادھر پہنچے تو محمد بن مسلمہؓ نے کعب سے کہا،''اخاہ! یہ خوشبو جو تمھارے سر سے اُٹھ رہی ہے کتنی پیاری ہے۔! کیا میں اسے سونگھ سکتا ہوں؟'' کعب نے کہا''ہاں سونگھ لو''۔ سو محمد بن مسلمہ نے اس کا سر تھاما، اپنی طرف کھینچا اور سونگھا۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے کہا،''یہ خوشبو تو بڑی شاندار ہے۔ کیا میں اسے دوبارہ سونگھ سکتا ہوں؟'' اس نے پھر اجازت دیدی تو محمد بن مسلمہؓ نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور ان کے ساتھیوں نے اس ملعون پر حملہ کر دیا۔ اسی اثناء میں اس نے مدد کے لیے چلانا شروع کر دیا۔ آس پاس کے قلعوں کی روشنیاں جل اٹھیں مگر اس سے پہلے کے کوئی کعب بن اشرف کی مدد کے لیے نکلتا، محمد بن مسلمہؓ نے اپنا چاقو نکال کر کعب بن اشرف کے پیٹ میں گھونپ دیا یہاں تک کہ چاقو کا پھل اس کی ریڑھ کی ہڈی تک اتر گیا۔ اس طرح اس کی موت کو یقینی بنا کر یہ گروہ انصار وہاں سے فرار ہو گیا۔ اس طرح محمد بن مسلمہؓ اور قبیلہ اوس سے تعلق رکھنے والے ان کے ساتھیوں نے ایک ایسے شخص کو اپنے منطقی انجام تک پہنچا کر دم لیا جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کی تھی۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس قصے کا تذکرہ اپنی کتاب 'الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول' (شاتم رسول پر سونتی ہوئی تلوار) میں کیا ہے اور انھوں نے چند چیزوں کا ذکر کیا ہے جن کو ہم یہاں دہرائیں گے۔ سب سے پہلے وہ سیرت کے علماء میں سے ایک عالم واقدی کا بیان پیش کرتے ہیں۔

واقدی اس واقعے کے نتائج پر بحث کرتے ہیں کیونکہ اپنے نتائج کے اعتبار سے یہ ایک بڑا اہم واقعہ تھا۔ اس نے مدینے میں رہنے والے مشرکین اور یہودیوں میں ہلچل پیدا کر دی تھی۔ واقدی لکھتے ہیں کہ یہودی مشرکین کے ساتھ مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور شکایت کی کہ گزشتہ رات ان کے ایک معزز آدمی کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا (انھوں نے قتل کے لیے 'غِـلّـہ' کا لفظ استعمال کیا جس کا مطلب ہے کہ کسی کو چپکے سے بے خبری میں قتل کر دینا)۔ انھوں نے کہا،''اس کو بغیر کسی جرم کے قتل کر دیا گیا''۔

کعب بن اشرف کو کیوں قتل کیا گیا؟ یہ تھا وہ سوال جسے لے کر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ کیونکہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک امن معاہدہ موجود تھا۔ معاہدے کے ہوتے ہوئے کعب کو کیوں قتل کیا گیا؟ آخر یہ واقعہ کیوں پیش آیا؟ کیا مسلمان اس معاہدے کو سبوتاژ کرنا چاہتے تھے؟ یہ تھے وہ سوالات جن کے جوابات یہود جاننا چاہتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوالات کے جواب میں فرمایا:''اگر وہ پُرسکون رہتا ان لوگوں کی طرح جو اس کے ہم خیال ہیں اور اُس جیسی رائے رکھتے ہیں تو وہ قتل نہ کیا جاتا۔ مگر اس نے ہمیں نقصان پہنچایا اور اپنی شاعری سے ہماری ہجو کی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی اور بھی یہ کام کرے گا تو ہم

اس کی ساتھ تلوار سے ہی نمٹیں گے۔''

ذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب پر غور کیجیے؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے ہیں کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو مسلمانوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کعب بن اشرف جیسا بغض وعناد رکھتے ہیں، سو وہ اپنے کفر کی وجہ سے قتل نہیں کیا گیا تھا نہ ہی وہ اس وجہ سے قتل کیا گیا تھا کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نفرت کرتا تھا یا مسلمانوں سے بغض وعناد رکھتا تھا۔ نہیں! یہ مرض تو بہت سے لوگوں کے دلوں میں موجود تھا جن سے کوئی تعرض نہ کیا گیا۔ پس اگر وہ پرسکون رہتا جیسے کہ اس جیسے باقی لوگ رہے تو اس کو بھی قتل نہ کیا جاتا۔ مگر کیونکہ اس نے زبان درازی کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو بیان کی تو اس کی گردن ماردی گئی۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں پر واضح کر دیا کہ اگر یہود یا مشرکین میں سے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور اپنے دل میں چھپے ہوئے بغض وعناد کو ظاہر کر دیا تو ایسا کرنے والے سے اسی طرح نمٹا جائے گا جیسے کعب بن اشرف سے نمٹا گیا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کا مفہوم تھا'' ہمارے اور تمہارے درمیان پھر تلوار کے علاوہ اور کچھ نہ ہوگا۔ کوئی مذاکرات نہ ہوں گے اور نہ ہی کوئی معافی ہوگی۔ مفاہمت کی کوئی کوشش نہ کی جائے گی اور ہمارے اور تمہارے درمیان صرف اور صرف تلوار ہوگی۔۔!!'' اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر روزِ روشن کی طرح واضح کردی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو بلایا اور ایک دستاویز پر دستخط کیے جس میں اُن سب نے یہ عہد کیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں بولیں گے اور اگر کوئی بولے گا تو اس کا فیصلہ تلوار کرے گی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں: ''یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانا ایک حجت ہے مسلمانوں کو ترغیب دلانے کے لیے کہ وہ قتل کریں ہر اس شخص کو جس نے یہ فعل کیا، چاہے ان کے مسلمانوں کے ساتھ معاہدے ہی کیوں نہ ہوں، حتیٰ کہ وہ ذمی ہی کیوں نہ ہوں''۔

ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب میں اس حکم کے خلاف اٹھنے والے اعتراضات اور شکوک کا بھی جواب دیا ہے۔ انھوں نے اس قصے کو دلیل کے طور پر، اعتراضات کا رد کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ کچھ لوگوں نے کوشش کی ہے کہ اس حدیث کے مطلب کو موڑیں اور کہیں کہ کعب کو اس لیے قتل کیا گیا کیونکہ وہ کفار کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لڑنے پہ اُبھار رہا تھا اور اُسے اس کے گستاخانہ الفاظ کی وجہ سے نہیں قتل کیا گیا۔ ابنِ تیمیہؒ کہتے ہیں: ''نہیں! وہ اپنی گستاخانہ شاعری کی بدولت قتل کیا گیا جو کہ اس کے سفرِ مکہ پہ روانہ ہونے سے پہلے بھی موجود تھی۔ سو اس کا تعلق ہرگز مکہ جانے اور وہاں ان کو مسلمانوں کے خلاف لڑائی پہ اُبھارنے سے نہیں بلکہ اس کے قتل کا براہِ راست تعلق اس کی گستاخانہ شاعری سے ہی تھا۔''

آگے چل کر وہ لکھتے ہیں: ''ابن اشرف نے جو بھی کیا وہ زبان سے تکلیف پہنچانے کی صورت میں تھا۔ کفار کے مرنے پر مرثیہ نگاری اور ان کو لڑائی پر اُبھارنا، مسلمانوں کو گالیاں دینا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا، دینِ اسلام کو نیچا دکھانا اور مشرکین کے دین کو ترجیح دینا، یہ سب کچھ زبان سے نکلے ہوئے الفاظ تھے۔ اس نے جسمانی طور پر مسلمانوں کے خلاف کوئی لڑائی نہیں شروع کر دی تھی۔ جو کچھ اس نے کیا وہ یہ تھا کہ اس نے اہلِ ایمان کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچائی اور یہ ایک حجت ہے ہر اس شخص کے خلاف جو ان معاملات میں بحث ومباحثہ کرتا ہے اور یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر اس شخص کا خون جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیّت دیتا ہے شاعری اور گستاخی کے ذریعے سے، کسی بھی صورت میں محفوظ نہیں ہے۔''

یہ تھا کعب بن اشرف کا قصہ جسے قبیلہ اوس کے چند جانبازوں نے جہنم واصل کر دیا تھا۔

حضرت کعب بن مالکؓ کے بیٹے کہتے ہیں: ''اوس اور خزرج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آپس میں دو گھوڑوں کی طرح مقابلہ کیا کرتے تھے۔ جب کبھی ان میں سے کوئی ایک قبیلہ کوئی ایسا کام کرتا جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو دوسرا اُس پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

> **ہم کتنے متفکر ہیں ناموسِ رسالت کی حفاظت اور گستاخانِ رسول کو انجامِ بد تک پہنچانے کے لیے؟ ذرا موازنہ تو کریں اپنی فکر اور تڑپ کا صحابہ کرامؓ اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی اس معاملے میں فکر اور تڑپ سے تو حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند بانگ دعووں کی قلعی کھل جاتی ہے!!**

سو اب اہلِ خزرج جمع ہوئے اور انھوں نے باہم کہا کہ اوس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سے ایک کو قتل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں ہمیں بھی اب کچھ ایسا ہی کرنا پڑے گا تا کہ ہم سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں۔ پس کعب بن اشرف کے بعد کون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بدتر دشمن ہے؟ اس بات پر غور وخوض کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ وہ بدتر دشمن ابورافع ہے۔ انھوں نے اپنا منصوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ وہ ابورافع کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کرنا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا منصوبہ منظور کر لیا اور آگے بڑھ کر یہ کام انجام دینے کا کہا۔

پس خزرج کے کچھ لوگوں نے مل کر منصوبہ بندی کی اور پھر وہ ابورافع کے قتل کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ رات کے اندھیرے میں عبداللہ بن عتیقؓ دھوکے سے قلعے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے اور ابورافع کے کمرے کی چابی حاصل کر لی۔ پھر وہ ابورافع کے کمرے میں داخل ہو گئے مگر ابورافع کو دیکھ نہ پائے کیونکہ کمرے میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ یہ جاننے کے لیے کہ گستاخِ رسول ابورافع کمرے میں کس سمت موجود ہے، انھوں نے ابورافع کو پکارا۔

ذرا تصور تو کریں کہ آپ ایک شخص کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے ہیں اور نصف شب کے وقت اس کے کمرے میں گھس کر اسے پُکار رہے ہیں۔۔! جبکہ آپ کو معلوم بھی نہیں کہ وہ کس طرف ہے؟ کس قدر خطرناک اقدام ہے یہ! یقیناً عبداللہ بن عتیقؓ بھی اس بات سے واقف تھے لیکن ان کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت ان کی جان سے زیادہ قیمتی تھی۔۔ وہ اپنی جان سے کہیں زیادہ اپنے مقصد کو محبوب رکھتے تھے کیونکہ وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے کہ اصل اور

دائمی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اور سب سے قیمتی تو بس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہی ہے۔ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ پس وہ اپنی جان کو حقیقی مالک کی طرف لوٹانے سے بھلا کیوں گھبراتے۔۔!

وہ سیدھا آگے بڑھے اور پُکارا، ''ابو رافع تم کدھر ہو؟'' عبداللہ بن عتیقؓ کہتے ہیں کہ جب ملعون ابو رافع نے جواب دیا تو میں نے آواز کی سمت میں وار کیا جو اس کو لگا مگر اس ایک ضرب سے وہ مرا نہیں اور مدد کے لیے پُکارنے لگا۔ اب عبداللہ بن عتیقؓ جن کی قوتِ فیصلہ یقیناً قابلِ تعریف تھی، انھوں نے فوراً پینترا بدلا، پھر واپس آئے اور آواز بدل کر ایسے بولے جیسے کوئی مددگار ہو اور کہا ''اے ابو رافع کیا تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟'' جواباً ابو رافع نے کہا: ''افسوس ہے تمہاری ماں پر یہاں کوئی ہے جو مجھے قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے''۔ عبداللہ بن عتیقؓ کہتے ہیں: ''میں نے پھر آواز کی سمت کا اندازہ کر کے وار کیا لیکن اس بار بھی وار زیادہ کارگر ثابت نہ ہو سکا اور وہ پھر مدد کے لیے چلّایا''۔ اب کی بار عبداللہ بن عتیقؓ نے پھر اپنی جگہ تبدیل کی اور آواز بدل کر بولے اور پھر ابو رافع کے پاس آئے۔ اس دفعہ ابو رافع پہلے ہی پُشت کے بل گِرا ہوا تھا کیونکہ اس سے پہلے وہ دو ضربیں کھا چکا تھا۔ عبداللہ بن عتیقؓ کہتے ہیں: ''میں نے اس کے پیٹ میں اپنی تلوار گھونپ دی اور اسے اندر کی طرف دباتا ہی چلا گیا یہاں تک کہ میں نے ریڑھ کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز سُن لی''۔ ریڑھ کی ہڈی ٹوٹنے کا مطلب یہ تھا کہ تلوار اس کے پیٹ سے پار ہو گئی اور اس کی زندگی اختتام پذیر ہو گئی!!!

دیکھیے! صحابہ کرامؓ کیسے اپنا کام پورا کرنا چاہتے تھے! انہوں نے اپنی ٹانگ تڑوالی اور دشمن خدا کی ریڑھ کی ہڈی توڑ ڈالی، لیکن پھر بھی وہ پیچھے رہ کر اطمینان حاصل کرنا چاہتے تھے کہ آیا کام پوری طرح ہو چکا یا نہیں۔ اس ساری تکلیف کے باوجود وہ پیچھے رہ کر انتظار کرنا چاہتے تھے۔!

فجر کے وقت یہ خبر پھیل گئی کہ ابو رافع، حجاز کا مشہور تاجر قتل کیا جا چکا ہے۔ عبداللہ بن عتیقؓ نے کیا کہا؟ یہ کہ ہم اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں؟ اس شخص کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے تھا، یہ ایک غیر اسلامی کام ہے وغیرہ وغیرہ؟؟ نہیں بلکہ انہوں نے کہا؟ ''جب میں نے ابو رافع کے قتل کی خبر سنی، جب میں نے وہ اعلان سنا میں قسم کھاتا ہوں کہ ان الفاظ سے زیادہ میرے کانوں کے لیے کوئی شیریں الفاظ نہ تھے۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی ان الفاظ سے زیادہ میٹھے الفاظ نہیں سنے!'' یہ ہے ان کا قول! اس طرح وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے! وہ پھر جلدی سے مدینہ کی طرف گئے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: افلح الوجوہ! تمہارا چہرہ کامیاب ہو!

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواباً کہا: آپ کا چہرہ کامیاب ہو، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ خوش تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش تھے۔

تیسری مثال فتح مکہ کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ یہ مقدس شہر بغیر کسی خون خرابے کے فتح ہو اور ان کا لشکر امن کے پروانے کے ساتھ شہر میں داخل ہو۔ وہ عاجزی کے ساتھ، اللہ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور اس کا شکر کرتے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔ نہ کوئی جشن ہوا، نہ گانے بجائے گئے، نہ کوئی قتل و غارت گری ہوئی۔ چہار جانب امن ہی امن تھا۔ اور یہ اعلان عام کر دیا گیا کہ: اذھبوا فانتم طلقاء، جاؤ تم سب آزاد ہو!

ہاں البتہ ایک فہرست ان لوگوں کے ناموں پر مشتمل تھی جن کے بارے میں فرمایا کہ'' اگر چہ انہیں کعبے کے غلاف سے لپٹا ہوا پاؤ تب بھی انہیں قتل کر دو''۔ پوری دنیا میں سب سے زیادہ قابل احترام جگہ مکہ کو سمجھا جاتا تھا اور وہاں بھی خانہ کعبہ سب سے زیادہ محترم جگہ تھی، اگر کوئی حرم میں ہوتا تو چاہے وہ جانی دشمن ہی کیوں نہ ہوا سے چھوڑ دیتے تھے۔ جاہلیت کے زمانے میں بھی مشرکین کا یہی دستور تھا۔ لیکن رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فـقـتـلـوهـم و ان كانوا معلقين على استار الكعبه، ان کو قتل کر دو! چاہے وہ کعبہ کے غلاف سے لپٹے ہوئے ہوں!

یہ لوگ کون تھے جن کے بارے میں اتنے سخت احکامات دیئے گئے؟

اس فہرست میں چند نام تھے اور انہی میں عبداللہ بن خطل، اس کی دو گانے والی لونڈیوں اور ابولہب کی لونڈی سارہ کا نام شامل تھا۔ عبداللہ بن خطل کی یہ لونڈیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اشعار پڑھا کرتی تھیں اور مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گانے کی محفلیں سجایا کرتی تھیں۔

سب سے پہلے عبداللہ بن خطل کا ذکر کرتے ہیں، وہ کعبہ کے غلاف کو تھامے کھڑا تھا کہ ایک صحابیؓ نے اس پر حملہ کر کے اسے اپنے انجام تک پہنچا دیا۔

اب ان خواتین کے دلچسپ ماجرے کو دیکھتے ہیں۔ پہلی بات میرے عزیز بھائیو اور بہنو! آپ سب جانتے ہی ہیں کہ عورتوں کو مارنا جائز نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے لیکن ان دونوں کا نام خصوصی طور پر لیا کہ ان کو قتل کر دو!

دوسری بات ہم جانتے ہیں کہ اگر خواتین مسلمانوں کے خلاف کسی فوج میں شامل ہوں تو انہیں قتل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ عورتیں لڑ نہیں رہی تھیں، نہ ہی انہوں نے کسی جنگ میں باقاعدہ حصہ لیا تھا۔ بلکہ انہوں نے تو مکمل طور پر ہتھیار ڈالے ہوئے تھے۔

تیسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے تمام لوگوں کو امن اور تحفظ دیا لیکن ان کو مستثنیٰ رکھا۔ اس پر مزید یہ کہ یہ تینوں آزاد عورتیں بھی نہیں تھیں، لونڈیاں تھیں۔ اور اسلامی قوانین اور حدود میں آزادی بہت اہم کردار ادا کرتی ہے اور غلاموں کی سزا ہلکی ہوتی ہے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اشعار کہنے کے معاملے میں آزاد نہیں تھیں، ان کے مالک عبداللہ بن خطل اور ابولہب ان کو ایسا کرنے پر مجبور کرتے تھے۔ اس کے باوجود بھی ان لوگوں کیلئے سب سے مختلف حکم دیا گیا کہ ان کو ہر حال میں قتل کر دیا جائے۔

ابن تیمیہؒ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ اس بات کا بالکل واضح ثبوت ہے کہ سب سے بڑا جرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا ہے۔ کیونکہ ان سب باتوں کے باوجود کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے لوگوں کو امن دیا تھا، یہ خواتین تھیں، لڑائی میں بھی شریک نہیں تھیں اور لونڈیاں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سزا کے لیے علیحدہ سے ان کا نام لیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جرم کتنا سنگین ہے! (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

اے امتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)!!!

شیخ خالد الراشد

بھائیو! کفر ایک ملت ہے ان کے دلوں میں مسلمانوں کے لیے جو حسد ہے وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ نے ہمیں ان کے اس حسد کے بارے میں خبر دی ہے اور ان کے دلوں میں چھپے بغض سے ہمیں آگاہ کیا ہے ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّاراً حَسَداً مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُواْ وَاصْفَحُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ''بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں کہ تمہیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں ان کے دلوں کے حسد کی بنا پر اس کے بعد کہ ان کے سامنے حق واضح ہو گیا ہے در گذر کرو معاف رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً﴾ ''یہ چاہتے ہیں کہ تم کفر کرو جس طرح انہوں نے کفر کیا ہے تو (ان کے) برابر ہو جاؤ۔''

پوری دنیا کو معلوم ہے کہ ان کفار نے مسلمانوں کی کتنی توہین کی ہے اور کتنی بار کی ہے۔ اگر کوئی معزز قوم ہوتی تو وہ کبھی بھی اس طرح کا سلوک برداشت نہ کرتی (جو ہم مسلمانوں نے کیا ہے)۔ انہوں نے فلسطین میں بچوں کی، بوسنیا اور چیچنیا میں پاک دامن عورتوں کی توہین کی ہے۔ امریکی صلیبیوں نے عراق میں ہمارے وسائل پر قبضہ کر لیا ہے اب وہ قرآن تک بھی پہنچ گئے اور اس کی بھی توہین کی۔ ان کو ہماری طرف سے جواب صرف احتجاج کی صورت میں ملا جیسا کہ ہماری عادت بن گئی ہے۔ اب یہود برملا کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور پیچھے بیٹیاں چھوڑ گئے (مسلمانوں میں کوئی مرد نہیں رہا)۔ یہ چاہتے ہیں کہ اس پیالے میں سے اپنا حصہ وصول کر لیں جس کی طرف قوموں نے ایک دوسرے کو دعوت دی ہے اس لیے کہ ہمارے دلوں میں کمزوری آ گئی ہے۔ اب انہوں نے ہم پر ایک اور وار کیا ہے اور یہ وار اب انہوں نے اس ہستی پر کیا ہے جو تمام انسانوں کے سردار ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم ہدایت کی طرف آئے، جنہوں نے ہمیں نماز اور روزے کی تعلیم دی، جنہوں نے ہمیں گمراہی سے نکالا، جنہوں نے ہمیں ذلت سے نکال کر منتشر اور باہم متنفر انسانوں کو یکجا کیا ہمارے دلوں میں محبت کا بیج بویا۔ جو ہمیں اپنے مال و اولاد، اپنی جانوں اور تمام انسانوں سے بڑھ کر محبوب ہیں۔ اور ایسا پہلی مرتبہ نہیں ہوا ہے بلکہ ان سے پہلے بھی کچھ لوگ ایسا کر چکے ہیں مگر ان کو وہ جواب نہیں ملا جو معوذ و معاذؓ نے ابوجہل کو دیا تھا۔ حالانکہ عفراء کے یہ دونوں بچے سولہ سترہ سال کے تھے۔ یہ بدر والے دن میدان میں آئے اور ابوجہل کو تلاش کیا، جب صفیں بن گئیں تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ میں دو بچوں کے درمیان کھڑا تھا تو یہ بات مجھے پریشان کن لگی اور میں سوچنے لگا کہ میرے دائیں بائیں اگر جوان اور مضبوط آدمی ہوتے تو بوقت ضرورت وہ میرا دفاع تو کرتے مگر جب ان دونوں نے بات کی تو مجھے محسوس ہوا کہ وہ تو بڑی عمر کے آدمی ہیں۔ دونوں نے مجھ سے پوچھا کہ ابوجہل کہاں ہے؟ میں نے کہا تمہیں اس سے کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ میں نے کہا تم دونوں کیا کرلو گے؟ ان دونوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اگر ہم نے اسے دیکھ لیا تو ہمارے ہتھیار اس کے ہتھیار سے علیحدہ نہیں ہوں گے، ہمارے جسم اس سے جدا نہ ہوں گے (ہم اسے نہیں چھوڑیں گے) اللہ کی قسم وہ زندہ بچ گیا تو ہماری نجات نہیں ہوگی۔ جب ابوجہل انہیں نظر آ گیا وہ دونوں تیر کی طرح اس کی طرف لپکے صفیں چیرتے ہوئے گئے اور تلواروں سے حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشخبری لے کر آئے کہ ہم نے اللہ کے دشمن کو ختم کر دیا۔

آج اللہ کے دشمنوں کے مقابلے کے لیے کون ہے؟ ان دشمنان اسلام کو کس بات کا غصہ ہے؟ انہیں اس بات کا غصہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اگرچہ یہ لوگ اسلام پر مختلف قسم کے الزامات لگاتے ہیں، بہتان تراشی کرتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں یہ کام غیر مسلم بھی کر رہے ہیں اور ہماری صفوں میں موجود منافقین بھی اپنے جرائد و اخبارات میں یہی کام کر رہے ہیں وہ بھی کفار کے فائدے کے کام کر رہے ہیں۔ اس میں تعجب کی بات نہیں ہے ہمارے دین، ہمارے رب اور ہماری بنیاد (قرآن و حدیث) پر یہ لوگ اعتراضات کرتے رہتے ہیں بے عقل لوگ اس دین کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں اللہ ان کی عقول تباہ کر دے۔ انہوں نے پہلے بھی دین اور دین کے ماننے والوں کا مذاق اڑایا ہے۔ انہیں غصہ اس بات کا ہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سے ان کی دشمنی کا جواب دیتی رہی ہے، ان کی چالوں کو ناکام بناتی رہی ہے، چاہے وہ مکر اور چالیں اور سازشیں اندرونی ہوں یا بیرونی۔ اگرچہ ہمارے اندر ہی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کے لیے کام کرتے ہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ان لوگوں کو غصہ اس بات پر ہے کہ انہیں عراق وافغانستان میں مجاہدین کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا ہے اور انہیں یہ بات بھی معلوم ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المجاہدین تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی سب سے بڑی تمنا اور آرزو فی

> **اگر یہ معاملہ اسی طرح گزر گیا تو اللہ کی قسم ہماری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ایسی امت ایسی قوم کس کام کی جو اپنے قائد کا دفاع نہ کر سکے۔ جو دشمنوں کے شر سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت نہ بچا سکے، افسوس ہے ہماری زندگیوں پر۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم جیسی اقوام پیدا نہ ہوں۔ ہم ذلت اور رسوائی پر راضی ہو چکے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی عورتوں کی طرح ڈوپٹے اوڑھ لیں ہم پر یورپ کے ہیجڑے ہنستے ہیں۔**

سبیل اللہ شہادت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سید المجاہدین تھے۔ جناب علیؓ فرماتے ہیں جب جنگ سخت ہوجاتی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیتے (تحفظ کے لیے) اور لوگ ہمارا دفاع کرتے۔ ہمیں معلوم ہے کہ سچے لوگوں کی سب سے بڑی تمنا اللہ کی راہ میں شہادت ہوتی ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں جنگ کروں اور قتل کردیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کردیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کردیا جاؤں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قافلے کے سالار تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوج کی قیادت کرتے تا کہ فوج غلبہ حاصل کرے۔ ہدایت کی طرف بلانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس امت کی روح کا مقصد ہے اور امید ہے۔ ان (دشمنان اسلام) کو غصہ اس بات پر ہے کہ ہزاروں نوجوان مختلف علاقوں اور ملکوں میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت کی طرف آرہے ہیں۔ اس کے باوجود کہ مسلم نوجوانوں کو گمراہ کرنے، ان کے اخلاق و کردار کو برباد کرنے کی یہ بھرپور کوششیں کررہے ہیں اسلامی معاشروں کو اخلاقی طور پر تباہ کرنے کی کوششوں میں ہے۔ انہیں شاید معلوم نہیں کہ جو لوگ ایمان والوں میں فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ انہیں غصہ ان لوگوں پر ہے جن کی داڑھیاں ہیں، جن کے پاس کپڑے کم ہیں لیکن دل پاکیزہ ہیں، روح شفاف ہے، اور وہ خوددار لوگ ہیں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کررہے ہیں۔

انہیں غصہ اس بات پر ہے کہ یورپ کے بہت سے باشندوں نے مسلمان ہونے کا اعلان کردیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع شروع کردی ہے۔ یہ بات بھی سب کو معلوم ہوگئی ہے کہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا دین اسلام ہے۔ اس میں حیران ہونے والی کوئی بات نہیں ہے اس لیے کہ یہ وہی فطری دین ہے، جس فطرت پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ ان کو اس بات پر بھی غصہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں عورتوں کو میں بے پردگی پر مجبور کرنے کی کوشش کی مگر ان عورتوں اور لڑکیوں نے بے پردہ ہونے سے انکار کردیا۔

انہیں غصہ ہے کہ اب بھی ان کے ممالک میں عورتیں باپردہ رہتی ہیں۔ فرانس نے تو پردے کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کردیا ہے۔

انہیں اور ان کے ایجنٹوں کو یہ بات معلوم ہے کہ یہ مسلمان عورتیں خدیجہ، عائشہ، سمیہ اور ام عمارہ رضی اللہ عنھن کی بچیاں ہیں۔ ہماری مسلمان خواتین، مردوں سے بھی پہلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خود کو قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ جب جنگ احد کے دن کچھ وقت کے لیے بعض لوگ بھاگ گئے تو ایک کمزور عورت ثابت قدم رہی۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "جب میں نے دائیں دیکھا تو ام عمارہ میرا دفاع کررہی تھی میں بائیں طرف دیکھا تو ام عمارہ میرا دفاع کررہی تھی"۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ام عمارہ جو کچھ تم کررہی ہو وہ کون کرسکتا ہے مجھ سے مانگو تمنا کرو ام عمارہ!"۔ ام عمارہ نے کہا "اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتی ہوں"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم جنت میں میرے رفقاء میں ہوگی"۔

ڈنمارک کے اس بے شرم سرکاری رسالے نے خاکے شائع کیے ہیں، جن میں سید ولد آدم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بہت بری تصویر کشی کی ہے۔ ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ہیٹ (انگریزی ٹوپی) ہے اور لوگوں کے ایک گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا ہوا ہے۔ ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے درمیان ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خنجر اٹھایا ہوا ہے۔ ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو محل سے بھگا رہے ہیں۔ ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متبعین سے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس مزید حوریں نہیں ہیں۔ مزید بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تصویر بنائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کررہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر کتا بیٹھا ہے (نعوذ باللہ)۔

افسوس صد افسوس رونے کا مقام ہے۔ ان لوگوں نے بے حیائی اور بے شرمی کی انتہاء کردی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ کھلا ہوا ہے (چاک ہے) اس کے اندر تمام بری رسمیں دکھائی گئی ہیں۔ جب مسلمانوں نے ڈنمارک میں احتجاج کیا اور معذرت کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کارٹون بنانے کے مقابلے کا دروازہ کھول دیا (کہ کون اس بارے میں بہترین کارٹون بنائے گا)۔

یہ لوگ استہزاء کررہے ہیں، مذاق اڑا رہے ہیں جبکہ ہم اسلام میں درگزر اور برداشت کی باتیں کررہے ہیں حالانکہ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے بارے میں فرمایا ہے کہ ﴿أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ﴾ "یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھی کفار پر سخت ہیں"۔ اگر یہ معاملہ اسی طرح گزر گیا تو اللہ کی قسم ہماری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ایسی امت ایسی قوم کس کام کی جو اپنے قائد کا دفاع نہ کرسکے۔ جو دشمنوں کے شر سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت نہ بچا سکے، افسوس ہے ہماری زندگیوں پر۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم جیسی اقوام پیدا نہ ہوں۔ ہم ذلت اور رسوائی پر راضی ہوچکے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی عورتوں کی طرح ڈوپٹے اوڑھ لیں، ہم پر یورپ کے ہیجڑے ہنستے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو آزادئ رائے کے قائل ہیں حالانکہ انہوں نے تو کبھی یہود اور ہندوؤں کا مذاق نہیں اڑایا؟

ان لوگوں کو غصہ اس بات پر ہے کہ انہیں عراق و افغانستان میں مجاہدین کی طرف سے سخت مزاحمت کا سامنا ہے اور انہیں یہ بات بھی معلوم ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المجاہدین تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی سب سے بڑی تمنا اور آرزو فی سبیل اللہ شہادت ہے۔

کیا گائے کے پجاری (ہندو) ہم سے زیادہ غیرت مند ہیں (کیا وہ مرد ہیں ہم مرد نہیں؟)

ہماری سچائی کہاں ہے؟

ہماری محبت کی صداقت کہاں ہے؟

امت کا مجموعی کردار کہاں ہے؟

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت و نصرت میں اپنی جانیں اور اپنے مال قربان کرنا اور جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے گا اس کے

خلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں قربانی دیں گے۔ یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر کم حق ہے۔اللہ فرماتا ہے ﴿لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ﴾ ''تا کہ اللہ معلوم کرائے کہ کون اس کی اوراس کے رسولوں کی غائبانہ مدد وحمایت کرتا ہے۔''ہم میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو جاہلیت میں تو بڑے زبردست ہیں مگر اسلام میں کمزور وناتواں ہیں۔انہوں نے ہمارے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔اس کا آغاز ان کی ایک خبیث کتیا کی اُس کی یادداشتوں پر مشتمل کتاب ہے جس میں ایک جگہ لکھا ہے کہ ''ڈنمارک میں مسلمان سرطانی پھوڑے کی طرح ہیں''۔جہاں تک اس ملک کے وزیراعظم کا موقف ہے تو اس نے کہا ہے کہ ''ہماری صحافت اظہار رائے میں آزاد ہے اور ہم ان کی آزادی پر روک نہیں لگا سکتے''۔کیا یہ آزادی اس وقت بھی ہوتی اگر یہ سب کچھ یہود کے خلاف لکھا جاتا؟ ان کی عدالت کے چیف جسٹس نے اس رسالے کے خلاف دائر کیے گئے مسلمانوں کے کیس کو خارج کر دیا۔جج کے خیال میں یہ سرے سے کوئی کیس ہی نہیں ہے۔ایک رسالہ نے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے اور پورا ملک اس رسالے کا ساتھ دے رہا ہے۔بلکہ اس کے ساتھ ہے، وزیراعظم اس کی حمایت کر رہا ہے۔اب کیا باقی رہا؟ ہم کس بات کا انتظار کر رہے ہیں؟ عرب و عجم کی حکومتیں اپنے سربراہوں کی حمایت اور بچاؤ کے لیے سب کچھ کرتی ہیں مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ نہیں کر رہی ہیں۔اگر امت مسلمہ پر مسلط ان حکمرانوں میں سے کسی حکمران یا بادشاہ یا کسی وزیر یا سردار کے ساتھ ایسا ہوتا تو یہ لوگ اس پر کیا ردعمل ظاہر کرتے؟ اس کا جواب سب کو معلوم ہے۔

یا اُمت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)!!!

یا امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)!!!

یا امت سید ولد آدم (صلی اللہ علیہ وسلم)!!!

اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جا رہی ہے۔تم کیا کر رہے ہو؟ زیادہ سے زیادہ تم نیڈو کے دودھ اور یورپ کے پنیر کا بائیکاٹ کرلو گے؟ کیا تمہاری صرف یہی طاقت واستطاعت ہے؟ ایک صحیح اور سچی بات سنو۔حدیبیہ کے موقع پر قریش نے عروہ بن مسعود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاکرات کے لیے بھیجا تو اس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ قریش نے چیتوں کی کھالیں پہن رکھی ہیں اور اللہ سے انہوں نے عہد کیا ہے کہ کسی کو مکہ میں زبردستی داخل نہیں ہونے دیں گے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ جو آپ کے ساتھ افراد (صحابہؓ) ہیں یہ بھاگ جائیں گے اور آپ کو اکیلا چھوڑ دیں گے۔ابوبکر صدیقؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے تھے انہوں نے عروہ سے کہا کہ لات (بت) کی شرم گاہ چوس! کیا ہم بھاگیں گے؟ عروہ نے پوچھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر میری ماں باپ قربان ہوں یہ ابن ابی قحافہ ہے یہ صدیق ہے۔پھر عروہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کو ہاتھ لگانا چاہا تو مغیرہ بن شعبہؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی کھڑے تھے زرہ اور خود پہنے ہوئے تھے۔جب عروہ نے اپنا ہاتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی طرف بڑھایا تو مغیرہؓ نے تلوار کا دستہ اس کے ہاتھ پر مارا اور کہا کہ اپنا ہاتھ روک لے ورنہ ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔عروہ نے کہا تمہیں کس بات پر اتنا غصہ آ گیا ہے؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔عروہ نے کہا یہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا بھتیجا مغیرہ بن شعبہ ہے۔رشتہ داری کوئی نہیں (یعنی دینی لحاظ سے بھتیجا ہے رشتے کی بنیاد پر نہیں)

کھجور کا تنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں رویا تھا تو حسن بصری رونے لگتے اور فرماتے کہ مسلمانو جمادات اور کھجور کے تنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں روتے ہیں مگر تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے روتے نہیں؟

جب عروہ قریش کے پاس واپس آیا تو کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی حالت تو یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں تو صحابہ وضو کے پانی کی طرف لپکتے ہیں جیسے لڑ پڑیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک مبارک کسی نہ کسی کی ہتھیلی پر گرتا ہے (صحابہ اسے زمین پر گرنے نہیں دیتے) اور وہ جس کی ہتھیلی پر گرے وہ اسے چہرے اور جسم پر ملنے لگتا ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کوئی حکم دیتے ہیں تو وہ جلدی تعمیل کرتے ہیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بولنے لگتے ہیں تو سب اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں۔وہ تعظیم کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بال گرتا ہے تو وہ اسے اٹھا لیتے ہیں۔عروہ نے قریش سے کہا میں نے کسریٰ کو بھی اُس کے دربار میں دیکھا ہے اور قیصر اور نجاشی کو بھی دیکھا ہے مگر میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی بادشاہت کہیں نہیں دیکھی؛ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہ کے درمیان ہے۔میں نے ایسی قوم (صحابہؓ) دیکھی ہے جو کبھی بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز (تکلیف وغیرہ) کے حوالے نہیں کریں گے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کا گزند نہیں پہنچنے دیں گے)۔اب تم جانو اور تمہاری رائے''۔

اس طرح صحابہ کرامؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے تھے اور ہم کس طرح کی تعظیم کرتے ہیں؟؟ ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے کتنا تعلق رکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی کتنی پیروی کی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کتنی حمایت کی ہے۔اب غور سے سنو کہ اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان لوگوں (صحابہؓ) کو کیوں منتخب کیا تھا؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی خالد الہذلی کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں کچھ لوگوں کو جمع کر کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ بنا رہا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ میں سے ایک سپاہی کو بلایا اور فرمایا کہ خالد الہذلی نے مجھ کو دکھ دیا ہے، وہ مجھ پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔سپاہی نے کہا کہ میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حاضر ہے۔حکم کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکے جاؤ اور خالد کا سر میرے پاس لے آؤ۔اس سپاہی نے کسی قسم کے تردد کا مظاہرہ نہیں کیا اور نہ ہی دیر کی نہ یہ کہا کہ معذرت چاہتا ہوں۔یہ بھی نہ کہا کہ یہ مشکل کام ہے۔یہ بھی نہیں کہا کہ میرے ساتھ فلاں فلاں کو بھی بھیج دیں۔صرف یہ سوال کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس آدمی کو کبھی نہیں دیکھا، اسے جانتا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اسے دیکھو گے تو

اس سے ڈر جاؤ گے (عرب کہتے تھے کہ خالد الہذ لی ایک ہزار آدمیوں سے زیادہ سخت اور طاقتور ہے اور جنگجو ہے)۔لیکن اہلِ ایمان صرف ایک اللہ سے ڈرتے ہیں۔جیسا کہ شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ مخلوق سے وہی ڈرتا ہے جس کے دل میں مرض ہو۔

یہ سپاہی نوجوان عبداللہ بن انیس تن تنہا مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور جب منٰی میں پہنچے جہاں خالد نے خیمہ لگوایا تھا اور لوگوں کو جمع کر رہا تھا وہاں عبداللہ بن انیس نے جا کر اپنی خدمات اور مدد پیش کی، جنگ تو دھوکے کا نام ہے۔خالد نے اُن کو بوسہ دیا اور اپنے قریبی افراد میں شامل کر لیا۔ابن انیس مشورہ اور رائے دینے میں ماہر تھے، کچھ دن کے بعد ابن انیس اور خالد الہذ لی خیمے کے پیچھے چل رہے تھے کہ ابن انیس نے تلوار نکالی اور اس کی گردن کاٹ دی۔یہ تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ! اے مسلمانو!!! اب بھی گردنیں کاٹنے کی طرف لوٹ آؤ۔اللہ کا قرب حاصل کر لو گے۔مگر ہم تو کسی بکری یا مرغی کی گردن کاٹنے سے بھی ڈرتے ہیں۔عبداللہ بن انیس مہم سر کر کے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے، اس کتے الہذ لی کا سر ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھے۔جب وہ مدینہ پہنچے تو وحی اس سے پہلے پہنچ چکی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی جا چکی تھی کہ مہم سر کر لی گئی ہے۔جب آپ نے ابن انیس کو دیکھا تو فرمایا" کامیاب آدمی ہو! بہت کامیاب آدمی ہو! یہ میری عصا لے لو اس کو سہارا بناؤ اور قیامت میں اسی عصا کی وجہ سے میں تمہیں پہچانوں گا"۔جب عبداللہ بن انیسؓ کا انتقال ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ عصا میرے ساتھ میری قبر میں دفن کر دو میرے کفن میں رکھ دو۔یہ اس بات کی علامت اور نشانی ہے کہ اس نے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی ہے۔یہ ہے۔ان کی تاریخ اور کارنامے۔ہماری تاریخ کیا ہے؟ کیا کارنامے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ "جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں یہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔پس جس نے عہد توڑا تو اپنے پر توڑا اور جس نے پورا کیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو عنقریب اللہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائے گا"۔وہ لوگ اپنی محبت میں سچے تھے۔اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو سچی محبت تھی۔

اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جارہی ہے۔تم کیا کر رہے ہو؟ زیادہ سے زیادہ تم نیڈو کے دودھ اور یورپ کے پنیر کا بائیکاٹ کر لو گے؟ کیا تمہاری صرف یہی طاقت واستطاعت ہے؟

اللہ نے بھی ان کی محبت کا جواب دیا ان میں سے کچھ ایسے تھے جن کی وفات پر الرحمٰن کا عرش بھی کانپ اٹھا تھا' کچھ ایسے تھے۔جن کے ساتھ اللہ نے براہ راست کلام کیا بغیر کسی ترجمان کے۔اللہ نے اُن صحابی سے کہا کہ میرے بندے تمنا کر۔تو اُنہوں نے کہا میری تمنا ہے کہ دنیا میں واپس جاؤں اور تیری راہ میں قتل کیا جاؤں۔اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا کہ یہ بات تو میں نے لکھ دی ہے کہ دوبارہ دنیا میں کوئی نہیں جائے گا۔البتہ میں تمہیں اپنی رضا دیتا ہوں اور کبھی بھی تم پر غصہ نہیں کروں گا۔ان میں سے کچھ صحابہؓ ایسے تھے کہ جنہیں فرشتوں نے آسمان اور دنیا کے درمیان غسل دیا۔ان میں سے کچھ ایسے تھے جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم سے محبت کروں۔جبریلؑ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خدیجہؓ کے بارے میں کہا کہ ان کو رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا۔کیا یہ وہی لوگ نہیں ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ "اور آگے بڑھنے والے مہاجرین وانصار میں سے اور ان لوگوں میں سے جنہوں نے ان کی متابعت اچھے طریقے سے کی اللہ ان سے راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہوگئے ان کے لیے جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔یہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے"۔

آج ایک کافر کہتا ہے کہ" اسلام ایک مکمل دین ہے، کاش اس کو اپنانے والے مرد ہوتے!!!" کتنا سچ اور صحیح کہا ہے اس کافر نے۔آج وہ ہمارے دین اسلام اور ہمارے قرآن کی توہین کر رہے ہیں۔ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں اور پھر ہم ہی کو کہتے ہیں کہ تم دہشت گردی کیوں کرتے ہو؟ یہ ہم سے کیا چاہتے ہیں کہ ہم ان کی ہر بات تسلیم کرتے جائیں؟ ان کے آگے جھک جائیں؟ ان کے قوانین میں تمام مذاہب کی توہین ممنوع ہے سوائے اسلام کے۔یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام بداخلاق لوگوں کا دین ہے اور اس (بداخلاق) سے مراد یہ لوگ (نعوذ باللہ) ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیتے ہیں۔اب ہمارے درمیان معوذ اور معاذؓ جیسے لوگ کہاں ہیں؟ ہم میں ابن انیسؓ جیسے لوگ کہاں ہیں؟ وہ تھے دراصل مرد، ایک اور واقعہ سنو اور اپنی حالت پر افسوس کرو۔

درر الکامنہ کے مصنف نے اپنی کتاب میں جلد 3 ص 202 پر لکھا ہے کہ نصاریٰ کے کچھ بزرگوں کا وفد مغل خاندان کے امیر کے پاس گیا جو کہ عیسائی ہو چکا تھا۔وہاں ایک عیسائی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ کہے۔وہاں ایک شکاری کتا بندھا ہوا تھا اس کتے نے اس عیسائی پر حملہ کر دیا مگر لوگوں نے اس آدمی کو کتے سے چھڑا لیا۔ایک آدمی نے کہا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا ہے کتا اس لیے بھڑک اٹھا ہے اس آدمی نے کہا کہ ایسی بات نہیں دراصل میں نے کتے کی طرف ایسا اشارہ کیا تھا گویا میں اس کو ماروں گا اس پر کتے کو غصہ آ گیا۔یہ کہہ کر اس عیسائی نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نازیبا الفاظ استعمال کیے۔جنہیں سن کر کتے نے اپنی رسی توڑی اور عیسائی کی گردن پر جھپٹ پڑا اور اس کی گردن کی رگیں دبوچ لیں وہ عیسائی اسی وقت مر گیا۔یہ دیکھ کر چالیس ہزار مغل مسلمان ہوگئے۔کتوں کو بھی ایسے موقع پر غصہ آتا ہے جب آپ کی شان میں گستاخی ہوتی ہو مگر ہمیں غصہ کیوں نہیں آتا؟ جمادات، نباتات، درخت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے مگر ہماری محبت کہاں گئی۔

حسن بصریؒ جب یہ حدیث سنتے تھے کہ کھجور کا تنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں رویا تھا تو حسن بصری رونے لگتے اور فرماتے کہ مسلمانو جمادات اور کھجور کے تنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

جدائی میں روتے ہیں مگر تم آپ کے ذکر سے روتے نہیں؟ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہؓ سے فرماتے تھے کہ ''مجھے اپنے بھائیوں سے بہت پیار ہے (یا ان سے ملنے کا بہت شوق ہے) صحابہ کرامؓ عرض کرتے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ فرماتے کہ تم تو میرے ساتھی ہو۔میرے بھائی وہ ہیں جو مجھ پر ایمان لائیں گے، میری تصدیق کریں گے، میری اتباع کریں گے حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا''۔اس وقت ہم کیا جواب دیں گے جب لوگ حوض کوثر پر جا رہے ہوں گے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پوچھیں گے کہ (کفار) نے مجھے گالی دی، میرا مذاق اڑایا، مجھے دکھ دیا تم لوگوں نے میرے دفاع میں کیا کیا؟ کیا میری عزت اور احترام کا دفاع کیا؟

مسلمانو! یہ موقع ہے دنیا وآخرت کی عزت اور احترام حاصل کرنے کا۔کیا تمہیں فٹبال اور کرکٹ وغیرہ زیادہ پسند ہیں بنسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے؟ کیا تم عقیدہ اور دین کے محافظ نہیں ہو؟ کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سرزمین عرب پر پیدا نہیں ہوئے۔یہیں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعوت لے کر نہیں اٹھے۔کیا اسی سرزمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی؟ کیا تم ان کی مسجد کے خادم نہیں ہو؟ تو پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمہارا غصہ کہاں ہے؟ پوری دنیا تمہارا ردعمل دیکھنا چاہتی ہے۔امت کی عظمت رفتہ کو واپس لانے میں تمہارا کردار دیکھنا چاہتی ہے وہ عظمت جسے قدموں تلے روندا گیا ہے۔دین صرف وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ہم اس رسالہ کی معذرت قبول نہیں کریں گے۔نہ ہی ہم رومی کتیا اور وزیر اعظم کی معذرت قبول کریں گے۔ان سب پر لعنت ہے۔یہ لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف سے لعنت کی گئی ہے۔ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں ان کے علاوہ کوئی اور ہماری نظروں میں ان کے برابر نہیں ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے اندھیروں میں ہدایت کا نور ہیں۔

صلیب کی پوجا کرنے والو!!! اب ہمارا تمہارا مقابلہ ہے اور ہم دیکھیں گے کہ کس کا انجام کیا ہوتا ہے آخری جیت کس کی ہوتی ہے؟ اور کس کی کوششیں ناکام ہوتی ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيْناً ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا وآخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ''بے شک تیرا دشمن بے نسل ہے۔''

جو شخص بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے، آپ ﷺ سے عداوت رکھتا ہے۔ اللہ اس شخص کی نسل ختم کرے گا اللہ نے فرمایا اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ ''ہم آپ کے لیے کافی ہیں مذاق کرنے والوں کے مقابلے میں!!!''اور فرماتا ہے''کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے۔''اللہ ہمیں آزمانا چاہتا ہے۔ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے؟ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم کیا کہہ رہے ہیں؟ ہم مہربانی نہیں چاہتے، آنسو بہانا نہیں چاہتے۔یہ سب کچھ ہم کر چکے ہیں، ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور سچی اتباع چاہتے ہیں اب کسی کے پاس کوئی عذر نہیں ہے، کوئی بہانہ نہیں ہے۔اپنی تعلیم یا اسکول کالج یا امتحانات کا عذر مت پیش کریں یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کا مسئلہ ہے۔اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع ہر چیز سے، ہر کام سے بڑھ کر اہم ہے۔نوکری کا عذر مت کریں، نوکری سے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع اہم ہے۔ جتنے بھی دیگر امور ہیں، چاہے کتنے ہی اہم ہوں، سب دنیاوی کام ہیں جبکہ نبی کا دفاع ان تمام کاموں سے اہم ہے کہ یہ ہمارا مستقبل ہے۔ہماری زندگی ہے۔ہماری آخرت ہے آج اس بات کی پہچان ہو جائے گی کہ کون (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی) محبت میں سچا ہے کون جھوٹا ہے۔ہم دلوں کا حال نہیں جانتے مگر اللہ کو سب علم ہے۔ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا مگر دیکھنے کی ملاقات کی بہت خواہش ہے۔اللہ کی قسم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سب سے زیادہ پسند ہیں، ہمیں ان سے بہت زیادہ محبت ہے۔ہمیں اپنی جانوں اپنے والدین، اپنے گھر والوں اور تمام انسانوں سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبوب ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم قربان ہیں، کون آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے سے انکار کر سکتا ہے؟ ہمارے دلوں میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی محبت ہے۔ہمیں سب سے زیادہ پسندیدہ نام یہ لگتا ہے کہ ہمیں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر پکارا جائے اور جب (روز قیامت) ہمیں اس نام سے پکارا جائے تو ہم کہیں گے لبیک لبیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔یہ کفار عنقریب وہ کچھ دیکھ لیں گے جو انہوں نے سنا بھی نہ ہوگا کہ جوان، بوڑھے، مرد عورتیں بچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے بے چین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے تحفظ کے لیے تیار ہیں۔اس سرزمین کے تحفظ کے لیے تیار ہیں جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک نے چھوا ہے یہ (دشمن گستاخ) عنقریب جان لیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے مرد چھوڑے ہیں۔یہ لوگ عنقریب اپنا انجام دیکھ لیں گے۔ہمارا ان کفار سے رویہ بالکل ویسا ہی ہونا چاہیے جیسا کہ ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ہم تم سے بیزار ہیں اور تمہارے معبودوں سے جو اللہ کے علاوہ ہیں ہم تمہارا انکار کرتے ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان دشمنی اور نفرت ظاہر ہو چکی ہمیشہ کے لیے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔

تاجر بھائیو ہمیں رسوا مت کرنا!!!

صحافی بھائیو ہمیں رسوا مت کرنا!!!

ہماری دوستی اور دشمنی کا معیار صرف اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے بیزاری کا اعلان کرو اللہ نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے جس کی ابتداء اس نے خود کی ہے اور اسی کام پر فرشتوں کی تعریف کی ہے وہ کام ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت وتائید ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيماً﴾ ''اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید کرتے ہیں ایمان والو تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو۔''

اب وقت آ گیا ہے!!! اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اللہ کے بارے میں کسی قسم کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔اے اللہ جو مجاہدین تیری راہ میں جہاد کر رہے ہیں ان کی مدد فرما، جو تیرے دین کی سربلندی کے لیے برسرپیکار ہیں۔اے اللہ عراق، فلسطین، چیچنیا، کشمیر، افغانستان، سوڈان، الجزائر اور موغادیشو اور جہاں جہاں مجاہدین جہاد میں مصروف ہیں ان کی مدد فرما، تو ان کا حامی وناصر اور پشتی بان ہے۔

اے اللہ ہمارے لوگ جہاں بھی قید وبند میں ہیں ان کو چھٹکارا عطا فرما۔

☆☆☆☆☆

اہل مغرب کا صلیبی تعصب

مصعب ابراہیم

مغربی تہذیب' انکار وحی اور اتباعِ ہوائے نفسانی ایسی دو بنیادوں پر استوار ہے۔ انکار وحی کی صورت میں الٰہی ہدایت و راہ نمائی کے سارے دروازے بند کر دیے گئے اور ہوائے نفس کی پیروی کرتے ہوئے حیوانات سے بدتر انداز بود و باش اختیار کرنے کو فخر گردانا گیا۔ اس کے مقابل اسلام کی تعلیمات کی بنیاد ہی وحی الٰہی کی پیروی اور ہوائے نفسانی کی نفی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی و غلامی ہے۔ مغربی اقوام کے لیے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات ناقابل برداشت ہیں کیونکہ یہ اُن کی خواہشاتِ نفس کے حصول اور مادی زندگی کی لذت و سرور کے آگے بند باندھتی ہیں۔ اسلام خواہشات نفس کو خالق کائنات کی مرضی و منشا کے تابع کر دینے کا حکم دیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ایک ایسا انسان وجود میں آتا ہے کہ جو ہر لمحہ بھلائی کا طلب گار، منکرات سے بے زار، نیکیوں کا حریص، برائیوں سے انکاری، خالق کا فرماں بردار اور شیاطین و طواغیت کے سامنے ہر لحظہ سینہ سپر رہتا ہے۔

اہل مغرب کو اللہ تعالیٰ کی صناعی کے شاہکار اسی 'احسن تقویم'' انسان کے وجود سے نفرت و خار ہے جبکہ اسفل سافلین کے کردار کو اپنانے میں ذرہ برابر تامل نہیں بلکہ یہ اُن کے ہاں فخر و مباہات کی علامت قرار پاتے ہیں۔ ہر وہ عمل جس میں انسانیت کا شرف پنہاں ہو' اُن کے ہاں معتوب و معیوب گردانا جاتا ہے۔ اس کے برعکس دین اسلام کی صورت میں مالک الملک نے انسانیت کی فوز و فلاح کا راستہ دکھا کر انسانیت پر کتنا بڑا احسان کیا اور اپنے انبیاء و رسل کے ذریعے کھول کھول کر بتا دیا کہ یہی میری خوشنودی کا راستہ ہے و رضیت لکم الاسلام دینا۔ اسی راستے کی طرف بلانے اور انسانیت کے لیے ہدایات الٰہی کے اتمام و تکمیل کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھول کھول کر بتا دیا کہ یہی ایک راستہ دنیا اور آخرت میں کامیابی و کامرانی اور عزت و رفعت کے حصول کا واحد ذریعہ ہے۔ اسلام اپنی انہی خصوصیات کی بنا پر دین فطرت قرار دیا گیا۔

زیر نظر تحریر میں اہل مغرب کا بحیثیت ملت 'دین اسلام اور شعائر اسلام سے بغض و نفرت کا جائزہ لیا جائے گا، تاکہ دور جدید کے اُن نام نہاد متجددین کے فتنوں سے پوری طرح آگاہی حاصل ہو سکے' جن کے نزدیک امت کے تمام مسائل کا حل ''بین المذاہب ہم آہنگی، مذہبی رواداری اور مذاہب کے درمیان مکالمہ کی فضا پروان چڑھانا'' ہے۔ اور ان شاء اللہ اس بات کی وضاحت ہو پائے گی کہ ان 'دانش وروں' کی ''دانش و بینش' پر مبنی یہ خیالات کہ ''تمام مغربی اقوام حربی ہرگز نہیں ہیں اور مغربی عوام اسلام کے لیے قطعاً معاندانہ رویہ نہیں رکھتے'' کس قدر بودے اور بے دلیل ہیں۔

> **ہمارے کرم فرما 'دانش ور' اور نام نہاد مذہبی سکالرز کن خوش فہمیوں کا شکار ہیں؟ بین المذاہب ہم آہنگی کے نام پر یہ مذہبی مساوات کو فروغ دے کر کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ خود بھی خواہشات کے اسیر ہیں اور 'مذہب خواہشات' کے پروہتوں اور ائمہ کی خوشنودی کے حصول کے لیے وہ مذاہب کے درمیان مکالمے (Dialouge) کا شوشہ چھوڑتے ہیں۔**

اصل موضوع کی طرف آنے سے پہلے اجمالاً اس حقیقت کا تذکرہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنے کس قدر انعامات و اکرامات سے نوازا اور اُس کے جواب میں اُنہوں نے عبدیت و بندگی کی بجائے کس طرح کفرانِ نعمت کی روش اختیار کی اور اسی ناشکری و کفر کی وجہ سے رب العزت نے اُنہیں منصب امامت سے ہٹا دیا اور امت مسلمہ کو اس منصب کے لیے چنا۔ منصب امامت سے معزولی اور امت مسلمہ کا بطور 'امت وسط' انتخاب ہی وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے یہود و نصاریٰ نے روزِ اول سے ہی ٹھونک بجا کر اسلام دشمنی کو اپنے اوپر لازم کر لیا۔

یہود و نصاریٰ (بنی اسرائیل) کو اللہ تعالیٰ نے سورہ البقرہ میں تین بار ان الفاظ کے ذریعے مخاطب کیا کہ يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ اذْكُرُواْ نِعْمَتِيَ الَّتِيْ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُم (البقرۃ: آیات ،40، 47، 122) [اے بنی اسرائیل! میرے اُن انعامات کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیے]۔ اور فرمایا وَأَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ (البقرہ آیت 122) [اور میں نے تمہیں تمام جہان والوں پر فضیلت دی]۔

انعامات الٰہی کی ان بارشوں کے باوجود اُن کے کردار کی بدنیتی کھلتی چلی گئی، حتیٰ کہ رسول وقت کے بارے میں اس قدر جری ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ کے متعدد فرستادہ پیغمبروں کو قتل کرنے سے گریز نہ کیا، اور باندازِ فخر اپنے ''کارنامے'' اس طرح بیان کرتے کہ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (سورہ النساء آیت 157) [ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا]۔ اس کے باوجود بھی ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ دعویٰ کرتے پھرتے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّاؤُه (المائدۃ آیت 118) [اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے محبّ ہیں]۔ اپنی انہی بد اعمالیوں، وعدہ خلافیوں، کتمان حق، قتل انبیا، تکفیر آیاتِ الٰہی اور تحریف کتاب اللہ جیسے جرائم کی وجہ سے اس منصب سے انہیں معزول کر دیا گیا ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ کی سزا کے حق دار قرار دیے گئے۔

اہل مغرب کی سب سے بڑی بدقسمتی یہی ہے کہ اپنے مذہب کو تو انہوں نے کتر و بیونت اور تحریف کے ذریعے موم کی ناک بنا دیا کہ جہاں اور جس جگہ مذہبی احکام' خواہشات نفس پر قدغن لگاتے ہوں اور انسان کو حدود قیود کا پابند بناتے ہوں' وہاں اُنہیں اپنی مرضی و منشا کے

مطابق تبدیل کر دیا جائے لہٰذا اب کوئی بڑے سے بڑا ربّی اور 'مقدس سے مقدس' پادری بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ جو کچھ اُن کے پاس آسمانی کتابوں کی صورت میں موجود ہے وہ سو فیصد منزل من اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی اس سے بڑی بے توقیری بھلا اور کیا ہو گی!!!

اپنے پاس موجود کلام الٰہی جیسی متاعِ بے گراں کو بے وقعت کر لینے کے بعد اب اُن کے اہداف میں اسلام اور شعائر اسلام اولین ہدف کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کی آغوش میں انسانیت کے لیے سکون واطمینان بھی ہے اور امن واستحکام بھی۔ اس لیے عہد رسالت مآب سے لے کر آج تک یہود ونصاریٰ کی اسلام مخالف فطرت نہ بدلی ہے اور نہ ہی تا قیامت بدل سکتی ہے۔ اِنہی یہود نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی متعدد مرتبہ سازشیں کیں، مشرکین عرب سے ساز باز کر کے اُنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ پر چڑھائی کے لیے ابھارا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیوں کا رذیل سلسلہ شروع کیا۔

عہد فاروقی میں اسلام کے غلبہ کو دیکھتے ہوئے' برسر میدان بے بس ہو جانے کے بعد خفیہ سازشوں کے ذریعے دینِ اسلام کو ہر ممکن نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کو اگر چہ ایک مجوسی نے شہید کیا لیکن اِس سازش کے پیچھے کارفرما ذہن عیسائیوں کا ہی تھا۔ فتنۂ شیعیت بھی یہود ہی کی اختراع ہے جو مسلمانوں کے لیے مستقل ناسور کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

1095ء سے شروع ہونے والی صلیبی جنگیں دو سو سال بعد عیسائیوں کی بدترین شکست پر ختم ہوئیں لیکن ان دو سو سالوں میں ان کے مظالم کی گواہیاں تاریخ کے صفحات میں جا بجا بکھری پڑی ہیں۔

اندلس، برصغیر، الجزائر، مشرق وسطیٰ، فلسطین، وسط ایشیا، مشرقی ترکستان، بوسنیا، کوسوو، نائیجیریا، اریٹیریا، ایتھوپیا، فلپائن اور مشرقی تیمور کی سرزمینیں اُس ظلم و بربریت کی شاہد ہیں جو نصاریٰ نے اہل اسلام کے ساتھ ان خطوں میں روا رکھا۔ اِس ظلم و فساد کا بہت تھوڑا حصہ تاریخ میں محفوظ رہ سکا، اصل واقعات تو یہ زمین اُس وقت خود بتائے گی يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا [جب یہ (زمین) اپنے اوپر گزرے ہوئے حالات (وواقعات) بیان کرے گی] کا منظر اللہ کے حکم کے ذریعے سامنے آئے گا۔

مغرب کی اسلام دشمنی، دین بے زاری اور شعائر اسلام کی توہین وتضحیک نا قابل معافی جرائم ہیں۔ اس صورت حال میں شریعتِ اسلامیہ کی رو سے شرق وغرب کے مسلمانوں پر فرض اولین ہے کہ وہ گستاخ مغرب سے ان ہرزہ سرائیوں کا پورا پورا بدلہ لیں۔

گذشتہ دو صدیاں اسلام اور اہل اسلام کے لیے غربت اور اجنبیت کی صدیاں رہی ہیں۔ اس عرصے میں مغربی طاقتوں نے (جن کی باگ ڈور یہود ونصاریٰ کے ہاتھوں میں رہی) جہاں اسلام کے خلاف اپنے ابدی بغض وعناد کا مظاہرہ کرتے ہوئے بلاد اسلامیہ پر قبضے کرنا شروع کیے اور نوآبادیاتی نظام میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ پوری دنیا میں مسلمان عسکری وسیاسی طور پر مغلوب ہو گئے۔ نوآبادیاتی دور کے خاتمے کے بعد بھی بلاد اسلامیہ پر ایسے حکام مسلط کیے گئے' جو ہر لحظہ صلیبی آقاؤں کی چاکری اور خدمت کے لیے مستعد و تیار رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو سیاسی طور پر مغلوب کر لینے کے بعد مغرب نے اپنے اگلے اور آخری ہدف کے حصول کے لیے کوششیں شروع کیں۔ یہ ہدف تھا عامۃ المسلمین میں موجود غیرت دین، حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا جاں نثارانہ جذبہ اور شعائر اسلام کی عزت وتکریم کو آہستہ آہستہ ختم کرنا تا کہ مسلمان اپنے عقاید و نظریات اور شعائرِ دین کی حفاظت کا خیال بھی اپنی دل و دماغ سے نکال باہر کریں اور یوں یہود و نصاریٰ کی چودہ صدیوں کی پِتہ ماری کا حتمی نتیجہ حاصل کیا جا سکے۔

حالانکہ ان بد باطن یہود ونصاریٰ کو اس بات کا مکمل ادراک واحساس ہے کہ دین حق اسلام ہی ہے اور اس دین کی پیروی میں ہی فلاح ونجات کا راز پنہاں ہے لیکن مدینہ کے یہودی عالم حیی بن اخطب کی اولاد اپنے آباؤاجداد کے کردار کو ہی اپنانا چاہتی ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو حیی بن اخطب یہودیوں کے علما میں سے تھا' اُس سے اُس کے بھائی نے پوچھا کہ ''تمہارا اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' تو اُس نے جواب دیا ''یہ وہی رسول برحق ہے جس کی خبر ہمیں ہماری کتابوں میں ملتی ہے''۔ بھائی نے اگلا سوال کیا کہ پھر کیا ارادہ ہے؟'' تو اُس نے انتہائی ڈھٹائی سے کہا ''جب تک سانس میں سانس ہے، ڈٹ کر اس کی مخالفت کریں گے''۔ یہی حال صلیبی یورپ کا آج بھی ہے کیونکہ اللہ کا کلام حرف بحرف سچ ہے اور اس کی بتائی گئی حقیقتوں سے انکار کی مجال کوئی نہیں کر سکتا۔ ارشاد ہوتا ہے الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَ هُمُ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُون (سورہ الانعام آیت: 20) ''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی' وہ اس (حق کی دعوت) کو بالکل اسی طرح پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ (لیکن) اپنے آپ کو خسارے میں ڈال لینے والے لوگ اس پر ایمان لا کر نہیں دیتے''۔

اہل مغرب کی نظر میں اسلام اور شعائر اسلام بری طرح کھٹک رہے ہیں۔ اِنہی شعائر پر نشتر زنی کے لیے اہل مغرب نے بحیثیت ملت' متحد و یک جان ہو کر ایسی کاوشوں کی آبیاری کی جن کے نتیجے میں امتِ مسلمہ کو دینی غیرت اور اسلامی حمیت جیسے کلیدی محاذوں پر بے حس و بے بس کر دیا جائے۔ اپنے اِنہی ناپاک اقدامات کے ذریعے یورپی اقوام نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا، تمام یورپی ممالک میں نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے تراشے گئے، قرآن مجید کی بے حرمتی کی گئی۔ داڑھی، حجاب اور مساجد کے میناروں کے خلاف باقاعدہ مہم جوئی کی گئی۔

اسلام اور شعائر اسلام کے خلاف اس قبیح اور ناپاک مہم کا تذکرہ کرتے ہوئے قلم بھی کانپتا ہے اور امت مسلمہ کی بے حسی پر آنکھیں خون روتی ہیں۔ نجانے کیوں ہم بحیثیت امت اللہ کے عذاب سے نڈر اور بے خوف ہو گئے ہیں۔ عملی میدان میں صلیبیوں کا مقابلہ کرنے کی بات ہو تو 'وہن' (دنیا سے محبت اور موت سے نفرت) اپنی تمام تر تباہ کاریوں کے ساتھ آ موجود ہوتا ہے۔ صلیبی

مسلمان سرزمینوں پر قابض ہوتے چلے جا رہے ہیں، یہود ونصاریٰ اللہ کے محبوب ترین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت وتوقیر کے درپے ہیں، اللہ کے گھر اُن کے ناپاک اور نجس ہاتھوں سے محفوظ نہیں، قرآن مجید کے مبارک نسخوں پر اُنہوں نے نشانہ بازی کی مشق کی اور اللہ تعالیٰ کی اس مبارک کِتَابٍ مَّكْنُونٍ کو Toilet paper کے طور پر استعمال کیا گیا۔ لیکن امت مسلمہ کے پاس اگر کچھ تھا تو صرف اور صرف مظاہروں، جلسوں، جلوسوں کا انعقاد، قراردادوں کی توثیق اور زبانی کلامی احتجاج!!! چاہیے تو یہ تھا کہ درج بالا ایک ایک خباثت کا بدلہ لینے کے لیے امت مسلمہ کا ہر ہر فرد اپنی جان سے گزر جاتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حریص بن کر، روزِ محشر اس حال میں اللہ رب العزت کے دربار میں لایا جاتا کہ خود بارگاہ الٰہی سے اعلان ہوتا

؎ یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

لیکن وائے ناکامی!!!! احساس زیاں ناپید ہو گیا اور دینی حمیت وغیرت کو دنیا کی محبت و دل فریب ظاہری چمک کی دیمک چاٹ گئی!!! وا اسلاماہ!!!

صلیبیوں کی تاریخ ایسی ہی نجس حرکتوں اور کرتوتوں سے بھری پڑی ہے تاہم یہاں صرف ماضی قریب کے چند واقعات کا قدرے تفصیلاً ذکر کیا جا رہا ہے' جنہیں صلیبی یورپ نے امت مسلمہ کے ایمان کو جانچنے کے لیے litmus paper کے طور پر استعمال کیا۔ ان حقائق کے بیان کا اصل مقصد یہی ہے کہ سادہ لوح مسلمان ایسے کورذہن 'دانش وروں' کی باطل فکر کے شر سے محفوظ رہ سکیں' جو اُنہیں دن رات' رواداری، بھائی چارہ، عالمی امن، تقارب ادیان اور مذہبی ہم آہنگی کا درس دیتے نہیں تھکتے۔ جبکہ دوسری جانب یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ یورپی اقوام کے اذہان وقلوب پوری طرح صلیبی تعصب میں لتھڑے ہوئے ہیں۔ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف اپنی دلی کدورت کے اظہار کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ امت مسلمہ کو نابود کر دینے کی سعی میں یورپ کے عوام وخواص یک جان و یک قالب ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تمام مسلمانوں کے لیے اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ومحترم اور عزت وتکریم کے لائق ذات ہے۔ ''میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان'' نہ صرف صحابہ کرامؓ کا شعار اوڑھنا بچھونا تھا بلکہ آج کے گناہ گار سے گناہ گار مسلمان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بھی یہی ایک جملہ ہے۔ صلیبی یورپ نے اسی 'مرکز محبت' پر وار کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیوں کا ایسا سلسلہ شروع کیا جس نے شرق وغرب میں رہنے والے مسلمانوں کے دلوں کو زخم زخم کر دیا۔ یہ کوئی اچنبے اور حیرت کی بات ہرگز نہیں ہے کہ کفار نے نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس قدر دریدہ ذہنی اور قساوت قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کفار کی اس حرکت کا تذکرہ بھی کرتا ہے اور اس ذلیل حرکت کی وجہ سے اُن پر آ جانے والی اچانک پکڑ کو بھی بیان کرتا ہے: وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُون (سورہ الانبیا آیت: 41) ''اور یقیناً تم سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ ہنسی مذاق کیا گیا، پس ہنسی کرنے والوں پر ہی وہ چیز (عذاب کی صورت میں) الٹ گئی جس کا مذاق اڑایا کرتے تھے''۔

کمینگی کی حد تک گری ہوئی یہ حرکت اس طرح کی گئی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے پہلی مرتبہ 30 ستمبر 2005 کو ڈنمارک کے اخبار ''جے لینڈ پوسٹن'' (Jylland Posten) میں شائع ہوئے۔ ابتدائی طور 12 خاکے شائع کیے گئے۔ ڈنمارک کے اخبار ''جے لینڈ پوسٹن'' کے ایڈیٹر جان ہینسن کے ایک بدبخت اور دریدہ دہن دوست نے نعوذ باللہ! آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایک گستاخانہ کتاب لکھی' جسے مزید بدبودار بنانے کے لئے اس نے طے کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز تصویری خاکے بھی اس میں شامل کرے' اس ملعون ایڈیٹر نے اپنے اخبار کے آرٹسٹ کو بلوایا' اسے ایک عندیہ دے کر خاکے بنانے کا حکم دیا' یوں اس شاتم رسول آرٹسٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص پر مشتمل متعدد خاکے اور کارٹون بنا کر ایڈیٹر کے حوالے کئے' جن میں بارہ خاکوں کو اشاعت کے لئے منتخب کیا گیا' ان میں سے ایک خاکہ ایسا تھا جس میں سے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ بنائی گئی اور اس خاکے کے سر پر پگڑی بنا کر اس میں بم رکھا ہوا دکھایا گیا۔ العیاذ باللہ

اس کے بعد دوسرے یورپی ممالک نے بھی اس بے حیائی وبے شرمی میں ڈنمارک کا ساتھ دیا۔ چنانچہ 10 جنوری 2006 کو یہ خاکے ناروے کے ایک جریدے ''کرسٹین میگزین'' نے شائع کئے۔ اسی طرح ناروے کے ایک بڑے اخبار ''راگ بلاوت'' نے بھی انہیں انٹرنیٹ پر جاری کیا اور 12 جنوری 2006 کو اخبار میگزنیٹ (MAGAZINAT) نے انہیں دوبارہ شائع کرنے کی ناپاک جسارت کی' اس کے ساتھ ساتھ نیوزی لینڈ اور ہالینڈ کے اخبارات نے بھی ان دل آزار خاکوں کو شائع کیا' جبکہ یکم فروری 2006 کو فرانسیسی میگزین ''چارلی ہیب دو'' اور روزنامہ ''سائر فرانس'' نے بھی انہیں شائع کر کے ان گستاخوں کا ساتھ دیا' اسی طرح 8 فروری 2006 کو ان جریدوں نے ان خاکوں کو دوبارہ شائع کر کے مسلمانوں کے دل زخمی کئے۔

مسلمانوں کو سیاسی طور پر مغلوب کر لینے کے بعد مغرب نے اپنے اگلے اور آخری ہدف کے حصول کے لیے کوششیں شروع کیں۔ یہ ہدف تھا عامۃ المسلمین میں موجود غیرت دین، حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا جاں نثارانہ جذبے اور شعائرِ اسلام کی عزت وتکریم کو آہستہ آہستہ ختم کرنا تاکہ مسلمان اپنے عقاید ونظریات اور شعائرِ دین کی حفاظت کا خیال بھی اپنی دل ودماغ سے نکال باہر کریں۔

2005 میں ڈنمارک کی ملکہ مارگریٹ (II) نے اپنے خبث باطن کا اظہار ان الفاظ میں کیا ''ہمیں آج کل عالمی اور مقامی سطح پر اسلام کے چیلنج کا سامنا ہے۔ اس چیلنج پر ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا

ہے۔ہم نے اس ایشو کو مدت تک نظر انداز کیے رکھا ہے کیونکہ ہم میں برداشت کی صفت تھی اور کچھ ہم سست بھی واقع ہوئے ہیں۔ اسلام کے خلاف ہماری جو مخالفت ہے وہ ہمیں دکھانی چاہیے اور ہمیں کھل کر سامنے آنا چاہیے۔ہمیں اسلام کی مخالفت کرتے ہوئے اس امر کی کوئی پروا نہیں کہ ہمارے خلاف ناپسندیدہ لیبل بھی چسپاں کر دیئے جائیں کیونکہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کے لئے ہمیں تحمل اور برداشت سے کام نہیں لینا'' (ڈیلی ٹیلی گراف یو کے 15 اپریل 2005ء)۔جبکہ ان کے مقابل اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پختہ وعدہ ہے کہ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (سورہ الحجر: آیت 95) ''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک ہم (اپنی قدرت کاملہ کے ذریعے) استہزا و مذاق کرنے والوں کے مقابل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کافی ہو جائیں گے''۔

8 فروری 2006 کو ہی امریکا کے ''فلاڈیلفیا انکوائز'' اور ''نیو یارک سن'' نے بھی ان دل آزار خاکوں کو شائع کر کے اپنی بدبختی اور اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا' 10 فروری 2006 کو روسی میوزیم کے ڈائریکٹر نے ان خاکوں کی باقاعدہ اشاعت کا اعلان کیا۔سویڈش اخبار "نیریکاس الیھاندا" نے 18 اگست 2006 کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے توہین آمیز خاکوں کے دفاع میں نام نہاد آزادیٔ اظہار کے بارے میں بھی ایک مضمون شایع کیا۔ دوسری طرف دنیائے کفر'ان بدقماش شاتمین رسول اور توہین رسالت کے مرتکبین کی پشت پناہی اور تحفظ پر کمربستہ رہی' بلکہ ان کی ہم نوائی میں اس حد تک ہرزہ سرا رہی کہ نعوذ باللہ: ''ہمیں خدا کے کارٹون بنانے کا بھی حق حاصل ہے۔'' (روزنامہ ''خبریں'' کراچی' 2 فروری 2006)

ڈنمارک، ناروے، جرمنی، پولینڈ، فن لینڈ، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، ہالینڈ، سپین، برطانیہ، فرانس، امریکہ، آسٹریا، بیلجیئم، جمہوریہ چیک، اٹلی، آئرلینڈ، کینیڈا، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، ہنگری جیسے ممالک میں اسلام کی مخاصمت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے شائع کیے گئے۔علاوہ ازیں ہالینڈ کی پارلیمنٹ کے رکن WildersGeert نے پندرہ منٹ کی ایک فلم بھی بنا ڈالی ہے جس کے مندرجات اور کردار ناقابل بیان حد تک قرآن اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اَقدس میں بے حیائی پر مبنی ہیں۔ہالینڈ کے ایک فلم ساز نے فلم میں کسی برہنہ اور عریاں عورت کے جسم پر قرآنی آیت لکھ دی تو ایک مسلمان نے اس گستاخ فلم ساز کو قتل کر دیا۔ جب اس مسلمان نوجوان پر مقدمہ چلا تو اس نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ ''تم مجھے پھانسی دے دو'اس لئے کہ اگر میں زندہ رہا تو میرے سامنے جو بھی اسلام' قرآن اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرے گا' میں اسے بھی قتل کر دوں گا''۔

اب پھر 8 جنوری 2010 کو دوبارہ گستاخانہ خاکے شائع کیے گئے۔خاکے تو انہوں نے پہلے بھی شائع کئے تھے قرآن کی بے حرمتی انہوں نے پہلے بھی کی لیکن اب گستاخانہ خاکے شائع کرنے والے نارویجن اخبار ''آفتن پوستن'' کی گستاخ ایڈیٹر خاتون نے ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمانوں کو چیلنج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''مجھے یقین ہے کہ گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر اب کوئی ٹھوس ردعمل نہیں آئیگا''۔

کہاں گئے محمد بن مسلمہؓ کے نقش قدم پر چلنے والے؟ ایک اور نابینا صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنی اُس بیوی کو قتل کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی۔کیا امت کے نوجوان اُن نابینا صحابی سے بھی زیادہ محتاج و بے بس ہیں؟ بات تو ایمان کی ہے، محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوٹی پر اپنے آپ کو پرکھیے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ زبانی کلامی احتجاج لاحاصل ہے اور اس کے نتیجے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کا بال تک بیکا نہیں کیا جا سکتا۔اگر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی حرص وتڑپ دلوں میں موجود ہے تو قتال کے میدانوں کا رخ کیجیے ،اور ''برباد ہوں ہم اگر ہم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت نہ کریں'' کو اپنی زندگیوں منشور بنا لیں۔اور کفار کے انجام بد کے متعلق جو خبر ہمیں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں دی ہے وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُم مِّنَ الْمَقْبُوحِينَ (سورہ القصص آیت: 42) ''اور ہم نے اس دنیا میں بھی اُن کے لیے ذلت ورسوائی مقدر کر دی اور روزِ قیامت بھی وہ اللہ کی رحمت سے دور اور ذلیل وخوار ہوں گے'' کو حرز جاں بنالینا چاہیے۔

رحمت دو جہاں ،حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانہ تضحیک بنانے کے ساتھ ساتھ صلیبی یورپ نے قرآن مجید کی بے حرمتی میں بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ہر وہ شعار جس کی بنیاد پر مسلمان اپنے جان و مال سے گزر جاتا ہے'صلیبی کافر اُس کے درپے ہیں۔قرآن کی عظمت کو وہ بخوبی سمجھتے ہیں اسی لیے برطانوی وزیراعظم ونسٹن چرچل نے پارلیمان میں کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ ''جب تک یہ کتاب (قرآن مجید) دنیا میں موجود ہے ،اُس وقت تک دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا''۔مُوتُواْ بِغَيْظِكُمْ

گوانتاناموبے، باگرام، ابوغریب میں لاتعداد مرتبہ صلیبی کفار نے قرآن کریم کی بے حرمتی کی۔امت کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی اپنے اوپر گزرے ہوئے ہر ستم کو برداشت کر گئی لیکن اُس کی ہمت و حوصلہ اُس وقت جواب دے گیا جب اُس کے سامنے قرآن کو زمین پر پھینک دیا گیا اور اُسے حکم دیا گیا کہ قرآن کے اوپر چلے،انکار پر بے پناہ تشدد............ملا عبدالسلام ضعیف کے مطابق گوانتاناموبے میں اُن کے سامنے کم از کم 10 مرتبہ امریکی فوجیوں نے قرآن مجید کی بے حرمتی کی۔ واشنگٹن پوسٹ نے اپنی 4 جون 2005 کی اشاعت میں واضح طور پر یہ خبر شائع کی کہ جنرل جے ہڈ جب گوانتاناموبے جیل کا انچارج تھا تو اس دوران میں امریکی فوجیوں اور تفتیش کاروں نے قرآن پاک کو ٹھوکریں ماریں اور تفتیش کے دوران وہ قرآن پاک کے اوپر کھڑے ہو گیا اور اس نے قرآن پاک پر وہ غلاظت پھینکی جس کا نام لکھنا قلم گوارا نہیں کرتا اور اس کے بعد اس ظالم امریکی فوجی نے قرآن کریم کو فلش میں بہایا۔اخبار کے اس انکشاف کے بعد پینٹاگون کی جاری کردہ تحقیقات کے مطابق گوانتاناموبے جیل میں مبینہ طور پر امریکیوں نے کم از کم 5 بار قرآن پاک کی بے حرمتی کی۔ بعدازاں امریکی حکومت نے مسلمانانِ پاکستان کی دل آزاری کے لئے کچھ عرصہ بعد جنرل ہڈ کی تعیناتی پاکستان میں کر دی۔

عراق میں امریکی فوجی افسر نے قرآن مجید کی بے حرمتی کی۔امریکی فوجی نے قرآن مجید کو گولیوں کا نشانہ بنایا۔مئی 2008 میں عراقی فوج نے امریکی فوجیوں کی فائرنگ رینج سے قرآن کی ایک کاپی برآمد کی تھی جسے گولیوں سے چھلنی کیا گیا تھا۔نومبر 2009 میں امریکہ میں قرآن مجید کی بے حرمتی کی گئی۔امریکہ میں متعصب عیسائیوں کی طرف سے قرآن مجید کے تقدس کو پامال کیا گیا۔خبررساں ایجنسی شسبتان کی رپورٹ کے مطابق امریکہ کی ریاست مشی گن میں نامعلوم افراد

نے قرآن مجید کی بے حرمتی کی بے حرمتی کے بعد قرآن مجید کا نسخہ اور اس کے ساتھ توہین آمیز خط ایک مسجد کے دروازے کے سامنے رکھ دیا۔ امریکی جریدے ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق اس توہین آمیز خط میں اسلام اور مسلمانوں کی اہانت کی گئی ہے۔ اس خط میں جلی حروف سے لکھا ہوا تھا ''اسلام بیمار اور مریض ہے اور تمام مسلمانوں کو امریکہ سے نکال باہر کرنا چاہیے''۔ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے والے بھلا اُس لعنت وعذاب سے کیونکر چھٹکارا پا سکتے ہیں، جو اُن کے لیے اللہ رب العزت نے مقدر کر رکھا ہے إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيناً (احزاب: آیت 57) ''بے شک جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا رسانی کے مرتکب پائے گئے ہیں، اُن پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت (مقدر) کر دی ہے اور اُن کے لیے بڑا ہی رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

مئی 2009 یونان میں ایک نوجوان نے، جس نے قرآن مجید کی بے حرمتی کا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، بتایا کہ ''ایک پولیس اہلکار نے قرآن مجید کی ہتک کے بعد نہ صرف معذرت نہیں کی بلکہ قرآن مجید کو اپنے پاؤں تلے روندا بھی ہے''۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتہ پولیس افسر نے ایک قہوہ خانہ میں داخل ہو کر قرآن مجید کی توہین کی تھی، کہا جا سکتا ہے کہ یہ واقعات زیادہ تر سیکورٹی اہل کاروں کی طرف سے روا رکھے جاتے ہیں۔ تو جناب سیکورٹی اہل کار بھی اُسی معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلام کے خلاف جو تعفن معاشرے کے عام افراد کے ذہنوں میں موجود ہے، اُسی تعفن زدہ ماحول سے نکلنے والے ہی ایسی جرات، قساوت قلبی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

اگر اُن کے کفری معاشرے اتنے ہی بھلے مانس اور بے ضرر ہیں تو آگے بڑھ کر اپنے ارباب اختیار کے ہاتھ کیوں نہیں پکڑ لیتے؟ یہ ٹھیک ہے کہ عراق وافغانستان کی جنگ کے خلاف اُن کے شہروں میں لاکھوں لوگ سڑکوں پر نکل آئے لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ آیا وہ امت مسلمہ پر مسلط کی جانے والی قتل وغارت گری کے خلاف احتجاج کر رہے تھے یا اُس احتجاج کا مرکزی نقطہ یہی تھا کہ ''ان فوجی کارروائیوں کی وجہ سے ہماری معاشی صورت حال ابتر ہے، بجٹ خسارہ دن بدن بڑھتا جارہا ہے، بے روزگاری اور غربت اپنی انتہا کو جا پہنچی ہے'' وغیرہ وغیرہ۔ یہ قرآن مجید صاف صاف الفاظ میں ہمیں آگاہ کر رہا ہے کہ وَلَن تَرْضَى عَنكَ الْيَهُودُ وَلاَ النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (البقرہ آیت 120) ''اور ہرگز راضی نہ ہوں گے تم سے یہود ونصاریٰ حتیٰ کہ تم اُن کے دین کی (مکمل) پیروی نہ کرنے لگو''۔

اللہ کی آخری کتاب کی بے حرمتی صلیبی کافروں کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ عقوبت خانوں میں قید مجاہدین کے سامنے قرآن مجید کی بے توقیری اُن کا معمول ہے، وہ کتاب جس کے بارے میں اُس کے نازل کرنے والے نے واضح ہدایت جاری کر دی کہ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (الواقعہ آیت 79) ''نہیں چھوتے اسے مگر وہ جو پاک صاف ہیں''۔ اُسے صلیبی کافر غلاظت کے ڈھیر پر پھینکتے، Toilet paper کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

بات تو ایمان کی ہے، محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوٹی پر اپنے آپ کو پرکھیے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ زبانی کلامی احتجاج لاحاصل ہے اور اس کے نتیجے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کا بال تک بیکا نہیں کیا جا سکتا۔ اگر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی حرص وتڑپ دلوں میں موجود ہے تو قتال کے میدانوں کا رخ کیجیے۔

واقعتاً اللہ رب العزت کا حلم ہی ہے جو ہمیں پھر بھی ڈھیل ملی جاتی ہے ورنہ بربادی اور کم بختی کی کوئی ایسی حد نہیں جسے امت کی اجتماعی بے حسی نے عبور نہ کر لیا ہو۔

صلیبی یورپ کو مخاصمت صرف اور صرف اسلام اور شعائر اسلام سے ہی ہے۔ کیونکہ باقی کوئی نظام اُن کے حیوانی طرز زندگی کے لیے خطرہ اور پریشانی کا باعث نہیں بن سکتا۔ 8 فروری کو خبر آئی کہ برطانیہ کے سکھ جج سرموتا سنگھ نے رولنگ دی کہ برطانوی سکولوں میں سکھ بچوں اور دفاتر میں سکھ ملازمین کو کرپان پہن کر داخل ہونے سے نہیں روکا جا سکتا''۔ کرپان وہ خنجر ہے جسے ہر سکھ پگڑی، کڑے، کنگھی اور لمبے بالوں کے ساتھ رکھنا مذہبی فریضہ سمجھتا ہے۔ جج کا کہنا تھا کہ ''میں خود کرپان پہنتا ہوں تو دوسروں کو کیسے روک سکتا ہوں''۔ اسی طرح ایک ہندو شہری نے لندن میں مقدمہ جیت لیا۔ تفصیلات کے مطابق ہندو شہری نے عدالت سے اپنے مرنے کے بعد ہندو مذہب کی رسوم کے مطابق اپنی ارتھی جلانے کی اجازت طلب کی تھی جو کہ اُسے دے دی گئی۔ لیکن اس کے ساتھ یہ خبر بھی ملاحظہ ہو کہ جرمنی میں ایک ڈاکٹر نے 16 سالہ ترکی النسل لڑکے کا علاج کرنے سے انکار کر دیا، جس کی وجہ مریض لڑکے کے نام کا پہلا حرف 'جہاد' ہے۔ 16 سالہ لڑکا ارتھوڈینٹسٹ کے پاس گیا، وہ چاہتا تھا کہ دانتوں کا علاج کروائے تاہم جرمن ڈینٹسٹ نے اس کا نام 'جہاد' سن کر اس کا علاج کرنے سے انکار کر دیا جبکہ لڑکے کا نام سہاد تھا لیکن اس کو ترکی زبان میں جہاد لکھا جاتا تھا۔ اگر مغربی معاشرے واقعی اسلام کے خلاف تعصب سے خالی ہیں تو اُن کے نوجوانوں میں '' Islam is of the devil'' کے نعروں پر مشتمل ٹی شرٹ مقبولیت کی انتہا کو کیوں پہنچ رہی ہیں؟

یورپی اقوام کے اسلام کے خلاف صلیبی تعصب کی واضح ترین مثال مصری خاتون مروہ شیربینی کی شہادت کا واقعہ ہے۔ یکم جولائی 2008 کو جرمنی کی عدالت میں 32 سالہ خاتون کو سرعام خنجر سے وار کر کے شہید کر دیا گیا، جب شہیدہ ''مروہ شیربینی'' اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کر رہی تھیں تو عدالت میں ''منصف'' بھی موجود تھا، سیکورٹی اہلکار اور میڈیا بھی، سب کے سامنے انہیں اسکارف پہننے کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔ اس موقع پر شہیدہ چار ماہ کی حاملہ تھیں، اُن کا تین سالہ بیٹا اپنی ماں کو خوف ناک انداز میں قتل ہوتا دیکھ رہا تھا، شہیدہ کے خاوند علوی عکاظ مدد کے لیے لپکا تو سیکورٹی گارڈ کی گولی کا نشانہ بن گئے۔ عدالت کا کمرہ لمحوں میں بے گناہوں کے خون سے سرخ ہوگیا اور ایک پاک باز خاتون نے حجاب کی خاطر اپنی جان قربان کر کے مغرب کا بھیانک چہرہ بے نقاب کر دیا

اس سے اب خون کی لت بھی نہیں چھوڑی جاتی
تمغۂ امن بھی چاہے وہ ظالم گر رکھنا

اس المیے کا آغاز 2008 میں ہوتا ہے، جب شہیدہ مروہ شیربینی اپنے کم سن بیٹے کو لے

کر پارک میں نکلتی ہیں، جہاں پر اس کے پڑوس میں رہنے والا 28 سالہ ایگژل ڈبلیو اس کو حجاب پہننے پر طنز کا نشانہ بناتا ہے ملعون ایگزل ڈبلیو نامی شخص نے مروہ کو حجاب میں دیکھ کر 'دہشت گرد' کہا، جب مروہ نے اسے جواب دیا تو اس نے اللہ رب العزت اور نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور اسلام کی توہین اور مسلمانوں کو قتل کرنے کی دھمکی دی، جس پر وہ خاتون عدالت سے انصاف طلب کرنے پہنچ جاتی ہیں، عدالت ایگزل کے رویے کو متشددانہ قرار دیتے ہوئے جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیتی ہے، جس کے بعد یہ واقعہ جرمنی کے اخبارات کی زینت بنتا ہے، جرمنی کے متعصب صلیبی عوام ایگژل کو اپنا ہیرو بنا لیتے ہیں اور فیصلے کے خلاف اپیل کی جاتی ہے۔

یکم جولائی کو عدالت کا کمرہ کھچا کھچ بھرا ہوتا ہے، عدالت کے روسٹرم پر مروہ شیربنی کو طلب کیا جاتا ہے، وہ ابھی اپنے بیان کا آغاز ہی کرتی ہیں کہ متشدد قاتل ایگزل اُن کی طرف لپکتا ہے، ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا وار، پاک دامن خاتون کے جسم پر تیز دھاری دار خنجر سے پورے اٹھارہ وار کرتا ہے، پہلے ہی وار پر اُن کے خاوند علوی عکاظ اپنی نیک بخت بیوی کو بچانے کے لیے دوڑ لگاتا ہے، موقع پر موجود سیکورٹی گارڈ علوی عکاظ کو اپنی گولی کا نشانہ بناتا ہے، جس سے وہ شدید زخمی ہو کر گر جاتے ہیں۔ شہیدہ ممکنہ حد تک درندے سے اپنے بچاؤ کے لیے مزاحمت کرتی ہیں، درندے کا ٹارگٹ شہیدہ کا اسکارف پہنا ہوا سر ہوتا ہے، شہیدہ چھ وار سہنے کے بعد اب صرف اپنے حجاب کو بچانے کے لیے جدوجہد کرتی ہیں، ایسے میں قاتل اُن کے جسم پر اٹھارواں وار کر کے اُنہیں نڈھال کر دیتا ہے، جب تک قاتل کو روکنے کی کوشش کامیاب ہوتی ہیں اس وقت تک مروہٗ شیربنی اپنی منزل مراد ''شہادت'' پا لیتی ہیں، اُن کے خاوند خون میں لت پت اور شہیدہ کا کم سن بیٹا باپ کو دیکھ کر زاروقطار رو رہا ہوتا ہے۔

> **یہ ٹھیک ہے کہ عراق و افغانستان کی جنگ کے خلاف اُن کے شہروں میں لاکھوں لوگ سڑکوں پر نکل آئے لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ آیا وہ امت مسلمہ پر مسلط کی جانے والی قتل و غارت گری کے خلاف احتجاج کر رہے تھے یا اُس احتجاج کا مرکزی نقطہ یہی تھا کہ ''ان فوجی کارروائیوں کی وجہ سے ہماری معاشی صورت حال ابتر ہے، بجٹ خسارہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے، بے روزگاری اور غربت اپنی انتہا کو جا پہنچی ہے''۔**

مساجد کے میناروں اور اسلامی حجاب پر پابندی بھی مغربی اقوام کی طرف سے شعائر اسلام کی تضحیک کی اہم مثالیں ہیں۔ عام مساجد تو کجا ان خبیثوں کے شیطانی ذہن کی ابلیسی اختراعات سے بیت اللہ تک محفوظ و مامون نہیں ہے۔ امریکی صدر اوباما نے اپنی صدارتی الیکشن مہم کے دوران واشگاف الفاظ میں کہا تھا کہ ''میں منتخب ہو کر خانہ کعبہ پر حملہ کروں گا کیونکہ جب تک یہ عمارت موجود ہے 'دہشت گردی' کا خاتمہ نہیں ہو سکتا''۔ اسی طرح حال ہی میں امریکہ کے شہر نیویارک کے مشہور کاروباری علاقے مڈٹاؤن مین ہیٹن میں ایک عمارت تعمیر کی گئی ہے جو مسلمانوں کے مقدس مقام خانہ کعبہ سے ملتی جلتی ہے۔ اس عمارت کو ''ایپل مکہ'' کا نام دیا گیا ہے۔ یہ عمارت دراصل ایک شراب خانہ ہے جہاں 24 گھنٹے شراب اور دیگر منکرات فروخت ہوتے ہیں۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ''(سورہ آل عمران آیت: 118)''بغض و عناد اُن کے مونہوں سے پھوٹا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ (اسلام کے خلاف) اپنے سینوں میں چھپائے بیٹھے ہیں وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے''۔ ہمارے کرم فرما 'دانش' اور نام نہاد مذہبی سکالرز کن خوش فہمیوں کا شکار ہیں؟ بین المذاہب ہم آہنگی کے نام پر یہ مذہبی مساوات کو فروغ دے کر کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ خود بھی خواہشات کے اسیر ہیں اور 'مذہب خواہشات' کے پروہتوں اور ائمہ کی خوشنودی کے حصول کے لیے وہ مذاہب کے درمیان مکالمے (Dialouge) کا شوشہ چھوڑتے ہیں تا کہ سادہ لوح اور کم علم عامۃ المسلمین کو اپنی چالاکی و فریب کاری کے دام میں پھنسا کر اہل صلیب کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہونے پر مجبور کر دیں اور نتیجتاً اُنہیں متاع دنیا سے وافر حصہ مل جائے اور تسکین خواہشات کا منشا پورا ہو۔

یورپی ملک سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی کا واقعہ حال ہی میں پیش آیا۔ مساجد کے میناروں پر تنازع کا باقاعدہ آغاز 2005 میں ہوا تھا۔ جب ترک کلچرل ایسوسی ایشن نے شمالی سوئٹزرلینڈ میں اسلامک کمیونٹی سنٹر کی عمارت پر 6 میٹر بلند مینار تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی۔ جس پر گردونواح کے سوئس باشندوں نے اس کی شدید مخالفت کی۔ مقامی سرکاری اداروں نے لوگوں کے احتجاج کے پیش نظر مینار کی تعمیر کی اجازت کو موخر رکھا۔ آخر کار کیونل بلڈنگ اینڈ پلاننگ کمیشن نے یہ درخواست مسترد کر دی۔ جس پر اسلامک کمیونٹی سنٹر نے جسٹس ڈیپارٹمنٹ کو اپیل کی جو منظور کر لی گئی تاہم مقامی سوئس باشندے یہ کیس مقامی انتظامی کورٹ میں لے گئے مگر وہاں بھی ناکام رہے۔ یہاں تک کہ وفاقی سپریم کورٹ نے بھی مقامی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

اس واقعہ نے مقامی سوئس باشندوں کو اتنا مشتعل کیا کہ انہوں نے نسل پرست اور مذہبی پارٹیوں کے ساتھ مل کر پہلے سے جاری ایک طویل جدوجہد کو از سر نو منظم کرنا شروع کر دیا۔ سوئٹزرلینڈ قوانین کے مطابق اگر کوئی سیاسی پارٹی یا ادارہ ایک لاکھ افراد کے دستخط حاصل کر کے کسی مسئلے پر حکومت سے عوامی ریفرنڈم کروانے کا مطالبہ کرے تو حکومت اس ریفرنڈم کو کروانے کی پابند ہوتی ہے، یہاں تک کہ ریفرنڈم کی مہم کے دوران انہوں نے مسلمانوں کے خلاف انتہائی قابل اعتراض پوسٹر شائع کئے۔ ایک پوسٹر پر ایک مسلمان عورت کو عبایہ اور نقاب پہنے ہوئے دکھایا گیا جس کے ساتھ سوئٹزرلینڈ کے جھنڈے پر مسجد کے بہت سے مینار دکھائے گئے تھے جن کو میزائلوں کی شکل دی گئی تھی۔ سوئس پیپلز پارٹی اور دوسری انتہا پسند جماعتیں 18 ماہ کے بعد ایک لاکھ افراد کے دستخط حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں اور حکومت کو 29 نومبر 2009 کو پورے سوئٹزرلینڈ میں مساجد پر میناروں کی پابندی کے حوالے سے ریفرنڈم کروانا پڑا۔

جب ریفرنڈم کا نتیجہ دنیا کے سامنے آیا تو پوری دنیا حیران و ششدر رہ گئی۔ سوئس ووٹروں کی اکثریت 57.5% نے مساجد کے میناروں پر پابندی لگانے والی آئینی ترمیم کے حق میں ووٹ دیا۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق پورے ملک میں مسلمانوں کی 150 مساجد ہیں جن میں صرف

چار مساجد کے مینار ہیں۔یعنی صلیبی صرف 4 مساجد کے میناروں کو بھی ہضم نہیں کر پا رہے۔اس سے قبل سوئٹزر لینڈ کے صدر ہمنیس روڈولف مرز نے اذان دینے پر پابندی عائد کر دی تھی۔سوئس پیپلز پارٹی کی قانونی کمیٹی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ''میناروں کی اسلام میں کوئی مذہبی اہمیت نہیں ہے نہ ہی اس کا ذکر قرآن میں کہیں موجود ہے''۔گویا اب یہ ملحد صلیبی امت مسلمہ کو درس دیں گے کہ فلاں حکم قرآن میں ہے اور فلاں شے کی اسلام میں کیا حیثیت و اہمیت ہے!!! إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ

عفت وعصمت اور شرم وحیا شرف انسانیت ہے اور اسلام اس شرف کا پوری طرح اہتمام بھی کرتا ہے اور اس کی حفاظت بھی! صلیبی یورپ کو شرم وحیا اور عصمت وعفت کے تصورات ہی ناقابل قبول ہیں۔اسی لیے وہ پردہ اور حجاب اسلامی کے خلاف خم ٹھونک کر میدان میں نکل آیا ہے۔فرانس کے تعلیمی اداروں میں 2004 سے حجاب پر پابندی ہے، اب پورے ملک میں برقعہ، نقاب، حجاب اور سکارف پر پابندی عائد کی جا رہی ہے۔یہ بات قابل ذکر ہے کہ فرانس میں 1900 مسلمان خواتین حجاب کا استعمال کرتی ہیں۔اس قانون کے تحت برقعہ اوڑھنے یا چہرہ ڈھانپنے پر 750 یورو جرمانہ عائد کیا جائے گا۔اگر مسلسل تین بار کوئی مسلمان خاتون با حجاب نظر آئی تو اُسے ملک بدر بھی کیا جا سکتا ہے۔نیز ایسے تمام مسلمانوں کا فرانس میں داخلہ بند ہوگا جو اپنی خواتین کو حجاب کرواتے ہیں۔اس قانون کا اطلاق راہباؤں پر یقیناً نہیں ہوگا۔عیسائی راہباؤں اور قدامت پرست یہودی عورتوں کے سکارف نہیں اتروائے جائیں گے۔

فرانس کی دیکھا دیکھی برطانیہ میں بھی برقعہ اور نقاب پر پابندی کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔برطانیہ میں برقعہ اور نقاب کے خلاف جذبات اس قدر تیزی سے بھڑک رہے ہیں کہ گزشتہ ماہ لیسٹر میں ایک نوجوان نے راہ چلتی ایک نقاب پوش خاتون ریحانہ سدات کا نقاب برے طریقے سے کھینچ لیا۔شمالی جرمنی کی ریاست ویورٹمبرگ میں خواتین اساتذہ کے سر ڈھکنے یا حجاب پہننے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔یہ قانون گزشتہ برس جرمنی کی سب سے بڑی عدالت کے اس فیصلے کے تحت منظور کیا گیا ہے،جس میں کہا گیا تھا ریاست کو حجاب پر پابندی عائد کرنے کا اختیار ہوگا۔مسلمان خواتین کے حجاب پر پابندی عائد کرنے والی یہ پہلی جرمن ریاست ہے۔ریاستی اسمبلی میں یہ تحریک اکثریتی رائے سے منظور کر لی گئی۔اس ریاست میں یہ مسئلہ 1998 میں فرشتے لودن نام کی خاتون استاد کے حجاب پہننے کی وجہ سے ملازمت سے انکار کے بعد شروع ہوا تھا۔جرمنی کی سولہ میں سے مزید پانچ ریاستیں اس پابندی کو جلد لاگو کرنے والی ہیں۔ڈنمارک کے وزیراعظم لاؤس لوئیک نے کہا ہے کہ ''ملک میں برقعہ پوش اور نقاب اوڑھنے والی خواتین کے لیے کوئی جگہ نہیں اور حکومت برقعہ پہننے پر پابندی عاید کرنے پر غور کر رہی ہے''۔

احسن تقویم اور اسفل سافلین کے درمیان معرکہ بپا ہے۔اس معرکے میں اپنا پورا وزن مجاہدین کے پلڑے میں ڈالیں، جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیں، مجاہدین کی معیت کو فخر گردانیں، یہی مجاہدین محسنین امت ہیں، انہی کے دم قدم سے آج صلیبی مغرب اپنی تمام تر دریدہ دہنیوں اور اسلام دشمن سازشوں کے باوجود ہر محاذ پر بری طرح پٹ رہا ہے۔

یورپ کے صلیبی عوام کی ذہن سازی اور اسلام کے خلاف اُن کے تعصب کو شدید سے شدید تر کرنے میں میڈیا کا بنیادی کردار ہے۔تمام تر عالمی میڈیا پنجۂ یہود میں ہے،اس وقت عالمی میڈیا میں پانچ بڑی فرمیں ہیں اور پانچوں کے مالک یہودی ہیں۔ان میں سب سے پہلی اور سب سی بڑی ''والٹ ڈزنی'' ہے۔یہ دنیا کی سب سے بڑی میڈیا کمپنی ہے اس کے تین بڑے ٹی وی چینلز ہیں۔دنیا کا سب سے زیادہ دیکھا جانے والا اے بی سی کیبل نیٹ ورک اسی کا حصہ ہے،صرف امریکا میں اس کے صارف ایک کروڑ چالیس لاکھ ہیں، اس کے مالک کا نام مائیکل ایزنر ہے، وہ نسلاً اور مذہباً یہودی ہے۔کمپنی کا باقی تمام اعلیٰ عہدوں پر متعین عملہ یہودی ہے۔اس کے علاوہ یہ کمپنی دو ویڈیو پروڈکشن کمپنیوں (فلمیں بنانے والی) دنیا کی تین بڑی کمپنیوں' آرٹ کے دو ٹیلی ویژن چینلز، 11 اے ایم اور 10 ایف ایم ریڈیو چینلز کی مالک ہے۔اسپورٹس چینل ''ای ایس پی این'' بھی اسی کمپنی کی ملکیت ہے۔دنیا کے 225 ٹیلی ویژن چینلز اور 3 ہزار 400 ریڈیو اسٹیشن والٹ ڈزنی کمپنی سے وابستہ ہیں۔

دوسرے نمبر پر ٹائم وارنر ہے۔ٹائم وارنر ایک ریڈیو پروڈکشن کمپنی بھی چلاتی ہے جب کہ دنیا کے پانچ کثیر الاشاعت میگزین ٹائم،اسپورٹس،السٹریٹڈ، پیپل اور فارچون بھی یہی کمپنی چھاپتی ہے۔گرالڈ نیون نامی ایک یہودی اس کمپنی کا مالک ہے اور اس کمپنی کے 113 بیورو دفاتر اور دفتروں کے 100 فی صد ملازمین یہودی ہیں۔''وایاکام پیراماؤنٹ'' دنیا کی تیسری بڑی میڈیا فرم ہے اس کے پاس ٹی وی اور ریڈیو کے 12،12 چینلز ہیں۔یہ کتابیں شائع کرنے والے تین بڑے اداروں اور ایک فلم ساز ادارے کی بھی مالک ہے۔یہ سالانہ 10 ارب ڈالر کماتی ہے۔چوتھی کمپنی سمر ریڈ اسٹون نامی ایک یہودی کی ملکیت ہے اس کارپوریشن کے پاس ایک فلم ساز کمپنی اور ایک بڑا ٹی وی چینل ہے۔پانچویں نمبر پر جاپانی سونی کارپوریشن ہے یہ ادارہ فلمیں بھی بناتا ہے اور ٹیلی ویژن اور ریڈیو چینلز بھی چلاتا ہے۔ان اعداد وشمار کے نتیجے میں کیا آپ امید کر سکتے ہیں کہ عالمی میڈیا مسلمانوں پر ہونے والے چھوٹے سے لے کر بڑے تک کسی بھی قسم کے واقعہ کی حقیقی تصویر دکھائے گا، یقیناً نہیں یہ وہی کچھ دکھاتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

ان تمام حقائق کی روشنی میں صلیبی یورپ کا کریہہ چہرہ پہچاننے میں کسی بھی صاحب عقل مسلمان کو ذرہ برابر دشواری نہیں ہونی چاہیے۔شریعتِ مطہرہ کی حکمرانی وفرماں روائی کا خیال گزرتے ہی اہل مغرب کی بے چینی اور اضطراب دیدنی ہوتا ہے۔اسلام کی پاکیزہ تعلیمات' ہوائے نفسانی کی بندگی بجالانے والے اہل مغرب کے ہاں تاریک خیال، شدت پسند اور بنیاد پرست گردانی جاتی ہیں۔امت کے ہر فرد کے لیے اس ساری صورتحال کو سمجھنا انتہائی ناگزیر ہے۔صلیبی یورپ کا اول وآخر ہدف دین اسلام اور شعائر دین ہی ہیں۔

اس حوالے سے ان کے عوام وخواص کی متعصب ذہنیت میں کوئی فرق روا رکھنا اور امت مسلمہ کو یہ

باور کروانا کہ یورپی اقوام ہماری بہت خیر خواہ ہیں اور امت کے تمام مسائل کا حل مذہبی رواداری کے فروغ اور یورپ سے امن کی بھیک مانگنے میں ہی ہے' پرلے درجے کی حماقت کے سوا کچھ نہیں۔

جبکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ مغربی معاشرتی و معاشی نظام انتہائی کھوکھلی بنیادوں پر کھڑا ہے۔مغرب کے معاشی نظام کو تو جنگی اخراجات نے ہی مضمحل اور بے جان کر دیا ہے جبکہ معاشرتی اور خاندانی نظام اُن کی اپنی سیاہ کاریوں کی بدولت انتہائی دگرگوں حالات سے دوچار ہے۔بس کوئی دن جاتے ہیں کہ یہ عمارت زمیں بوس ہونے کو ہے کیونکہ صلیبی یورپ کے پاس اپنی بقا کو دوام دینے کے لیے کوئی اخلاقی جواز باقی نہیں بچا۔گویا وہ خود بزبان حال اعلان کر رہے ہیں کہ

؎ چراغِ سحر ہوں بجھا چاہتا ہوں

صلیبی یورپ کا اول و آخر ہدف دین اسلام اور شعائر دین ہی ہیں۔اس حوالے سے ان کے عوام و خواص کی متعصب ذہنیت میں کوئی فرق روا رکھنا اور امت مسلمہ کو یہ باور کروانا کہ یورپی اقوام ہماری بہت خیر خواہ ہیں اور امت کے تمام مسائل کا حل مذہبی رواداری کے فروغ اور یورپ سے امن کی بھیک مانگنے میں ہی ہے۔

لہٰذا امت مسلمہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ مغرب کے اس زہرناک کردار کو سامنے رکھے اور جس دین سے صلیبی اُس کا ناطہ توڑنا اور تعلق منقطع کرنا چاہتے ہیں' اُس دین کے ساتھ مضبوطی سے چمٹا رہے۔قرآن و سنت کی تعلیمات کو دانتوں سے پکڑے رہے، فرائض اور سنتوں سے غفلت تو کجا، مستحبات و نوافل کو بھی اپنے اوپر لازم کر لے۔احکام شریعت کی پابندی میں کسی قسم کی مداہنت، سستی اور تساہل کو راہ کی رکاوٹ نہ بننے دیں۔اللہ کے راستے میں صبر و استقامت کو اپنا شعار بنائیں، مغربی تہذیب کی چکاچوند سے کسی بھی موقع اور منزل پر متاثر نہ ہوں اور اس شیطانی تہذیب پر تین حرف بھیجیں۔ہوائے نفس کے غلاموں کی بندگی کی بجائے صحیح معنوں میں رب کائنات کی بندگی بجا لائیں۔

مغربی مکتبوں کی نئی روشنی' تیری تاریکیوں کا ازالہ نہیں

طاقِ دل میں اجالا اگر چاہیے تُو پرانے چراغوں سے ہی پیار کر

احسن تقویم اور اسفل سافلین کے درمیان معرکہ بپا ہے۔اس معرکے میں اپنا پورا وزن مجاہدین کے پلڑے میں ڈالیں، جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیں، مجاہدین کی معیت کو فخر گردانیں، یہی مجاہدین محسنین امت ہیں، انہی کے دم قدم سے آج صلیبی مغرب اپنی تمام تر دریدہ دہنیوں اور اسلام دشمن سازشوں کے باوجود ہر محاذ پر بری طرح پٹ رہا ہے۔جہاد و مجاہدین سے محبت کو عام کریں، مجاہدین کی نصرت و تائید کے میدان میں ہرگز پیچھے نہ ہٹیں۔امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضے کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اس کی بجا آوری میں اپنی صلاحیتوں کو کھپا دیں۔وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَوةَ وَيُطِيعُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَـئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّهُ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (سورہ التوبہ آیت 71) ''اور جو مومن مرد و مومن خواتین ہیں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں، وہ معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع فرمان رہتے ہیں، یہی ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازے گا، بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے''۔

مغرب کی اسلام دشمنی، دین بے زاری اور شعائر اسلام کی توہین و تضحیک ناقابل معافی جرائم ہیں۔اس صورت حال میں شریعتِ اسلامیہ کی رو سے شرق و غرب کے مسلمانوں پر فرض اولین ہے کہ وہ گستاخ مغرب سے ان ہرزہ سرائیوں کا پورا پورا بدلہ لیں۔مغربی ممالک کے معاشی اہداف کو نشانہ بنائیں، اُن کے عسکری مراکز کو ہدف بنائیں، اُن کے عوام و خواص پر ایسی تباہی مسلط کریں کہ وہ گستاخان نبیؐ پر اُن کے سنگین جرائم کی پاداش میں سخت ترین گرفت تصور کی جائے۔امت مسلمہ پر مسلط مغرب کے حواری اور غلام ''کلمہ گو'' حکمرانوں پر کاری سے کاری ضرب لگانے کے حوالے سے ذرہ برابر تامل و تساہل نہ برتیں۔یہی واحد راستہ اور ذریعہ ہے شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر پر اس حالت میں ملنے کا کہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے ہمیں دھتکار نہ دیں اور جب پوچھا جائے کہ ''میرے لیے کیا لائے ہو'' تو اپنا ریزہ ریزہ جسم اور کفار کی تباہی و بربادی کے مناظر کو دربار عالی میں پیش کیا جائے۔صرف اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کے وجہِ کریم کی خاطر اور جنت الخلد میں رفاقت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوسکتی ہے۔ورنہ اُس دن جو بھی تہی داماں حاضر کیا گیا اور اگر اُس سے پوچھ لیا گیا کہ ''میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت، میرے دین کی عزت اور میری کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری کس حد تک نبھا کر آئے ہو'' تو اُس وقت کی جوابدہی کے احساس سے راتوں کی نیندیں اور دن کا سکون تو غارت ہو ہی جانا چاہیے!!!

آخر میں معرکہ لندن کو سرانجام دینے والے امت کے بطل جلیل محمد صدیق شہیدؒ کی وصیت سے ایک اقتباس پیش خدمت ہے، یہ الفاظ اپنی تاثیر کے لحاظ سے عجیب بھی ہیں اور موجودہ صلیبی جنگ میں اپنے کردار کے تعین میں مددگار و معاون بھی!!!

''اے کافرو! تمہارے ووٹوں سے چنی گئی جمہوری حکومتیں، دنیا بھر میں میری امت پر، میرے لوگوں پر مسلسل وحشیانہ مظالم توڑ رہی ہیں۔چنانچہ تم لوگ ان سب جرائم کے براہ راست ذمہ دار ہو کیونکہ تم اب بھی انہی حکومتوں کے ساتھ کھڑے ہو۔بالکل اسی طرح میری بھی یہ براہ راست ذمہ داری بنتی ہے کہ میں تم سے اپنے مسلمان بہن بھائیوں کا انتقام لوں۔سن لو! جب تک ہمیں امن میسر نہیں آتا، ہم تمہیں اپنی کارروائیوں کا نشانہ بناتے رہیں گے اور جب تک تم میرے اہل ایمان بھائیوں پر مہلک گیسیں اور گولہ بارود برسانے اور انہیں جیلوں میں ڈال کر اذیت دینے سے باز نہیں آؤ گے' تو تم خواب میں بھی امن و سکون اور چین و آرام کا تصور نہیں کر سکتے۔ہم آج تمہارے خلاف حالت جنگ میں ہیں اور میری حیثیت اپنی امت کے دفاع میں لڑنے والے ایک مجاہد کی سی ہے۔ان شاء اللہ اب تمہیں بھی پتہ چل جائے گا کہ جنگ کسے کہتے ہیں''۔

☆☆☆☆☆

امریکا کی شکست کے لئے ایک عافیہ ہی کافی ہے!

سلسبیل مجاہد

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے کیس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ جس میں عافیہ صدیقی کو مجرم قرار دے دیا گیا، لیکن دراصل یہ فیصلہ امریکا نے خود اپنے خلاف سنایا ہے۔ وہ امریکی عدالت نہیں تھی دراصل فرعون کا وہ دربار تھا جس میں موسیٰؑ کی آواز کو اور حق کی دعوت کو دبانے کی کوشش کی گئی تھی اور انجام کار فرعون کی گردن اس وقت دبوچی جاتی ہے جب واپسی کا راستہ ممکن نہیں رہتا۔ وہ عدالت نہیں نمرود کا اعلان تھا جس میں حضرت ابراہیمؑ کو آگ کے آلاؤ میں ڈالنے کا فیصلہ سنایا گیا تھا پھر اللہ نے اسی آگ کو گلزار بنا دیا اور نمرود ایک چھوٹے سے مچھر کے ہاتھوں ہی مارا گیا۔ حضرت خباب بن ارتؓ سے لے کر حضرت بلالؓ اور آسیہ سے لے کر سمیہؓ تک وقت کے جابروں نے ایسے ہی مظالم ڈھائے ہیں اور وہی دراصل ان کی شکست کا اعلان ہوتا ہے۔ جو امریکی عدالت کے فیصلے کو عافیہ کی بے بسی سمجھتا ہے وہ غلطی پر ہے، یہ عافیہ کی نہیں امریکا کی بے بسی ہے، جو یہ سمجھتا ہے کہ عافیہ تھک گئی ہے، اس کا یہ اندازہ بھی غلط ہے، ظالم اپنے ظلم کے سارے حربے آزما کر تھکن کا شکار ہے اور جو یہ سمجھتا ہے کہ عافیہ سے اظہار ہمدردی کرنا چاہیے تو اس کو اس بات کا ادراک نہیں کہ فاتح کو تو مبارک باد دی جاتی ہے!!!

جس جیت کا اعلان اب ہونا ہے وہ عافیہ کے ماتھے پر لکھی ہے' عافیہ کا چہرہ ایک مظلوم کا سہی لیکن ایک فاتح کا چہرہ ہے ایک بہادر، جری بہن کا چہرہ ہے، جس نے اس دور میں حضرت سمیہؓ کی سنت کو زندہ کیا ہے۔ یہی بصیرت وادراک ہے جو صابر ماں کو ہو چکا ہے یہی وہ اعلان ہے جو آسمانوں میں ہو چکا ہے اور زمین میں عظیم ماں کے ذریعے کروایا گیا ''امریکا کا زوال شروع ہو چکا ہے''۔ یہی الفاظ اللہ نے عافیہ کی بہن فوزیہ صدیقی کی زبان سے ادا کروائے۔ آج اگر عافیہ کے حق میں فیصلہ آجاتا تو ساری دنیا میں امریکی انصاف کی واہ واہ ہو رہی ہوتی ایک چھوٹی سی جیت کے عوض لوگ عافیہ کو بھول جاتے، گوانتا نامو اور ابوغریب کے عقوبت خانوں میں ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو بھول جاتے اور اس ایک فیصلے کو امریکی انصاف کی مثال بنا کر ان مظلوم مجاہدین پر توڑے جانے والے مظالم کو امریکا کا حق قرار دیتے' دلیل بناتے کہ امریکا میں ناانصافی نہیں ہوتی۔ یہ الفاظ نہیں ایک حقیقت ہے اللہ نے عافیہ صدیقی کو عزیمت کی راہ کے لیے منتخب کر کے سرخروئی عطا فرما دی ہے۔ یہ امریکی عدالت کا فیصلہ نہیں ایک تاریخی معرکہ تھا۔ جہاں اناالحق کا اعلان ہو گیا، جہاں ظالم طاقت ور ہونے کے باوجود بے بس مظلوم سے خوف زدہ ہے۔ جہاں عدالتی پاگل پن اپنے عروج پر ہے اور باوقار ملزم باعزت ہو کر سرخرو ہو رہا تھا۔ حقیر عدالت، ذلت کی پستیوں میں گری جا رہی تھی۔ اس مصنوعی جیت پر عافیہ کے زخم خنداں زن ہیں۔

؎ تری جیت پر ہنستے ہیں میری مات کے زخم

یہ اس ملک کی عدالت کا فیصلہ ہے جو 9 برس قبل دنیا کی 40 سے زائد ممالک کی افواج کے ساتھ افغانستان فتح کرنے کا خواب لے کر آیا تھا۔ نو برس سے فتح کی تلاش میں ماری ماری پھرتی اس عالمی طاقت کے لیے اب فتح ایک سراب بن چکی ہے' جس کا تعاقب اس کو مزید تھکا مار رہا ہے۔ شکست کا کھلے دل سے اعتراف کرنا بھی بڑی اعلیٰ اخلاقی صفت ہے۔ امریکا تو بنیادی اخلاقی صفات سے بھی عاری ہے کجا کہ اُس سے اتنی بڑی اعلیٰ ظرفی کی امید رکھی جائے۔ لہٰذا شکست نے امریکا کو جنون میں مبتلا کر دیا ہے، اور ایسے باؤلے پن کی کیفیت سے دوچار کر دیا ہے جس میں پاگل کو زنجیروں سے باندھ کر رکھنا پڑتا ہے۔ پے در پے ہر محاذ پر ناکامی سے دوچار امریکا اپنی لرزتی، جھڑتی عمارت کو بچانے کے لئے بدمست ہاتھی کی طرح نئے نئے محاذ کھول کر اپنے لیے مزید مشکلات پیدا کر رہا ہے۔

یہ شکست خوردہ امریکا کی نفسیاتی کیفیت ہے جس کو شکست کا صدمہ برداشت کرنے کی سکت نہیں رہی اور شکست بھی ایسی جس میں عسکری ہو یا معاشی، سماجی ہو کہ اخلاقی غرض ہر محاذ پر کئی گنا کمزور مقابل ڈٹ کر کھڑا ہے اور وقت کا طاغوت اپنی ٹیکنالوجی اور ڈالر کی قوت کے باوجود چند مٹھی بھر لوگوں کے ہاتھوں یرغمال بنا ہوا ہے۔ ایسے میں عافیہ صدیقی کے مقدمے کا فیصلہ امریکا کے عدالتی نظام ہی کی شکست نہیں بلکہ امریکا کا اس جنگ میں فریق کے آگے ہتھیار ڈالنے کا اعلان ہے' ایک اعتراف شکست ہے۔ وہ شکست جو امریکا کے لئے نوشتہ دیوار بن چکی ہے، جس کا اعلان امریکی عدالت میں ہو چکا ہے۔ بس اب ایک اطلاع کا انتظار ہے جو امریکی ناکامی اور ہزیمت کی محض تصدیق ہوگی!!! ایک نہتی، کمزور اور بے بس عورت کے خلاف ایسا فیصلہ سنانا جس میں اس کے خلاف لگایا جانے والا ایک جرم بھی ثابت نہ ہو سکا امریکا کے خوفزدہ ہونے کی علامت ہے۔ اپنے انجام سے دوچار ہوتی یہ عالمی قوت ایک عورت سے اس وجہ سے خوف زدہ ہے کہ اس کے پاس سچ کی قوت ہے جس کو دبایا تو جا سکتا ہے لیکن جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

عافیہ کو اغوا کرنے والے بھی ''کلمہ گو مسلمان'' تھے اور ایک ماں کو اس کے تین بچوں کے

عافیہ آبروئے امت ہے اور اس کی عزت کی حفاظت ہم سے نہ ہو سکی۔ کیا ہم ان حکمرانوں، آمروں، جرنیلوں سے سوال کریں جن کے ہاتھوں سے ابھی تک جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے شہدا کے خون کی بو آتی ہے؟ جنھوں نے جامعہ حفصہ کی 1500 طالبات کو غائب کر کے اس بات سے یکسر انکار کر دیا کہ ایسا کچھ ہوا بھی ہے۔

ساتھ بیچنے والے بھی "کلمہ گو" تھے۔ عافیہ یہ بھی جانتی ہے کہ یہاں کوئی معتصم باللہ بھی نہیں جو ایک مسلمان عورت کی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لئے اپنی فوج بھیج کر عیسائی حاکم کو اپنے دربار میں حاضری پر مجبور کر دیتا ہے۔ عافیہ کو اس حکومت سے بھی کوئی امید نہیں کہ وہ قانونی، سیاسی اور سفارتی محاذوں پر عافیہ کا مقدمہ لڑے۔ عافیہ کا مقدمہ کائنات کے مالک کے ہاں درج ہو چکا ہے، عافیہ کو ادراک ہے کہ ڈالروں کے عوض اپنی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کے سودے کرنے والے حکمران اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے، عافیہ کو یہ خوش فہمی بھی نہ تھی کہ فیصلہ اس کے حق میں آئے گا جس کا اعلان بے غیرتی و بے حسی کی چلتی پھرتی تصویریں میڈیا کے ذریعے کرتی پھر رہی تھیں۔ عافیہ کے لئے یہ سب باتیں بے معنی ہو چکی ہیں۔ اللہ رب العزت ہی اس کے لئے کافی ہو گیا ہے۔ عافیہ اس باب کا عنوان ہے، جس میں ابوغریب جیل کی

جس جیت کا اعلان اب ہونا ہے وہ عافیہ کے ماتھے پر لکھی ہے، عافیہ کا چہرہ ایک مظلوم کا نہیں لیکن ایک فاتح کا چہرہ ہے ایک بہادر، جری بہن کا چہرہ ہے، جس نے اس دور میں حضرت سمیہؓ کی سنت کو زندہ کیا ہے۔ یہی بصیرت و ادراک ہے جو صابر ماں کو ہو چکا ہے یہی وہ اعلان ہے جو آسمانوں میں ہو چکا ہے اور زمین میں عظیم ماں کے ذریعے کروایا گیا "امریکا کا زوال شروع ہو چکا ہے"۔

نور اور فاطمہ سے لے کر "کلمہ گو حکمرانوں" کے سامنے کلمہ حق کہنے والے عرب و عجم کے پاک باز نفوس اور باگرام و گوانتانامو میں موجود ہزاروں ابطال امت، خواتین، بچے مظالم کی دردناک کہانیوں کو سینوں میں چھپائے دوسری دنیا پہنچ چکے ہیں۔ عافیہ اس کتاب کا سرورق ہے یہ کتاب جب کھلے گی تو آسمان تک لرز اٹھے گا۔ عافیہ آبروئے امت ہے اور اس کی عزت کی حفاظت ہم سے نہ ہو سکی۔ کیا ہم ان حکمرانوں، آمروں، جرنیلوں سے سوال کریں جن کے ہاتھوں سے ابھی تک جامعہ حفصہ اور لال مسجد کے شہدا کے خون کی بو آتی ہے؟ جنھوں نے جامعہ حفصہ کی 1500 طالبات کو غائب کر کے اس بات سے یکسر انکار کر دیا کہ ایسا کچھ ہوا بھی ہے۔ جہاں لاپتہ افراد کے لواحقین کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جاتا ہے کہ وہ زندہ درگور کر دیے گئے ہیں ان سے یہ توقع ہی عبث ہے۔

یہ وہ حکمران ہیں جن کے کان اب صرف "ڈومور" کی آوازیں سنتے ہیں ان کی آنکھیں صرف ڈالروں کی چمک سے ہی خیرہ ہوتی ہیں اور ان کے دل درد سے خالی ہیں۔ یہاں وہ ایوان ہیں جن کے نمائندگان عافیہ کے نام پر بحث کرتے ہیں اور ایک خاتون نمائندہ کہتی ہے کہ "عافیہ کے سلسلے میں جتنی بحث ہوئی وہ سب فضول ہے، یہاں ہر شہر ہر گاؤں میں ایک عافیہ ہے ان کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں؟" یہ وہ بے نقاب ہوتے چہرے ہیں جو منظر پر آہستہ آہستہ نمودار ہوتے جا رہے ہیں۔ اللہ کو ایسے لوگوں کے ذریعے عافیہ کی حمایت بھی منظور نہیں۔ یہ محروم لوگ ہیں، غم منانا ہے تو ان کی بدنصیبی کا غم منائیں، ماتم کرنا ہے تو ان لوگوں کا کریں جن کو عافیہ کے ذکر پر تکلیف ہوتی ہے۔ عافیہ کے عظمت و ہمت کے چرچے تو آسمانوں میں ہیں۔ عزیمت کے سفر میں ایک کمزور عورت نے جو کردار ادا کیا وہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ بن گیا ہے۔ عافیہ! تم تو حسینؓ قبیلے کی تو قیر ہو، تم تو قعر جہالت میں تنویر ہو، تم سنہرے حرفوں میں تحریر ہو!۔

ہم نے خیر منانی ہے تو اپنی خیر منائیں کہ جب ایک مسلمان عورت مظلوم و مجبور کر دی جائے اور کفار کے نرغے میں آ جائے تو چاروں مکاتب فکر کے متقدمین و متاخرین اکابر فقہائے کرام کے فتاویٰ کے مطابق جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔ سرخرو ہونے والوں کے لئے انعام ہے اور پیچھے رہ جانے والوں کا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوتا۔ فیصلے کے وقت گواہی دینے والوں کا نام لیا جاتا ہے۔ نمرودوں، فرعونوں، ابوجہلوں اور یزیدوں کے علم تھام کر ان کے لشکروں کا حصہ بننے والوں کے لئے صرف چھوٹا سا مچھر، دریائے قلزم محض دس ہزار کا لشکر اور ایک کربلا ہی کافی ہوتی ہے۔ میزان قائم ہو چکی ہے، لوگ چھٹ رہے ہیں، حمایت کرنے والے اور مخالفت کرنے والے، ساتھ دینے والے اور ساتھ چھوڑ جانے والے سچ کے ساتھی، جھوٹ کے ساتھی، تصویر کا صحیح رخ پیش کرنے والے اور تصویر کو مسخ کرنے والے، روشنی کے پروانے اور اندھیروں کے پجاری سب کچھ واضح ہے۔

الجھے ہوئے ذہنوں کے لئے کوئی دلیل کارآمد نہیں وہ ہمیشہ اسی انتظار میں رہیں گے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا، لیکن کیا واقعی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم شیطان اکبر کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی قوت مجتمع کر لیں؟ جب جامعہ حفصہ کے تحفظ کی سبیل کسی عوامی حمایت کی منتظر تھی جب اس بات کی ضرورت تھی کہ لوگوں کو سڑکوں پر لایا جاتا تو لوگ گفتگو کے دربار سجاتے رہے بعد میں آنسو بہانے والے بھی اگر اس وقت نکل آتے تو شاید کچھ عوامی دباؤ کا اثر نکلتا اور آج جب تقاضا مظاہروں سے بڑھ کر کردار ادا کرنے کا ہے، دشمن کو للکارنے کا ہے، محاذوں کو گرم کرنے کا ہے تو چند سو افراد کو سڑکوں پر لاکر مظاہروں کے ذریعے اپنے فریضے کی ادائیگی کا بوجھ اتارا جاتا ہے۔

؎ آہ! ناداں گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا

روزانہ کراچی سے 400 ٹرک پر سامان لاد کر اس صلیبی فوج کے حوالے کیا جاتا ہے جو کہ ہماری عزتوں کو تار تار کر رہے ہیں اور ایک بے بس بہن اپنی عافیہ کے لئے حکومت سے اپیل کرتی رہ جاتی ہے کہ "اگر صرف تین دن کے لئے نیٹو کے سپلائی لائن بند کر دی جائے تو آج عافیہ رہا ہو جائے"۔ لیکن اول و آخر پیٹ کے غلاموں کے لئے یہ عمل تو درکنار اس تصور سے بھی محروم ہیں کیوں کہ غلامی نے ان سے غیرت کی ہر علامت چھین لی ہے۔

غلامی کیا ہے؟ ذوقِ حسن زیبائی سے محرومی	جسے آزاد کہیں آزاد بندے ہے وہی زیبا
بھروسہ کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر	کہ دنیا میں فقط مردانِ حر کی آنکھ ہے بینا

افسوس کہ مردان حر کو دہشت گرد قرار دے کر ہم نے اپنے دوستوں کو دور اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست سمجھ کر اپنی قومی حمیت کا بھی جنازہ نکال دیا ہے رہی اسلامی حمیت تو وہ کبھی اس طبقے کے پاس تھی ہی نہیں!!!

☆☆☆☆☆

کہاں ہیں عافیہ کے بھائی ؟؟؟

طلحہ رحیم

کیا ہم کفار کی نقالی چھوڑ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کر سکیں گے؟ مغربی مکتب تو امت کے شاہینوں کو خاک بازی کا درس دے ہی رہے ہیں! کیا آج اقبالؒ کی وراثت کا امین، حرمتِ حرف کا پاس دار، کعبے کا حدی خواں' ان مذہبی راہ نماؤں کو بھی جھنجھوڑ سکے گا؟ کہ وہ اپنی بستیوں کو کرگسوں کا جہاں بنانے کی بجائے شاہینوں کا جہاں بنائیں! اپنے پیچھے چلنے والوں کو خاک بازی کا درس نہ دیں! خطرہ بھانپنے پر گلے پھاڑ کر (نعرے لگا کر) گھر سر پر اٹھا لینے والی مرغیوں کے ڈربے بنانے کی بجائے شیروں کی کچھار بنائیں! کیا آج کوئی کہہ سکے گا کہ غلاموں کی بصیرت قابل بھروسہ نہیں ہوتی؟ اقبالؒ نے واقعتاً حقیقت بیان کی تھی۔

؎ تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

یہود مدینہ نے مسلمان عورت کی آبرو کو ٹھیس پہنچائی تو سید الانس والجن (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بنفس نفیس لشکر کی قیادت کی اور یہود کو ذلیل ورسوا کر دیا! راجہ داہر نے ایسی جسارت کی تو محمد بن قاسمؒ نے اس کی قوت وہیبت توڑ کر ذلیل وخوار کر دیا! عموریہ کے رومیوں نے یہ ناپاک جرات کی تو معتصم نے ان کی سطوت وشوکت کو پامال کر کے رکھ دیا! لیکن جوں جوں امت کے مضبوط حصار میں کمزوریاں درآتی رہیں توں توں خوب وناخوب کے معیارات بدلتے گئے۔ چنانچہ حالت اتنی دگرگوں ہوگئی کہ نورا اور فاطمہ جیسی امت کی ہزاروں عفت مآب بیٹیاں صلیبی کتوں کی قید میں چلی گئیں اور ہمیں خبر بھی نہ ہوئی، عرب مجاہدین کی باپردہ، امت کی چنیدہ اور رب کی برگزیدہ خواتین پاکستانی آئی ایس آئی نے صلیبی امریکہ کو بیچ دیں لیکن ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ جامعہ حفصہ میں قال اللہ وقال الرسول سیکھنے ولی ہزاروں طالبات شہید اور قید کر دی گئیں پھر بھی ہمارے شب وروز کی مصروفیات پر کوئی فرق نہ پڑا، کفار کے ملک میں شعائر اسلام کی محافظ، عزیمت کی راہی مروا الشربینی شہید کر دی گئیں، ہم نے آہ بھی نہ بھری اور اب سات سال ہونے کو آ گئے اور ہم' کفر کے رنگ میں رنگنے سے بچ جانے والی عفت مآب بہن عافیہ صدیقی کے لیے چوراہوں میں کھڑے ہو کر کفار کی نقالی میں اپنی سیاسی، جمہوری اور مذہبی سیاسی دکان داری چمکا رہے ہیں لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے۔

حالت اتنی دگرگوں ہوگئی کہ نورا اور فاطمہ جیسی امت کی ہزاروں عفت مآب بیٹیاں صلیبی کتوں کی قید میں چلی گئیں اور ہمیں خبر بھی نہ ہوئی، عرب مجاہدین کی باپردہ، امت کی چنیدہ اور رب کی برگزیدہ خواتین پاکستانی آئی ایس آئی نے صلیبی امریکہ کو بیچ دیں لیکن ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔

اس سے تو بہتر تھا کہ ہم یہ کہہ کر گھر بیٹھ میں جاتے کہ ہاں عافیہ! اب امت کے اندر ابن قاسم اور معتصم جیسا سنت نبوی کو اہمیت دینے والا کوئی امتی باقی نہیں بچا، بجائے اس کے کہ چوراہوں، ریلیوں اور میڈیا پر اپنے بے سود نعروں، تجزیوں اور تبصروں کے ذریعے اپنی بہن کی عزت و ناموس کو مزید اچھالیں! کیا اپنی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کے بارے میں ہماری غیرت یہ تصور کر سکتی ہے کہ لوگ ہماری نظروں کے سامنے' اُن کی تصویریں' اُن کے ناموں کے پلے کارڈ اور بینر اٹھا کر جلسے جلوس نکالیں۔ تبصرے اور تجزیے کریں اور اپنی محفلوں کی گرمی کی خاطر ان کو موضوع سخن بنائیں......

آیئے! تصور کی آنکھ سے اس دور غلامی سے نکل کر اپنے اسلاف کی صحبت میں چلتے ہیں اور فقیہ امت، امام المجاہدین عبداللہ ابن مبارکؒ کے دل کی کیفیات پڑھتے ہیں تا کہ پتہ چلے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں سوچنے اور چلنے والے ہمارے اسلاف کے نزدیک استحکام، سالمیت اور سکون وقرار کے معیارات اور مفاہیم کیا تھے!

☆ کیف القرار و کیف یهدأ مسلم   والمسلمات مع العدو المعتدی

قرار کہاں ہے؟ اور ایک مسلمان پرسکون کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ مسلمان عورتیں سرکش دشمن کی قید میں ہیں۔

☆ الضاربات خدودهن برنه   الداعیات نبیهن محمدﷺ

جو چیخ وپکار کے ساتھ اپنے رخسار پیٹتی ہیں اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتی ہیں

☆ القائلات اذا خشین فضیحة   جهد المقاله لیتنا لم نولد

ذلت ورسوائی کے خوف سے وہ سخت ترین بات کہتی ہیں کہ اے کاش! ہم پیدا ہی نہ ہوئی ہوتیں!

☆ ماتستطیع وماله من حیلة   الاالتستر من اخیها بالید

نہ وہ طاقت رکھتی ہیں اور نہ ہی کوئی حیلہ کر سکتی ہیں سوائے اس بات کے کہ ہاتھ کے ساتھ اپنے بھائی سے پردہ کریں (سیر اعلام النبلاء 408/8)

☆☆☆☆☆

پاکستان سے صلیبیوں کے لیے ترسیلِ رسد اور اُس کا سدباب

عبدالہادی

افغانستان میں جاری موجودہ جہاد میں کفار کی چوکھٹ پر سجدہ ریز نظامِ پاکستان نے صلیبی اقوام کا ساتھ دیا۔ 2001ء میں پاکستان نے امارتِ اسلامی افغانستان کو ختم کرنے اور لاکھوں فرزندانِ توحید کا خون بہانے کے لیے اپنے فضائی اڈوں سے 57 ہزار پروازیں اُڑانے کی سہولت فراہم کی۔ اسی پر اکتفا نہیں بلکہ گزشتہ نو سالوں سے نظامِ پاکستان، صلیبی افواج کو زندہ رہنے کے اسباب مسلسل مہیا کر رہا ہے۔ اس جنگ میں رسد کی بروقت فراہمی پاکستان ہی کی وجہ سے ممکن ہو پا رہی ہے۔ کفار کی صفوں میں کھڑا رہنے کے لیے نظامِ پاکستان اپنا تن من دھن اس صلیبی جنگ میں جھونک کر اپنے ارتداد پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہا ہے۔

میدان جنگ میں جنگی رسد کی عدم فراہمی سے جنگوں کے پانسے پلٹا کرتے ہیں اور میدان جنگ کے نقشے تبدیل ہو جاتے ہیں۔ پاکستانی اور امریکی حکام کے مطابق اتحادی افواج کی ضروریات کا کم و بیش 80 سے 90 فی صد سامان پاکستان کے راستے افغانستان پہنچ رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی صورت امریکی و اتحادی افواج کو جنگی رسد کی فراہمی میں ایک ہفتہ تعطل بھی صلیبی افواج کے لیے وقتِ آخر ثابت ہو سکتا ہے۔ جنگی ضروریات میں آکسیجن کی طرح اہم، رسد کی ایک ہفتہ کی اس رکاوٹ کی بدولت تمام فضائی و زمینی آپریشن معطل ہوں گے، کہ ایندھن کے بغیر نہ گاڑیاں متحرک ہو سکتی ہیں اور نہ جہاز۔ اور رسد میں یہ تعطل یقینی طور پر اتحادی افواج کو خوراک کی عدم دستیابی پر بھوکے مرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ پاکستان کے راستے، رسد کی آمدورفت شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگست 2008ء میں کراچی میں گڈز ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال سے صلیبی افواج اس قدر متاثر ہوئیں کہ دو روز بعد ہی کٹھ پتلی پاکستانی حکومت نے امریکی دباؤ پر ٹرانسپورٹرز کے تمام مطالبات تسلیم کر کے ہڑتال ختم کروائی۔

صلیبی افواج کی جنگی رسد بحری راستے سے کراچی کی بندرگاہ پر پہنچتی ہے۔ بعد ازاں فوری ترسیل کے سامان کو کنٹینرز اور بھاری گاڑیوں کے ذریعے افغانستان منتقل کیا جاتا ہے۔ جبکہ باقی ماندہ سامان کراچی ہی میں مختلف مقامات پر سٹور کیا جاتا ہے۔ رسد کے کنٹینرز مندرجہ ذیل دو بڑے راستوں میں سے کوئی ایک اختیار کرتے ہیں۔

۱۔ کراچی سے قندھار

ماڑی پور اڈا سے براستہ حب، بیلا، خضدار، قلات، مستونگ، کوئٹہ، بوستان، قلعہ عبداللہ، چمن، قندھار

۲۔ کراچی سے کابل

ماڑی پور اڈا سے براستہ (انڈس ہائی وے) کوٹری، حیدر آباد، راجن پور، مظفر گڑھ، میانوالی، تلہ گنگ، فتح جنگ، پشاور، جمرود، لنڈی کوتل، طورخم، کابل۔

مؤخر الذکر راستے میں رسدی ٹرک اور کنٹینر مظفر گڑھ سے تین مختلف راستے استعمال کرتے ہیں۔

مظفر گڑھ تا پشاور براستہ میانوالی، چکوال، تلہ گنگ، فتح جنگ / ترنول، پشاور

مظفر گڑھ تا پشاور براستہ جھنگ، چینیوٹ پنڈی بھٹیاں انٹرچینج (موٹروے) تا پشاور

مظفر گڑھ تا پشاور براستہ چکوال، بلکسر انٹرچینج (موٹروے) تا پشاور

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بھارت کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت، بھارت سے پاکستان کے راستے صلیبی افواج کے لیے بسوں، خوراک اور دیگر اشیاء کی فراہمی کا ایک منصوبہ شروع کیا گیا۔ جس کے لیے سمندری راستے کے علاوہ، بھارت سے سیالکوٹ اور قصور سے پشاور، طورخم کا راستہ متعین کیے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔

جنگوں والے نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت روزِ اول ہی سے اہل کفر سے نبرد آزما چلی آ رہی ہے۔ پھر بھلا اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار، جنگی حکمت عملی اور دشمن پر تاک تاک کر ضربیں لگانا کیونکر بھول سکتے ہیں۔ اپنے مقصد حیات سے آشنا، مادی وسائل سے تہی دامن مجاہدین مخلصین نے سرزمین خراسان میں، کفار اور ان کے حواریوں پر اپنے حملوں سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ محض ایمان کی حلاوت کی بدولت بڑے بڑے سورماؤں سے ٹکرا کر انہیں پاش پاش کرنا جانتے ہیں۔ دین کے دشمنوں سے ان کے حملوں کو پسپا کرنے کے لیے دوبدو لڑائی ہو یا ان کے مورچوں پر دھاوا بولنا، اللہ کے شیروں نے محض اللہ کی مدد کے سہارے، ان کی ٹیکنالوجی کو مات دی ہے۔ مجاہدین فی سبیل اللہ، صلیبیوں کی رسد روکنے اور ان کی کمر توڑنے کے لیے مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔

مجاہدین نے افغانستان میں کم و بیش تمام اہم شاہراہوں اور راستوں پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے لشکرِ ابلیس کے قافلوں کی مختلف مقامات پر درگت بناتے ہوئے ان کی رسد کو کاٹنا شروع کیا ہے۔ اتحادی افواج کی رسدی لکیر کو کاٹنے کے کام میں مجاہدین کی طرف سے سال 2008ء میں اس قدر تیزی آئی کہ لشکر کفار نے خون آشام انجام سے بچنے کے لیے متبادل راستوں پر سوچنا شروع کر دیا۔ لیکن متبادل تمام راستوں پر اٹھنے والے اخراجات کے تخمینوں نے انہیں دن میں تارے دکھا دیے۔ الحمد للہ مجاہدین مکمل یکسوئی کے ساتھ دشمن کی فوج کے رسدی قافلوں پر نظر رکھنے، ان پر حملے کر کے ان کی جنگی ضروریات کی فراہمی میں تعطل ڈالنے اور انہی کی جنگی رسد کو غنیمت کر کے اپنی ضروریات پوری کر کے سنتِ اسلاف کو زندہ کیے ہوئے ہیں۔

ذیل میں مجاہدین فی سبیل اللہ کی جانب سے صلیبی افواج کی رسد پر کیے جانے والے مارچ 2008ء سے فروری 2010ء تک کے حملوں کا جائزہ پیش خدمت ہے۔ ان حملوں نے جہاں مجاہدین پر اللہ رب العزت کی غیبی نصرت کے مناظر عیاں کیے ہیں، وہیں اس راز سے پردہ ہٹا ہے کہ مجاہدین اس فرمان ربانی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے اہداف سے متعلق کس قدر یکسو ہیں۔

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ (التوبہ۔14) ان سے قتال کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں انہیں عذاب دے گا، انہیں ذلیل و رسوا کرے گا، تمہیں ان پر نصرت دے گا اور اہل ایمان کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا۔

ترسیل رسد براستہ کراچی تا بلوچستان:

☆اتحادی افواج کو رسد کی فراہمی میں سے تقریباً ایک چوتھائی حصہ جنوب میں ہائی وے این ۔25 کے راستے پہنچایا جاتا ہے۔

☆اس روٹ پر مجاہدین کی طرف سے حملوں میں سے نسبتاً بڑے حملے درج ذیل ہیں۔

......10 مارچ 2008ء کو سہراب گوٹھ کے قریب مجاہدین نے چار ٹرکوں کو گھیر لیا، ایک آئل ٹینکر کو آگ لگا دی اور بقیہ 3 ٹرکوں کا سامان غنیمت کرلیا۔

......17 دسمبر 2008ء کو مجاہدین نے صلیبیوں کو رسد فراہم کرنے والے ایک آئل ٹینکر پر حملہ کر کے 60 ہزار لیٹر پٹرول ضائع کر دیا۔

......10 جنوری 2009ء کو مجاہدین نے چمن بارڈر کے قریب ایک بیریئر پر قبضہ کرلیا۔ جس کی بدولت چار روز کے لیے اتحادی افواج کی رسد بند ہوگئی۔

......18 مارچ 2009ء کو موٹر سائیکل سوار دو مجاہدین نے صلیبی افواج کے لیے انجینئرنگ سامان لے جانے والے ٹرک پر دستی بموں سے حملہ کر دیا۔ حملہ اس قدر اچانک تھا کہ ٹرک کے عملے کو اپنے بچاؤ کا موقع بھی نہ مل سکا۔ ٹرک مکمل طور پر تباہ اور عملہ ہلاک ہوگیا۔

......2 جون 2009ء کو مجاہدین نے چمن بارڈر کے قریب ایک بائی پاس پر گھات لگا کر 3 کنٹینر تباہ کر دیے۔ بعدازاں مقامی پولیس سے فائرنگ کا تبادلہ ہوا جس کے نتیجے میں ایک پولیس افسر زخمی جبکہ دو سپاہی ہلاک ہوگئے ۔

......31 اگست 2009ء راکٹ بردار سرفروش مجاہدین نے بارڈر کے بالکل قریب صلیبی افواج کی رسد کے قافلے پر انتہائی منظّم حملہ کیا۔ قافلے کو چاروں اطراف سے گھیرتے ہوئے راکٹ داغے گئے جس کے نتیجے میں 25 کنٹینر، آئل ٹینکر تباہ ہوگئے جبکہ ٹریلرز پر موجود متعدد فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

......9 ستمبر 2009ء چار مجاہدین نے نیٹو کے 8 آئل ٹینکر اس وقت جلا دیے جب وہ افغان بارڈر سے اختر آباد کی طرف جارہے تھے۔ تمام ٹینکروں کا عملہ ٹینکروں کو جلتا چھوڑ کر بھاگ گیا۔

......20 نومبر 2009ء کو موٹر سائیکلوں پر سوار مجاہدین نے مستونگ شہر سے کچھ فاصلے پر ۲ ٹینکروں پر قبضہ کرلیا اور ڈرائیوروں سمیت عملے کو محفوظ مقامات کی طرف لے گئے۔

......24 نومبر 2009ء کو مجاہدین نے ضلع جعفر آباد میں شام کے وقت نیٹو کے 15 آئل ٹینکروں پر مشتمل قافلے پر دھاوا بول دیا۔ فائرنگ سے 4 ٹینکروں میں آگ لگ گئی۔ جس نے دیکھتے ہی دیکھتے باقی ماندہ ٹینکروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

......8 دسمبر 2009ء کو مجاہدین نے کنٹینر پر حملہ کر کے کنٹینر تباہ کر دیا۔

......30 دسمبر 2010ء سبی کے قریب تیل لے جانے والے دو ٹینکروں پر بم حملے ۔ایک ٹینکر تباہ اور ڈرائیور زخمی جبکہ دوسرے ٹینکر پر پھینکا جانے والا دستی بم پھٹ نہ سکا۔

......11 جنوری 2010ء کو مجاہدین نے خضدار کے قریب ایک ٹرالر کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا۔

......22 جنوری 2010ء کو کراچی کے علاقے سائٹ میں 3 کنٹینرز پر حملہ۔ انتظامیہ کی آمد سے قبل کنٹینرز میں آگ بھڑک اٹھی۔ جس سے ایک کنٹینر مکمل تباہ ہوگیا۔

......30 جنوری 2010ء علی مسجد کے قریب آئل ٹینکر تباہ۔ ٹینکر میں موجود 50 ہزار لٹر تیل ضائع ہوگیا۔

......4 فروری 2010ء مستونگ کے علاقے لک پاس کے قریب کنٹینر پر حملے میں کنٹینر تباہ اور ڈرائیور ہلاک ہوگیا۔

......10 فروری 2010ء چمن میں گڑنگ چیک پوسٹ کے قریب تیل لے جانے والے ٹینکرز پر حملہ کر کے ہزاروں لٹر تیل ضائع کر دیا گیا۔

......10 فروری 2010ء ماڑی پور سے روانہ ہونے والے ایک ٹرالر کو ناردن بائی پاس کے قریب عملہ سمیت اغوا کرلیا گیا۔ ٹرالر سے تمام سامان غنیمت کر لینے کے دو گھنٹوں بعد ڈرائیور / کلینر کو خالی ٹرالر کے ساتھ ایک ویران جگہ پر چھوڑ دیا گیا۔

......19 فروری 2010ء کو خضدار کے علاقے میں ریموٹ کنٹرول بم حملے سے کنٹینر تباہ

ترسیل رسد براستہ پشاور:

☆طاغوتی نظام پاکستان کے ذریعے، صلیبی افواج کے لیے رسد کی فراہمی کا یہ سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس راستے سے کل سپلائی کا 75 فی صد افغانستان بھیجا جاتا ہے۔ اس راستے پر مجاہدین کی طرف سے نسبتاً بڑے حملوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

......23 مارچ 2008ء کو مجاہدین نے طورخم بارڈر پر مختلف اطراف سے وقفے وقفے سے بھرپور حملے کیے۔ جس کے نتیجے میں 40 آئل ٹیکر تباہ ہوگئے۔ تیل کے تیز آلاؤ کی وجہ سے ٹینکروں کے عملے میں 50 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ آگ کو بجھانے میں 18 گھنٹوں سے بھی زیادہ وقت لگا۔

......10 نومبر 2008ء کو ساٹھ مجاہدین نے خیبر ٹنل کے قریب 13 کنٹینروں اور ایک امریکی ہموی گاڑی پر مشتمل رسد قافلے کو ایک فائر کیے بغیر اغوا کرلیا۔

......7 دسمبر 2008ء کو پشاور میں 200 سے 300 مجاہدین نے آر پی جی اور مشین گنوں کے ساتھ پورٹ لاجسٹک ٹرمینل پر حملہ کر دیا۔ مجاہدین نے پورٹ کے داخلی راستوں کو آر پی جی راکٹ فائر کر کے تباہ کیا اور اس کے بعد پورٹ میں موجود 220 کنٹینر اور 106 نیٹو گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔

......7 دسمبر 2008ء کو ہی پشاور میں مجاہدین نے الفیصل ٹرمینل پر حملہ کر کے 62 ہموی اور دیگر گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔

......11 دسمبر 2008ء کو پشاور میں شام کے وقت مجاہدین نے بلال ٹرمینل پر پٹرول بموں کے ذریعے حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں دو رسدی ٹرک تباہ ہوگئے۔

......11 دسمبر 2008ء کو ہی پشاور کے ورلڈ لاجسٹک ٹرمینل واقع پشتخرہ میں مجاہدین نے راکٹ فائر کر کے اتحادی فوج کو سپلائی کے 12 کنٹینر تباہ کر دیے۔

......13 دسمبر 2008ء کو رنگ روڈ پشاور میں بلال ٹرمینل پر مجاہدین نے آگ لگا دی۔ جس کے نتیجے میں 11 ٹرک اور 13 کنٹینر جل کر تباہ ہوگئے۔

......17 دسمبر 2008ء کو پشاور سے خیبر روٹ کی طرف جاتے ہوئے 150 گاڑیوں کے کانوائے پر مجاہدین نے آر پی جی راکٹوں سے حملہ کر دیا۔

......13 جنوری 2009ء مجاہدین نے پشاور میں نیٹو ٹرمینل پر حملہ کر کے ٹرمینل کو تباہ کر دیا۔

......3 مارچ 2009ء نیو پشاور میں مجاہدین نے اتحادی رسد کے روٹ پر واقع پل کو ریموٹ بم دھماکے سے اڑا دیا۔

......15 مارچ 2009ء پشاور میں 40 طالبان مجاہدین نے پاک افغان کنٹینر ٹرمینل پر گھات لگا کر اسے تباہ کر دیا۔

......16 مارچ 2009ء پشاور میں 50 سے 60 مجاہدین نے گھات لگا کر الفیصل ٹرمینل میں کھڑے 30 کنٹینرز اور گاڑیاں تباہ کر دی۔

......20 مارچ 2009ء کو لنڈی کوتل میں مجاہدین نے فرنٹیئر کور سیکیورٹی برائے اتحادی رسد پر 5 راکٹوں اور مشین گنوں سے حملہ آور ہو کر 10 سیکیورٹی اہل کاروں کو ہلاک اور 32 کو شدید زخمی کر دیا۔

......27 مارچ 2009ء کو مجاہدین نے خیبر ٹرمینل کے قریب ایک پل کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا۔

......27 مارچ 2009ء کو ہی 12 مجاہدین نے پشاور کے فرہاد ٹرمینل پر راکٹ فائر کر کے 12 کنٹینرز اور متعدد ٹرک تباہ کر دیے۔

......4 اپریل 2009ء کو مجاہدین نے پشاور میں واقع پورٹ لاجسٹکس سپلائی ٹرمینل پر آر پی جی راکٹوں سے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 9 گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ پولیس کے وہاں پہنچنے سے قبل مجاہدین محفوظ مقامات کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔

......10 مارچ 2009ء کو چمکنی کے علاقے میں مجاہدین نے نیٹو رسدی قافلے کے 6 کنٹینرز کے نیچے دھماکہ خیز مواد نصب کر دیا جس کے نتیجے میں تمام کنٹینرز تباہ ہو گئے۔

......12 اپریل 2009ء کو مجاہدین نے پشاور میں پاک افغان اور فضل ربی ٹرمینل پر حملہ کر کے 10 کنٹینرز کو آگ لگا دی۔ یاد رہے یہ کنٹینرز خود کار اسلحہ اور راکٹ پروپلڈ گرنیڈ (آر پی جی) سے بھرے ہوئے تھے۔ مجاہدین مقدور بھر اسلحہ غنیمت کرنے میں بھی کامیاب رہے۔

......23 اپریل 2009ء کو مجاہدین نے پشاور میں ایک ٹرمینل سے نکلنے والے رسدی قافلے پر حملہ کر کے 6 آئل ٹینکروں اور متعدد گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔

......17 جولائی 2009ء کو مجاہدین نے خیبر ایجنسی کے علاقے میں بارودی سرنگ بچھا کر نیٹو کے دو رسدی آئل ٹینکروں کو جلا دیا۔

......19 اگست 2009ء کو مجاہدین نے خیبر ایجنسی میں نیٹو کے لیے پٹرول لے جانے والے دو ٹینکروں کو اس وقت تباہ کر دیا جب وہ افغانستان کی سرحد میں داخل ہونے والے تھے۔

......9 اکتوبر 2009ء کو 20 مجاہدین نے اتحادی فوج کے لیے رسد لے جانے والے 6 ٹینکروں کو پشاور کے قریب تباہ کر دیا۔ مجاہدین نے یہ کارروائی پُو پھوٹنے سے قبل ایک ویرانے میں کی گئی۔

......25 نومبر 2009ء کو مجاہدین نے ایک گھات لگا کر نیٹو کی رسد لے جانے والے ایک ٹینکر کو تباہ کر دیا۔ مجاہدین نے پہلے ٹینکر کے عملے کو ٹینکر چھوڑ کر بھاگ جانے کا حکم دیا بعد ازاں ٹینکر پر پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔ جس سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

......30 جنوری 2010ء کو طورخم بارڈر سے 15 کلومیٹر دور ماروک کے مقام پر مجاہدین نے ناٹو کے لیے رسد لے جانے والے قافلے پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں آئل ٹینکروں کو آگ لگ گئی اور قافلے میں شامل کنٹینرز تباہ ہو گئے۔

......2 فروری 2010ء چمکنی میں رنگ روڈ پر اتحادی فوج کے تیل کے ٹینکر حملے میں تباہ۔

مجاہدین کی طرف سے گزشتہ دو سالوں میں اتحادی فوج کے رسدی قافلوں پر ہونے والے حملوں میں کفار کے ہونے والے نقصان کا تخمینہ حسب ذیل ہے۔ یاد رہے کہ کفار کے لیے انٹیلی جنس شیئرنگ کے اداروں' برطانوی تحقیقی ادارے ٹائم آن لائن، امریکی ادارے 'سٹرٹ فار گلوبل انٹیلی جنس'، ناٹو افواج کے شعبہ NAMSA، امریکی دفاعی تحقیقی ادارے رینڈ کارپوریشن اور کئی دیگر صلیبی مراکز دانش وفکر نے بھی کم وبیش انہی اعداد و شمار کا اعتراف اور تصدیق کی ہے۔

کفار کے ہونے والا نقصان:

تباہ کیے جانے والے آئل ٹینکر، کنٹینرز اور دیگر عسکری گاڑیاں (ہموی وغیرہ)۔ 1380

اغوا کیے جانے والے کنٹینرز، ٹرک وغیرہ.................................... 114

گزشتہ دو سالوں میں مجاہدین فی سبیل اللہ کی جانب سے صلیبی رسدی قافلوں پر ہونے والے مذکورہ بالا حملے دراصل وہ حقائق ہیں کہ جن کی تصدیق مغربی ذرائع ابلاغ اور ان کے غلام پاکستانی میڈیا اور خود صلیبی افواج نے بھی کی۔ ان حملوں کے علاوہ رسدی قافلوں پر حملوں کی ایک طویل فہرست ایسی بھی مرتب کی جاسکتی ہے کہ جن کو مغربی اور پاکستانی ذرائع ابلاغ نے صلیب کی 'محبت' اور اس کے در کی چاکری کے شوق میں عامتہ الناس پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔ اس سب کے باوجود کہ مجاہدین' تہی داماں ہیں، گولہ بارود کے انبار نہیں رکھتے، انہوں عصر حاضر کی کم وبیش تمام کفری اور الحادی قوموں کے اس صلیبی اتحاد اور اس کے سجدہ ریز مسلم سرزمین کے حکمرانوں کو ناکوں چنے چبوا دیے ہیں۔ اللہ رب العزت کی تائید غیبی سے' مومنانہ بصیرت رکھنے والے مجاہدین فی سبیل اللہ نے جنگی فہم وفراست کی وہ مثال قائم کی ہے کہ پورا عالمِ کفر لرزا بر اندام ہے۔ اور اللہ کے یہ شیر 'نحن انصار اللہ' کا علم بلند کیے یہی صدا لگا رہے ہیں کہ

پاکستانی اور امریکی حکام کے مطابق اتحادی افواج کی ضروریات کا کم و بیش 80 سے 90 فی صد سامان پاکستان کے راستے افغانستان پہنچ رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی صورت امریکی واتحادی افواج کو جنگی رسد کی فراہمی میں ایک ہفتہ تعطل بھی صلیبی افواج کے لیے وقتِ آخر ثابت ہوسکتا ہے۔

لوگ بیان دیتے ہیں

بول! کہ سب سچ ہے

اپنا 'جرم' ثابت ہے

جو کیا بہت کم تھا

صرف یہ ندامت ہے

کاش وقت لوٹ آئے

حق ادا ہوا کب ہے

یہ کرو اضافہ اب

جب تلک ہے، دم میں دم

پھر وہی کریں گے ہم، پھر وہی کریں گے ہم

☆☆☆☆☆

مسلمانوں کا خون بہانے میں ہم کفار سے زیادہ پیش پیش ہیں

موسیٰ محمد عثمانی

عصری صلیبی جنگ نے کفر و نفاق، اسلام اور مسلمان دشمنی کو چھپانے کے لیے اوڑھے جانے والے لبادوں کو تار تار کر دیا ہے۔ چنانچہ جب حالات کا منظر نامہ مجسم سوال بن کر گویا ہوا کہ

ے اُدھر ہے شیطاں اِدھر خدا ہے
بتاؤ تم کس کا ساتھ دو گے

تو حزب الرحمٰن کو چھوڑ کر حزب الشیطان کی طرف لپکنے والوں کے ''ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ'' کے منافقانہ نعرے کی قلعی بھی کھل گئی۔ اہل بصیرت کے نزدیک' کافر سپہ سالار اعظم (جنرل گریسی) کی سربراہی میں ترتیب و تشکیل پانے والی اس فوج کے ''روشن ماضی'' کی (گواہیوں) کی بدولت امریکی تابع داری کا فیصلہ کسی اچنبے کی بات نہیں تھی۔ ایسا کرنا تو ان کی خوئے غلامی کا اولین تقاضا تھا کیونکہ یہ اس شاہی ہندی فوج (Royal Indian army) کا تسلسل ہے جس کا اول و آخر مقصد مسلمانوں کا قتل عام ہے۔

''ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ'' کے نعرے کے باوجود پاکستانی فوج کے ''امرائے جہاد'' (جرنیلوں اور افسروں) کے ذاتی اور باہمی زندگی کے کرتوت اتنے سیاہ اور قبیح ہیں کہ ان کو مندرجہ ذیل مصرع کا مصداق بھی نہیں ٹھہرایا جا سکتا

ے چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

ان کی اصل حقیقت تو یہ قرآنی آیت ہی بیان کر سکتی ہے۔ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْض (ظلمتوں پر ظلمتیں ہیں)۔

دنیا بھر کے مسلمانوں پر عالمی کفر کی زیادتیوں کے بدلے میں جب مجاہدین نے نو گیارہ (9/11) کے مبارک حملے کیے اور طاقت کے نشے میں چور امریکہ بدمست ہاتھی کی طرح افغانستان پر حملہ آور ہوا تو ان حالات میں بلاد اسلامیہ کی حکومتوں اور افواج کے بارے میں اس کی بنائی گئی (Stick and Carrot) 'چھڑی اور گاجر' کی پالیسی میں سے پاکستانی فوج حکومت نے چھڑی بلکہ چھڑی کی دھمکی پر ہی غلام بے دام کی طرح عزت و آبرو سمیت سب کچھ گروی رکھ دیا۔ چنانچہ ''غیرت'' کو گھر سے رخصت کرنے کے بعد ہر منزل آسان ہو گئی۔

مسلمانوں کے ''محافظ'' (جو پہلے بھی محافظ نہیں تھے) سے ڈاکو اور دشمن بننے میں ایک فون کال کے چند منٹ لگے۔ چنانچہ اُس کے بعد Do more کی ڈانٹ کے ساتھ امریکی غلام پاکستانی فوج اپنے کفر میں روز بروز بڑھتی گئی۔ فوج کے اپنی کارگزاریوں کے اعتراف سے قبل نوید بٹ کی تحریر بعنوان The Fascist Army سے ایک اقتباس ملاحظہ کیجیے۔

''پاکستانی عوام اپنی مسلح افواج کے ہاتھوں مصائب کا شکار رہی ہے۔ قومی سطح پر ایک مافیا کی حیثیت رکھنے والے جرنیلوں کے گروہ نے آزاد پاکستان کے تصور کو گہنا دیا ہے۔ کیل کانٹے سے لیس یہ فوج ملک کے اسّی (80) فی صد وسائل پر قابض ہے۔ 1971 میں مشرقی پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تاریخ کے بدترین جرائم کا ارتکاب اور 30 لاکھ افراد کے قتل کا سبب بننے والی اس فوج نے انتہائی شرم ناک انداز میں ہتھیار ڈال دیے۔ 6 دہائیوں کے اندر یہ فوج ایک منظم جرائم پیشہ گروہ بن چکی ہے''۔ (www.thefascistarmy.org)

مسلمانوں کا خون بہانے میں کفار کی نسبت اس فوج کے پیش پیش ہونے کی جب بات کی جاتی ہے تو یہ کوئی بے دلیل دعویٰ ہرگز نہیں ہوتا بلکہ اس پر تو اسی ناپاک فوج کے سپہ سالاروں اور جرنیلوں کے فخریہ بیانات بھی دلالت ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

پرویز مشرف نے کہا تھا ''امریکہ ہم پر الزام لگاتا ہے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا، تو پھر کون ہے جو کر رہا ہے؟ ہم تو فرنٹ لائن پر دہشت گردی کے خلاف لڑ رہے ہیں اور سب سے زیادہ القاعدہ اور طالبان کے دہشت گردوں کو پکڑ اور مار رہے ہیں اور قربانیاں دے رہے ہیں''۔

ایک غیر ملکی ابلاغی ادارے کو انٹرویو دیتے ہوئے جنرل ناصر جنجوعہ نے کہا ''میں آپ سے بیان نہیں کر سکتا کہ ایک فوجی جرنیل کے لیے یہ بات کتنی پریشان کن ہے کہ جب ہم قربانیاں پیش کرتے ہیں تو لوگ انتہائی بے اعتنائی سے نظریں چرا لیتے ہیں۔ سوتیلے بھائی کا تصور تو ملتا ہے مگر یہ کبھی نہیں سنا کہ دوستی بھی آدھی، پونی کی جاتی ہے۔ ہم ایک اتحاد کا حصہ ہیں اور ہم اکٹھے مل کر دہشت گردی کے ایک عالمی تصور کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہم سب سے زیادہ نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ہم اپنا سب کچھ پیش کر چکے ہیں، ہم سب سے زیادہ گرفتاریاں کر چکے ہیں، کسی اور سے بھی بڑھ کر اور ہم یہ قربانیاں دنیا کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

(مغرب کا تاریک مستقبل، CD-2)

فوج کے تعلقات عامہ (ISPR) کی رپورٹ، جس میں اعداد و شمار پوری طرح درست نہیں ہیں، میں اعتراف کیا گیا ہے کہ تقریباً 22 ہزار افراد اب تک شہید ہو چکے ہیں۔

جنرل شجاع نواز نے کہا ''امریکی فوجی نے جتنے دہشت گرد افغانستان میں مارے ہیں ہم نے صرف سوات میں اس سے کہیں زیادہ دہشت گرد مارے ہیں۔''

(How to help Pakistan, by Shuja Nawaz, Dated 20 Oct, 09)

''ڈبل گیم کا الزام غلط ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہماری قربانیاں امریکا اور نیٹو سے زیادہ ہیں، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں 2 ہزار 273 افسر اور جوان شہید ہو چکے ہیں جبکہ 6 ہزار 512 جوان زخمی ہوئے۔ افسران میں ایک تھری سٹار جنرل، 2 ٹو سٹار جنرل، 5 بریگیڈیئر شامل ہیں۔ اس جنگ میں 73 انٹیلی جنس افسران پاکستان میں شہید ہو چکے ہیں جبکہ 11 افسران افغانستان میں شہید ہوئے جبکہ افغانستان میں 8 سال کے دوران اتحادی افواج کی 1582 ہلاکتیں ہوئیں''۔ (روزنامہ جنگ 3 فروری 2010ء)

اسی ضمن میں غیر ملکی ابلاغی ادارے "PBS" کی وڈیو ڈاکومنٹری ''Why Democracy'' کا ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

''دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اب (2008) تک 83,000 دہشت گرد گرفتاری اور تشدد کے عمل سے گزرے ہیں، جن میں سے صرف 7 فی صد کو امریکی فورسز نے براہ راست پکڑا ہے۔ باقی 93 فی صد لوگوں کو پاکستانی اور افغان فوج نے گرفتار کیا ہے''۔

امریکی صدر بش لال مسجد آپریشن کے بعد ان الفاظ میں اس بہیمانہ کارروائی کی توثیق و تحسین کرتا ہے ''پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں شدت پسندوں کے خلاف یہ آپریشن امریکی جنگ کا ہی ایک اہم محاذ تھا''۔

اس فاشسٹ اور دہشت گرد فوج نے پاکستان میں جو دہشت گردی کی اور افغانستان میں ہونے والی دہشت گردی میں جو تعاون کیا، اس کی ایک جھلک اختصار کے ساتھ ملاحظہ کیجیے۔

O اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک کے ساتھ شریعت کی خاطر الحاق کرنے والے قبائلیوں نے 1948 میں جب وانا کے اندر نفاذ شریعت کے مطالبے کے لیے جلوس نکالا تو رائل انڈین آرمی کے تسلسل کی کڑی' کا فرسپہ سالار کی سربراہی میں کام کرنے والی اس فوج نے جلسے پر بم باری کر کے سیکڑوں مسلمانوں کو شہید کر دیا۔

O تحریک ختم نبوت کے دوران قتل و غارت گری کی وارداتوں میں کئی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔

O 1971 میں مشرقی پاکستان میں مسلمانوں کا قتل عام کیا اور ہزاروں خواتین کی عصمت دری کی، یہاں تک کہ 13، 13 سال کی معصوم بچیوں نے بھی ان ناپاک فوجیوں کے بچوں کو جنم دیا۔

O جب بیروت میں فلسطینی مہاجر کیمپ پر بم باری کر کے ہزاروں فلسطینی مسلمان پناہ گزینوں کو شہید کر دیا گیا تو اُس وقت وہاں پر انچارج بریگیڈیئر ضیاءالحق (بعد کا صدر) تھا۔

O بلوچستان میں حالات کو موجودہ نہج پر لانے کا اصل محرک حقوق کی خاطر آواز اٹھانے والے بلوچوں کا اس فوج کے ہاتھوں قتل عام تھا۔

O 2001 میں جب صلیبی امریکہ نے امارت اسلامیہ افغانستان پر حملہ کرنا چاہا تو اس فوج نے مسلمانوں کو شہید کرنے کے لیے امریکہ کو زمینی، فضائی اور بحری اڈے فراہم کیے، جہاں سے پہلے ایک سال میں 57 ہزار فضائی حملے افغانستان پر کیے گئے۔ اس دوران میں سمندری حدود سے داغے جانے والے کیمیائی ہتھیاروں سے لیس میزائل علیحدہ ہیں۔

☆ پاکستانی فوج نے اپنے متعین کردہ اہداف پر امریکی جاسوس طیاروں سے اب تک 100 سے زاید حملے کروائے ہیں جن میں ایک ہزار سے زاید مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔

O لال مسجد میں اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والے علماوطلبا سمیت قال اللہ و قال الرسول سیکھنے والی ہزاروں طالبات اس ناپاک فوج نے شہید کر دیں جبکہ 1500 سے زاید طالبات غائب کر دیں گئیں جو کہ اب تک ان ناپاک فوجیوں کی قید میں صعوبتیں جھیل رہی ہیں۔

O اہل حق کو اگر بزور طاقت نہ دبایا جا سکے تو روز اول سے کفر و طاغوت کا آخری حربہ ان کو بدنام کرنے کا ہوتا ہے لہٰذا وزیر داخلہ رحمان ملک اپنے اس منصوبے ''ہم انتہا پسندوں کو تنہا کر دیں گے'' جس کا اظہار اس نے 22 اگست 2008 کو کیا تھا پورا کرنے کے لیے مجاہدین کو بدنام کرنے کے درپے ہے۔ اس کام میں اس کی مدد CIA اور Black Water کر رہی ہیں۔ جن کے ''تابناک'' ماضی کے بارے میں ایسے کئی شواہد موجود ہیں۔ لہٰذا ناپاک فوج نے امریکی اداروں کے ساتھ مل کر مجاہدین کو بدنام کرنے کے لیے مساجد، بازاروں اور چھوٹے بڑے عوامی اجتماعات پر دھماکے کروا کر ہزاروں مسلمانوں کو اب تک شہید کر دیا ہے۔

O مسلمانوں کا خون بہاتے رہنے کو ممکن بنانے کے لیے نیٹو افواج کے لیے 2001 سے تا حال روزانہ 400 ٹرالر اسلحہ، خوراک اور ایندھن لے کر کراچی سے طورخم بارڈر تک بحفاظت افغانستان پہنچائے جا رہے ہیں۔

O افغانستان پر صلیبی حملے کے بعد جب مجاہدین نے پاکستان کی طرف ہجرت کی اور پاکستان کے اہل ایمان نے ان کی مدد و نصرت کی تو اس فوج اور اس کے خفیہ اداروں نے اللہ کے ان اولیا پر زمین تنگ کرنے کی مقدور بھر کوشش کی۔ ہزاروں مجاہدین کو گرفتاری اور تعذیب و تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور بہت سوں کو شہید کر دیا گیا۔ تورا بورا کے قریب پاکستانی سرحد پار کر کے پناہ حاصل کرنے والے مجاہدین کی قبریں آج بھی اس بات پر گواہ ہیں۔

O اس سب پر بھی صلیبی غلام فوج کے کفری جذبے کو تسکین نہ ہوئی تو اس نے سال 2004 میں اپنے اسی ہزار (80,000) فوجیوں کو افغان سرحد سے ملحقہ علاقوں میں مسلمانوں کے قتل عام کے لیے تعینات کر دیا۔

O امریکی ایما پر سوات اور ملاکنڈ میں آپریشن کر کے لاکھوں مسلمانوں کو بے گھر اور ہزاروں کو شہید کر دیا۔

O حالیہ جنوبی وزیرستان آپریشن میں بھی ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔ آپریشن کے دوران کی گئی کارروائیوں میں امریکی B-52 طیارے اور ہمرز (امریکی فوجی گاڑیاں) بھی مسلمانوں کو مسلسل نشانہ بنا رہے ہیں۔

O اورکزئی، باجوڑ، خیبر ایجنسی میں بھی مدت سے جاری آپریشنوں میں اب تک ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔

O فوج کے تعلقات عامہ (ISPR) کی رپورٹ، جس میں اعداد و شمار پوری طرح درست نہیں ہیں، میں اعتراف کیا گیا ہے کہ تقریباً 22 ہزار افراد اب تک شہید ہو چکے ہیں۔

برسلز میں نیٹو ہیڈ کوارٹر میں غلام اشفاق کیانی کی بریفنگ کا خلاصہ یہ ہے کہ (بقیہ صفحہ 37 پر)

پرویز مشرف نے کہا تھا ''امریکہ ہم پر الزام لگاتا ہے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا، تو پھر کون ہے جو کر رہا ہے؟ ہم تو فرنٹ لائن پر دہشت گردی کے خلاف لڑ رہے ہیں اور سب سے زیادہ القاعدہ اور طالبان کے دہشت گردوں کو پکڑ اور مار رہے ہیں اور قربانیاں دے رہے ہیں''۔

''وطن کے شہیدوں'' کے استادوں کی ''شہادت''

خباب اسماعیل

3 فروری 2010ء کو ضلع دیر پائیں کی تحصیل بلام بٹ کے علاقے حاجی آباد کوٹ شاہ کے قریب 5 گاڑیوں پر مشتمل پاکستان کے سیکورٹی قافلے کو ایک زور دار بم دھماکے کی مدد سے اُڑا دیا گیا۔اس 'بزدلانہ' دھماکے کے نتیجے میں 'وطن' کے 5 'جاں باز' اپنے 3 امریکی 'استادوں' سمیت 'شہید' ہو گئے ۔ کچھ ذرائع کے مطابق 'شہید' ہونے والے امریکی استادوں کی تعداد 7 تھی ۔جن میں امریکی ادارے کے 4 ڈائریکٹر اوران کے محافظ 3 میرینز شامل تھے۔(یقین ہے جہنم کے دربان ان کی 'خدمت' کے لیے کمربستہ ہوں گے)۔'سرفروشی' کے اس مظاہرے میں 'پاک' فوج کے 'بہادر' کرنل ندیم اپنے 2 امریکی 'استادوں' سمیت شدید زخمی ہوگئے (اللہ سبحانہ انہیں بھی جلد اپنے پیروؤں سے جا ملنے کی 'سعادت' عطافرمائیں)۔دوسری جانب 'دہشت گردوں' کے ترجمان اعظم طارق نے واقعہ کی ذمہ داری قبول کرلی اور کہا کہ ہم نے پشاور بازار میں ہونے والے بم دھماکوں کے ذمہ داروں سے بدلہ لیا ہے۔

واقعہ کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ امریکی ادارے یوایس ایڈ نے پاکستانیوں کی 'فلاح' کے عظیم منصوبے 'لڑکیوں' کی 'خصوصی' تعلیم وتربیت کے لیے ملک کے دوسرے حصوں کی طرح سوات اور دیر کی عوام پر بھی 'اعتدال پسندی' اور 'روشن خیالی' کے روشن ابواب عیاں کرنے کے لیے 'تعلیمی' اداروں کے 'جال' بچھانے شروع کیے۔'وطن' کی تاریخ کے اس 'منحوس' دن پاک فوج کے 'جاں باز' 'اپنے' شیر دل' کرنل کی معیت میں اپنے استادوں کو ایک ایسے ہی تعلیمی ادارے کے افتتاح کے لیے لے کر جارہے تھے۔کہ 'وطن' کے 'دشمن' دہشت گردوں' نے بم دھماکہ کردیا۔جس کے نتیجے میں 'وطن عزیز' کے سچے ''خیرخواہ'' امریکی 'استادوں' کی ''شہادت'' ہوگئی۔

دیر میں پیش آمدہ یہ واقعہ امت مسلمہ سے وابستہ افراد کے لیے دعوتِ فکر ہے کہ وہ یہ سمجھیں، فکرو تدبر کریں اور جاننے کی کوشش کریں کہ...... اسلام کی سرزمینوں کے اقتدار پر کون سی قبیل کے لوگ مسلط ہیں؟ اللہ کی حاکمیت کے باغی اورشریعت کے انکاری' حکمران اور ان کے انتظامی ادارے 'صلیب کی چاکری اور خدمت میں کس قدر دور جاچکے ہیں؟ پاکستانی فوج کا ترجمان اس واقعے کے بعد ٹیلی ویژن پر آ کر کہتا ہے کہ اس واقع میں مرنے والے امریکی دراصل ایک رفاہی ادارے سے متعلق تھے۔اس واقعے کی خبر پاکستان کے سارے ذرائع ابلاغ نے اپنے بڑوں کی ہدایت کے عین مطابق جاری کی۔اس واقعے کی ترجمانی میں قومیت کے پرچارک ذرائع ابلاغ سے لے کر دینی صحافت کے نام نہاد علم برداروں تک 'سبھی 'اُن' کے در کے غلام بن کر سامنے آئے۔اس کے برعکس امریکی خبر رساں ادارے 'دی

پریس ایسوسی ایشن' اور 'نیویارک ٹائمز' نے اعتراف کیا کہ مرنے والے اور زخمی ہونے والے امریکی فوجی 'اس 100 رکنی فوجی تربیتی یونٹ (Military Training Unit) کا حصہ تھے جس کو 2008ء میں پاکستانی فوج اور ایف سی وغیرہ کو القاعدہ اور طالبان مجاہدین سے لڑنے کی تربیت دینے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ان فوجیوں کے مقاصد میں پاکستانی سیکورٹی اداروں کے افراد کی تربیت کے ساتھ ساتھ' ان مقامی لشکروں کو بھی عسکری تربیت اور جاسوسی امور کی مہارت سکھانا شامل تھا' جن کو مجاہدین سے لڑنے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔

سوات، دیر اور دیگر علاقوں میں سکولوں کی تباہی پر شور مچانے والوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے یہ ایک واقعہ ہی کافی ہونا چاہیے۔اسلام کی سرزمینوں میں سکول بنانے (خصوصاً بچیوں کے سکول)، مواصلات کے نظام کو جدت دینے اوران علاقوں میں تمدنی ترقی کو رواج دینے میں طاغوت کی غیر معمولی دلچسپی کی بنیادی وجہ ہے کہ مذکورہ عوامل' طاغوت اوراس کے نظام کو پنپنے اور پنجے گاڑنے میں مدد معاون ثابت ہوتے ہیں۔یہ حقیقت ہے کہ طاغوتی نظام تعلیم سے 'بہرہ مند' ہوئے افراد طاغوت اوراس کے نظام کا اثر قبول کرتے ہوئے اس کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے راہیں ہموار کرتے ہیں۔

2001ء میں امارت اسلامیہ افغانستان پر حملے کے وقت سے آج تک پاکستانی نظام' کفار کی خدمت اور جی حضوری میں سب کو پیچھے چھوڑے جارہا ہے۔جیکب آباد، پسنی، دالبندین اور کوئٹہ کے فضائی اڈوں کو امریکہ کے حوالے کرکے وہاں سے 57 ہزار پروازوں اور پھر پاکستان کو صلیبی فوج کی رسدی قافلوں کی گزرگاہ بنانے تک' گزشتہ نوسالوں میں نظام پاکستان نے ہر لمحہ اور ہر ساعت اہل اسلام کے سینے چھلنی ہی کیے ہیں۔

پاکستانی فوج کے کرنل اوراس سے اوپر درجے کے کم وبیش تمام افسران کی پروفائل میں مغربی ممالک خصوصاً امریکہ سے 'دہشت گردی' کے کورسز نمایاں تر ہوتے ہیں۔جن میں ان افسران کے اذہان وقلوب کو اسلام اور مسلمانوں سے متنفر کیا جاتا ہے۔جبکہ ڈالروں کے عوض 'خودفروشی' کے جرم کے مرتکب تو وہ پہلے ہی ہوتے ہیں۔

بلوچستان کا شمسی ایئر بیس عرصہ دراز سے ڈرون میزائل سسٹم کو کنٹرول کرنے کی مستقل جگہ ہے۔(یاد رہے نقشوں اور تصاویر کے ذریعے یہ راز فاش کرنے والے کرنل شاہد بشیر اور فضائیہ کے سابق اہل کار ندیم شاہ کا کورٹ مارشل ہو چکا ہے)۔ واقعہ تو یہ ہے کہ پاکستان' موجودہ صلیبی جنگ میں صلیبی ہرکارے کی صورت 'فرنٹ لائن اتحادی' بنتے ہوئے کفار کی صفوں کو مضبوط کرنے کی اپنی سعیٔ لاحاصل میں مصروف ہے۔تبھی تو سگِ امریکہ آرمی چیف کیانی 4 فروری کو صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ''پاکستان کے ساتھ ساتھ افغانستان میں بھی ہمارے فوجی 'شہید' ہوئے ہیں۔

اسلام کے خلاف' دنیا بھر کے کفار کی اس مشترکہ جنگ میں پاکستان اس قدر ملوث ہے کہ ہر قدم 'اُنہی' کی ہدایت پر اٹھایا جاتا ہے۔گزرتے ایام کے ساتھ اپنے پیچیدہ ہوتے کردار میں'

امریکی اور دیگر آقاؤں کی آمد پر ان کا استقبال اور ان کے احکامات کی تکمیل ہی پاکستان کا فرض اولین بن گیا ہے۔امریکی وائسرائے برائے پاکستان ہالبروک تو آئے روز اپنے ناپاک وجود کے ساتھ آن وارد ہوتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ کے ممبران کی ہالبروک سے 'ڈکٹیشن' لینے اور اس کی 'ڈانٹ سننے کی خبریں تو اب پاکستانی میڈیا پر بھی زبان زد عام ہیں۔قومی اسمبلی اور سینیٹ کے ارکان کو ٹریننگ کے نام پر بار بار امریکی سفارت خانے کی یاترا کرائی جاتی ہے۔جس میں بظاہر 'سفیر' اور حقیقتاً پاکستان کی لیڈی وائسرائے' ان ارکان کو آداب غلامی سکھاتی ہے(باعثِ تعجب یہ بھی ہے کہ نام نہاد دینی جماعتوں کے ممبران اسمبلی وسینٹ بھی سفارت خانے پر' کورنش' بجالانے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں)۔

قبائل اور اس سے ملحقہ علاقے کفار کی نظر میں اس قدر کھٹکتے ہیں کہ امریکی آرمی چیف مائیک مولن سے لے کر افغانستان میں امریکی فوج کے سربراہ میک کرسٹل تک سبھی' سوات اور ملاکنڈ ڈویژن کے کئی بار دورے کر چکے ہیں۔میران شاہ،وانا، باجوڑ اور طورخم میں امریکی فوجیوں کی موجودگی اب زبان زد عام ہے۔حال ہی میں باجوڑ میں جماعت اسلامی کے رہنما ہارون الرشید کا گھر تباہ کرنے والے فوجیوں میں امریکیوں کی موجودگی کا علاقے کے عوام اور خود ہارون الرشید نے بھی اظہار کیا ہے۔

دیر میں ہونے والے واقعہ سے یہ حقیقت مزید واضح ہوئی ہے کہ امریکہ نہ صرف پاکستانی فوج سے کام لے رہا ہے بلکہ ان کی نگرانی کے لیے خود بھی لمحہ بہ لمحہ اس کے ساتھ شریک ہے۔29 اکتوبر 2009ء کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے امریکی وزیر خارجہ ہیلری کہتی ہے کہ وزیرستان میں' ہمارے' فوجی بھی مارے گئے۔سرحد اور اسلام آباد کی پولیس کے افسران سے لے کر عام سپاہی تک کو امریکی فوجی' مجاہدین سے لڑنے کے لیے تربیت دے رہے ہیں۔سرحد پولیس کا سابقہ اور موجودہ آئی جی(محمد شریف اور ملک نوید) بارہا اس کا اعتراف کر چکے ہیں کہ ہمارے افسران امریکہ اور پاکستان میں امریکی فوجیوں کے زیر تربیت رہتے ہیں۔پاکستانی فوج کے کرنل اور اس سے اوپر درجے کے کم وبیش تمام افسران کی پروفائل میں مغربی ممالک خصوصاً امریکہ سے' دہشت گردی' کے کورسز نمایاں تر ہوتے ہیں۔جن میں ان افسران کے اذہان وقلوب کو اسلام اور مسلمانوں سے متنفر کیا جاتا ہے۔جبکہ ڈالروں کے عوض' خود فروشی' کے جرم کے مرتکب تو وہ پہلے ہی ہوتے ہیں۔یاد رہے فوج میں ان افسران کی ترقیوں کے' دیگر' (دیگر کی درست تشریح تو ان بدبختوں کی رنگین شامیں ہی کر سکتی ہیں) عوامل کے ساتھ ایک بڑی وجہ یہ کورسز بھی ہوتے ہیں۔قرآن نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَاؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۔

''اُن کے پاس دل تو ہیں لیکن وہ (حق بات) سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور اُن کی آنکھیں تو ہیں لیکن (ان آنکھوں میں حق کو دیکھنے کی صلاحیت و) بصارت نہیں ہے اور ان کے کان تو ہیں لیکن (حق کو) سنتے نہیں ہیں، یہ چوپائیوں کی مانند ہیں، بلکہ اُن سے بھی بدتر ہیں اور یہی غفلت میں (مدہوش ہوئے لوگ) ہیں''۔

ان تمام عوامل کو دیکھتے ہوئے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ نظامِ پاکستان (اربابِ حل وعقد اور اس کو چلانے والی انتظامی مشینری) طاغوت کی چوکھٹ پر سجدہ ریزی میں پیش پیش ہے۔اپنے آقاؤں کی خوشنودی اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے والا الحادی نظام دراصل چند ٹکوں کے لیے کبھی بھی اور کہیں بھی فروخت کے لیے دستیاب ہے۔اسلام نہ اس کا مسئلہ ہے اور نہ اس کے لیے سر درد۔ان کا اصل کردار پوری طرح بے نقاب ہو چکا ہے،اہل اسلام کے خلاف یہود ونصاریٰ کے لشکروں کے صفِ اول کے اتحادی' اب مضطرب بھی ہیں اور پریشان بھی! کہ اُن کے آقا اور استاد' انہیں بیچ منجدھار میں چھوڑ کر اپنی شیطانی تہذیب کی لاش کو کندھوں پر اٹھائے، ہانپتے کانپتے شکست وہزیمت کے سفر کے راہی بن رہے ہیں۔اب ان خائنین امت کا واسطہ اللہ کے اُن بندوں سے پڑنے والا ہے' جن پر 9 سال تک اِنہوں نے ظلم وتعدی اور جبر وتشدد کے نت نئے حربے آزمائے ہیں اور آگ وخون سے اُنہیں گزارا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: مسلمانوں کا خون بہانے میں ہم کفار سے زیادہ پیش پیش ہیں

O اس کے بعد پھر اسی غلام کی طرح رویہ اپنایا گیا کہ''اگر آقا غلام کے ذمے کسی جگہ سے متعلق کوئی کام لگائے تو غلام کام کو سرانجام دینے کے بعد آقا کو دعوت دیتا ہے کہ وہ وہاں آئے اور جائزہ لے کر کارکردگی کے بارے میں بتلا دے''۔یہی کچھ اس ناپاک فوج نے بھی کیا ہے اور حال ہی میں اشفاق کیانی نے امریکی مائیک مولن اور نیٹو کمانڈر میک کرسٹل کو سوات اور مالاکنڈ کا دورہ کروا کر مسلمانوں کا خون بہانے پر داد وتحسین حاصل کی۔چنانچہ ناپاک فوج کے کفار اصلی کی نسبت مسلمانوں کا خون بہانے میں پیش پیش ہونے پر ڈیوڈ پٹریاس نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ'' پاکستانی فوج کی کارکردگی پر رشک آتا ہے''۔

کچھ ہی دنوں بعد فوج کے تعلقات عامہ (ISPR) نے'' دہشت گردی'' کے خلاف جاری جنگ کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع کی جس میں تفصیلی طور پر یہ بتایا گیا کہ خوئے غلامی کے اسیروں نے حق نمک ادا کرنے کے لیے خون مسلم کو کس قدر ارزاں سمجھ لیا ہے۔اس رپورٹ کے مطابق'' نائن الیون کے بعد سے اب تک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اکیلی پاکستانی فوج کی قربانیاں اور جدوجہد تمام اتحادیوں سے کہیں زیادہ ہیں۔اس عرصے میں 21672 سویلین جاں بحق ہوئے جبکہ 17742 دہشت گرد مارے یا پکڑے گئے۔پاک افغان سرحد پر عالمی اتحادی افواج کی صرف 112 چیک پوسٹیں ہیں جبکہ پاکستانی فوج کی 821 چیک پوسٹیں ہیں۔پاک افغان سرحد پر ایک لاکھ 40 ہزار فوجی جوان دن رات دہشت گردوں کی روک تھام کے لیے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ اتحادی افواج کے صرف ایک لاکھ فوجی سرحد کے پاس موجود ہیں۔سرحد کے اس پار ہم نے بریگیڈ لیول کے 209 آپریشن کیے ہیں جبکہ اُس پار اتحادی افواج نے کل ملا کر 10 سے زیادہ بھی نہیں کیے۔میدان جنگ میں قیام کا سرحد کے اس پار پاکستانی فوج کا اوسطاً دورانیہ 26 ماہ ہے جبکہ سرحد کے دوسری طرف امریکی فوج کا 12 ماہ، جرمنی کا 6 ماہ اور فرانس کا 7.5 ماہ ہے''۔

مندرجہ بالا سطور میں اختصار کے ساتھ اس فوج کے کرتوت بیان کیے گئے ہیں جبکہ تفصیل تو بہت ہی طویل ہے۔اس کے باوجود وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے بے غیرتی اور کفر وارتداد کی انتہا کرتے ہوئے التجا کی'' امریکی اور اتحادی افواج کا مزید پانچ سال افغانستان میں (مسلمانوں کا قتل عام کرنے کے لیے) رہنا ضروری ہے''۔

☆☆☆☆☆

امریکہ انڈر اٹیک

رب نواز فاروقی

گیارہ ستمبر کے مبارک واقعات کے بعد جہاں امت مسلمہ میں سر اٹھا کر جینے کا حوصلہ پیدا ہوا وہیں کفر کا رعب بھی مسلمانوں کے دل و دماغ سے ختم ہونے لگا لیکن اس کے باوجود تین صدیوں کی غلامی میں رندھی ہوئی ذہنیت یہی راگ الاپتی رہی کہ "یہ کام سی آئی اے کی کارستانی ہے، یہودیوں نے یہ کام کروایا ہے، مسلمان تو اس کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے، امریکہ کا دفاعی نظام بہت مضبوط ہے" وغیرہ وغیرہ۔ لیکن محض اللہ کی نصرت سے اٹھنے والے مجاہدین نے مسلسل نو سالوں سے یہود و نصاریٰ کے ناک میں دم کر رکھا ہے اور اُن کا چودھری، امریکہ ہر سال ایسے واقعات کا سامنا کرتا ہے جس سے اُس کے دفاعی نظام اور ٹیکنالوجی کے بت کی قلعی کھل جاتی ہے۔ گو عالمی ذرائع ابلاغ میں اجارہ داری ہونے کے باعث اُن واقعات کی سنگینی کا اندازہ لوگوں کو ہونا ممکن نہیں ہو پاتا لیکن ماضی قریب کے ایسے واقعات کو چھپانا خود صلیبیوں کے لیے ممکن نہیں رہا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اللہ کے عذاب کے کوڑے بھی مختلف انداز میں امریکہ پر برسنا شروع ہوئے۔ الٰہی عذاب کے یہ کوڑے کہیں افغانستان و عراق میں مجاہدین کی کارروائیوں کی صورت میں صلیبیوں پر برسے اور کہیں خود امریکہ کے اندر ایسے واقعات کی صورت میں کہ جن کے نتیجے میں امریکہ کے "ناقابل رسائی ہدف" ہونے کے تاثر کو ہوا میں تحلیل کر دیا اور اہل بصارت پر امریکہ کے نظام باطل کی کمزوریاں خوب واضح ہو گئیں۔ امریکی 'سیکورٹی' کے غبارے سے ہوا نکل گئی اور ان واقعات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے امت مسلمہ کو یہ پیغام دیا کہ "اگر تم اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے، آسائشاتِ دنیا کو تج کر، اعلائے کلمۃ اللہ کا مقصد لیے، اپنے مظلوم و مقہور مسلمان بہن بھائیوں کا درد دل میں بسائے طاغوتِ اکبر کو سبق سکھانے میدان عمل میں نکلو گے تو میری مدد و نصرت کے محیر العقول مناظر دیکھو گے۔ اگر میں صلیبیوں کو صلیبیوں کے ہاتھوں ہی ذلیل کروا سکتا ہوں تو بھلا اپنے مخلص بندوں کی مدد کیوں نہ کروں گا؟"

پس امت مسلمہ کو ضرورت تو صرف اور صرف اپنے اندر حوصلہ پیدا کرنے اور جرات و عزیمت کی راہوں کو منتخب کرنے کی ہے۔ اُس کے بعد کے سارے مراحل میں اللہ تعالیٰ کی معیت کا حاصل ہونا کچھ بھی مشکل نہ ہوگا (ان شاء اللہ)۔ اور جن ابطال امت نے اس راستے کو اختیار کیا ہے وہ تو اپنی سر کی آنکھوں سے نصرتِ الٰہی کو اترتا دیکھ رہے ہیں اور کفار کے لشکروں کی ہزیمت اُنہیں واضح دکھائی دے رہی ہے۔ پس ہم امت مسلمہ کو یہ خوش خبری سناتے ہیں کہ امریکہ پر اللہ کے عذاب کے کوڑے مسلسل برس رہے ہیں۔ وہ وقت آن پہنچا ہے جب کفر و اسلام کا معرکہ اب خود امریکہ کے اندر لڑا جائے گا۔ اب امریکہ مزید کہیں حملہ کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا اور اس کی اپنی سرزمین اب صلیبیوں کا قبرستان بنے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ احساس مرعوبیت اور فکرِ مغلوبیت کے اسیروں کو بھی اب اس نہج پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ اب امت کے غلبے کا دور شروع ہو چکا ہے۔ یہ امت تو پیدا ہی بادشاہی کے لیے ہوئی اور اس کا دین تو آیا ہی حکمرانی کے لیے۔ اب امت کھوئی ہوئی عظمتِ رفتہ کو پا رہی ہے۔ اس لیے اب ہر کام اور ہر واقعے کے پس منظر میں امریکہ، سی آئی اے اور یہودیوں کو تلاش کرنے کی سعی لا حاصل ختم کریں۔ اب نوید و مسرت کا دور آیا ہی چاہتا ہے۔ محض اللہ کی نصرت اور مدد کے ساتھ ----اور وہ سب پر غالب ہے۔

ذیل میں ہم امریکہ کے اندر ماضی قریب میں ہونے والے ایسے واقعات کا ذکر کریں گے جن کی وجہ سے امریکہ کے سیکورٹی کے نظام کی قلعی کھل گئی۔ ان واقعات کے ذریعے امت کے نوجوانوں کو بھی یہی سبق حاصل کرنا ہے کہ

قدم گھروں سے نکالنے کا جواز تم کو بلا رہا ہے

20 فروری 2010 کو امریکی فوج کے پانچ اہل کار گرفتار کر لیے گئے۔ تفصیلات کے مطابق کرسمس سے قبل جنوبی کیرولینا میں فورٹ جیکسن کے مقام پر پانچ امریکی فوجیوں کو حراست میں لیا گیا تھا۔ انہیں کھانے میں زہر ملانے کی سازش کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ تفتیشی عمل سے وابستہ ایک شخص نے سی بی این نیوز کو بتایا کہ ان پانچ فوجیوں کا رابطہ واشنگٹن کے ان پانچ مسلمانوں سے رہا ہو گا جو کرسمس کے موقع پر امریکہ کے خلاف کارروائیوں کی تیاری کے سلسلے میں پاکستان گئے تھے۔ 17 فروری 2010 کو امریکی ریاست ٹیکساس میں ایک پائلٹ نے طیارہ ایف بی آئی کی عمارت سے ٹکرا دیا۔ 13 فروری 2010 کو امریکا کی الاباما یونیورسٹی میں ایک خاتون نے فائرنگ کر کے تین افراد کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ 7 فروری 2010 کو امریکی ریاست کنکٹی میں مڈل ٹاؤن میں واقع پاور پلانٹ میں زوردار دھماکے کے نتیجے میں 50 افراد ہلاک جبکہ 100 سے زاید زخمی ہو گئے۔ اس قدر سنگین واقعے سے متعلق تفصیلات جاننے کے لیے میڈیا کو کوریج کی اجازت نہ دی گئی اور "رات گئی بات گئی" والا رویہ اپنایا گیا۔ 20 جنوری 2010 کو امریکی ریاست ورجینیا میں نامعلوم شخص کی فائرنگ سے ہلاک افراد کی تعداد 8 ہو گئی ہے۔ 5 جنوری 2010 کو امریکی ریاست لاس ویگاس میں پولیس اور نامعلوم شخص کے درمیان فائرنگ کے تبادلے میں حملہ آور ہلاک جبکہ 2 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے ہیں۔

26 جنوری 2009 کو امریکہ میں نائٹ کلب کے باہر ایک نوجوان نے فائرنگ کر کے دو لڑکیوں کو ہلاک اور سات افراد کو زخمی کر دیا ہے۔ 4 اپریل 2009 کو امریکی ریاست نیویارک میں ایک مسلح شخص نے امیگریشن مرکز میں موجود درجنوں افراد کو یرغمال بنانے کے بعد 14 کو ہلاک کر دیا۔ 11 جون 2009 کو واشنگٹن کے ہولوکاسٹ میوزیم میں فائرنگ کر کے سیکورٹی گارڈ کو ہلاک کر دیا گیا۔ 11 نومبر 2009 امریکی ریاست اوریگن میں ایک شاپنگ مال میں مسلح شخص کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور دس افراد کو زخمی ہو گئے۔

6 نومبر 2009 کو امریکی فوج کے میجر، حسن نضال نے اپنے دو ساتھیوں سمیت امریکہ کے سب سے بڑے فوجی اڈے فورٹ ہڈ (واقع ٹیکساس) میں فائرنگ کر کے افغانستان روانہ ہونے والے 13 امریکی فوجیوں کو ہلاک اور 31 کو زخمی کر دیا۔ اس ایک واقعہ سے امریکہ کا نظام مملکت ہل کر

رہ گیا اور پورے امریکہ میں صفِ ماتم بچھ گئی۔ 6 نومبر 2009 کو ہی امریکہ کی ریاست فلوریڈا میں نامعلوم شخص کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اسی دن یعنی 7 نومبر 2009 کو امریکہ کے شہر اورلانڈو میں ایک شخص نے فائرنگ کر کے دو افراد کو ہلاک کر دیا۔ نومبر 2009 میں ہی امریکی ریاست اوریگان میں فائرنگ سے 2 افراد ہلاک ہو گئے۔ 30 نومبر 2009 کو واشنگٹن میں مسلح شخص نے امریکی فضائی اڈے کے قریب فائرنگ کر کے چار پولیس افسر ہلاک کر دیئے۔ واشنگٹن میں فائرنگ کا یہ واقعہ نواحی علاقے ٹاکوما میں میک کورڈ ایئر فورس بیس کے قریب کافی شاپ میں پیش آیا۔ 23 دسمبر 2009 کو فائرنگ میں چار امریکی پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔

15 جنوری 2008 کو امریکی ریاست کوالینوائے کی یونی ورسٹی میں مسلح شخص کی فائرنگ 4 افراد ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے۔ 9 فروری 2008 کو امریکی شہر لاس اینجلس میں مسلح شخص کی فائرنگ سے ریسکیو افسر سمیت 5 افراد ہلاک ہو گئے۔ 4 مارچ 2008 کو امریکی ریاست فلوریڈا میں ایک شخص نے ریسٹورنٹ میں گھس کر فائرنگ کر دی جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

25 مئی 2008 کو امریکی ریاست ایری زونا میں فائرنگ کے واقعہ میں 2 افراد ہلاک جبکہ 5 زخمی ہو گئے۔ 30 جون کو 2008 امریکی ریاست ایری زونا میں دو ہیلی کاپٹروں کے ٹکرانے سے 7 افراد ہلاک جبکہ 3 شدید زخمی ہو گئے۔ 15 نومبر 2008 کو امریکہ میں فائرنگ کے دو مختلف واقعات میں 5 افراد ہلاک ہو گئے۔ 13 فروری 2007 کو امریکہ میں فائرنگ کے دو واقعات میں حملہ آوروں سمیت دس افراد ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ امریکی شہر سالٹ لیک سٹی میں ایک مسلح شخص نے شاپنگ سینٹر میں فائرنگ کر کے پانچ افراد کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ امریکی ریاست فلاڈلفیا میں دفتری عمارت میں ایک شخص نے فائرنگ کر کے 3 افراد کو ہلاک کر دیا۔ اپریل 2007 میں ورجنیا ٹیک یونیورسٹی میں ایک شخص نے بتیس لوگ مار دیے۔ 15 نومبر 2007 کو امریکی ریاست فلوریڈا میں مختلف مقامات پر فائرنگ سے دو بچوں سمیت پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ 6 دسمبر 2007 امریکہ کی وسط مغربی ریاست نبراسکا کے شہر اوماہا کے ایک خریداری کے مرکز میں ایک نوجوان نے 9 افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ اس واقعے میں پانچ افراد زخمی ہوئے جن میں سے دو کی حالت تشویش ناک ہے۔

25 مئی 2006 کو واشنگٹن ڈی سی میں امریکی پارلیمان کی عمارت کیپٹل ہل کے 'ریبرن ہاؤس' اس وقت مبینہ فائرنگ کی آواز وقت سنی گئی جب عمارت میں امریکی ایوان نمائندگان کی انٹیلی جنس کمیٹی کے اراکین ایک جریدے کنٹری میگزین کے ایڈیٹر گیبریئل شان فیلڈ کی گواہی سن رہے تھے۔ لیکن میڈیا میں اس واقعے کے متعلق کسی قسم کی مزید تفصیلات مہیا نہیں کی گئیں، گویا ''کچھ ہوا ہی نہیں'' کے مصداق تمام معلومات کو دبا لیا گیا۔ 9 جولائی 2006 کو امریکہ میں ایک امریکی مسلمان نے جیوش سنٹر میں اندھا دھند فائرنگ کر کے ایک یہودی کو ہلاک جبکہ پانچ کو شدید زخمی کر دیا۔ یہ واقعہ سیکٹل کے علاقے میں پیش آیا جہاں ایک مسلح شخص سکیورٹی اقدامات کو توڑتا ہوا جیوش فیڈریشن آف گریٹر سیکٹل میں داخل ہو گیا اور اس نے وہاں موجود یہودیوں پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ایک یہودی عورت موقع پر ہلاک جبکہ پانچ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ مارچ 2005 میں امریکی ریاست مِنی سوٹا میں ایک لڑکے نے نو لوگوں کو مار کر خودکشی کر لی۔

ہم امت مسلمہ کو یہ خوش خبری سناتے ہیں کہ امریکہ پر اللہ کے عذاب کے کوڑے مسلسل برس رہے ہیں۔ وہ وقت آن پہنچا ہے جب کفر و اسلام کا معرکہ اب خود امریکہ کے اندر لڑا جائے گا۔ اب امریکہ مزید کہیں حملہ کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا اور اس کی اپنی سرزمین اب صلیبیوں کا قبرستان بنے گی۔

تاتاریوں کے دورِ دہشت کے عروج پر مسلمانوں کے دل و دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ تاتاری ناقابلِ شکست ہیں اور اُنہیں کسی بھی حال میں میدانِ جنگ میں شکست نہیں دی جا سکتی۔ لیکن اُس وقت امام ابن تیمیہؒ نے اپنے قلم و شمشیر سے تاتاریوں کا یہ سحر توڑا۔ ستمبر 2001 سے پہلے امریکہ کے بارے میں بھی پوری دنیا میں بالعموم اور امت مسلمہ کے ذہنوں میں بالخصوص یہ بات بیٹھی ہوئی تھی کہ عسکری میدان میں امریکہ کو کبھی بھی نیچا نہیں دکھایا جا سکتا۔ یہی مرعوب و مغلوب اذہان تھے جو دن رات مسلمانوں کو یہ پڑھایا کرتے تھے کہ ''پہاڑ کے ساتھ سر ٹکرانے سے اس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا کہ اپنا سر پھوڑ لیا جائے۔ امریکی عسکری قوت ایک پہاڑ کی مانند ہے اور اُس کے مقابل ہماری حیثیت کنکروں اور پتھروں سے زاید کچھ نہیں''۔ لیکن اللہ کے کچھ بندے اٹھے اور گیارہ ستمبر کے معرکے کے نتیجے میں امریکہ کے چہرے پر ایسی شکست چسپاں کر دی جس کا داغ رہتی دنیا تک اُس کے کریہہ چہرے سے نہیں دھویا جا سکے گا (اللہ تعالیٰ اُن شہدا کو اپنی کروڑوں رحمتوں سے نوازے، آمین)۔

متذکرہ بالا واقعات پر غور و تدبر کیا جائے تو یہ حقیقت بالکل واضح نظر آتی ہے کہ امریکہ کے سیکورٹی نظام کا جو رعب و دبدبہ ذہنوں میں قائم ہے وہ محض ہوّا ہے۔ امریکی عوام و خواص کس قدر بزدل اور تھڑ دلے ہیں اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ نائن الیون کی آٹھویں برسی کے موقع پر پینٹا گون میں ہونیوالی تقریب کے دوران قریبی دریا میں ہونے والی فائرنگ سے شدید خوف و ہراس پھیل گیا اور ہر طرف ہراساں و ترساں چہرے نظر آنے لگے۔ امریکی صدر براک اوباما بھی اس تقریب میں شریک تھا۔ امریکی اہلکاروں نے کہا ہے کہ فائرنگ کا واقعہ قریبی دریا پوٹیمک میں کوسٹ گارڈ کی مشقوں کے دوران پیش آیا۔

اب یہ امت مسلمہ کے ہر فرد کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایسی بزدل قوم سے مرعوب ہونے کی بجائے اُسے اُس کے کرتوتوں کی سزا دینے کی ٹھان لی جائے اور امریکہ کے اندر اور باہر اُس کے مفادات پر کاری سے کاری ضربیں لگائی جائیں۔ نوجوانانِ اسلام کو یہ نوشتۂ دیوار پڑھ لینا چاہیے کہ

؎ وہ عالم پیر مر رہا ہے

☆☆☆☆☆

افغان طالبان کی پاکستان سے گرفتاریاں

عبدالحمید محسن

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عالم تکوینیات میں رب العالمین کی حکمت یہ ہے کہ حق و باطل کا معرکہ بالکل واضح اور شفاف طور پر نگاہوں کے سامنے آجائے اور اس کا کوئی گوشہ بھی مبہم اور پوشیدہ نہ رہے۔ ڈالری دانش وروں نے اپنے تئیں سر توڑ کوشش کی کہ افغان طالبان، پاکستانی طالبان اور القاعدہ کو الگ الگ کر دکھایا جائے اور اس کنفیوژن کو عام کیا جائے کہ امریکی فوج اور پاکستانی فوج دو جدا جدا چیزیں ہیں۔ لیکن قدرت گا ہے گا ہے اُن کے اس مکر کو خود اُن کے ممدوحین کے ہاتھوں سے ہی توڑ دیتی ہے۔ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيفاً (سورہ النساء: آیت 76) ''بے شک شیطان کی چالیں بہت کمزور ہیں''۔

ملا عبدالسلام ضعیف، ملا عبیداللہ اخوند اور ملا منصور داداللہ کے بعد اب ملا برادر (ملا عبدالغنی)، ملا عبدالسلام، ملا میر محمد کی آئی ایس آئی اور امریکی سی آئی اے کے مشترکہ ''آپریشن'' میں گرفتاریاں اس حقیقت کو مزید واضح کر رہی ہیں کہ آئی ایس آئی سمیت پاکستانی فوج اور پورا نظام حکومت امریکی چاکری میں پیش پیش ہے اور اسلام سے تعلق رکھنے ''انتہا پسندوں'' کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور صرف کر رہا ہے۔

اس نظام کے پاسبانوں کو افغان طالبان سے کسی قسم کی کوئی ہمدردی نہیں، وہ صرف اور صرف اپنے پیٹ کے ہمدرد ہیں۔ ڈالرز وصول کرنا کل بھی ان کا مشن تھا اور آج بھی ہے۔ فیکٹریاں اور پلاٹ کل بھی اُن کی دلچسپی کے محور تھے اور آج بھی۔ گذشتہ دوسو سالوں سے ان غلامانِ کافراں کا سلسلہ نسب یہی بتاتا ہے۔

ملا برادر 1968ء میں اورزگان کے دہ راہود ضلع میں پیدا ہوئے۔ درانی پشتون ہیں اور پوپلزئی قبیلہ سے تعلق ہے۔ پوپلزئی قبیلہ کے افراد بلوچستان میں بھی کثرت سے آباد ہیں۔ کرزئی کا تعلق بھی اسی قبیلے سے ہے۔ ملا برادر روس کے خلاف جہاد کے دوران میں مجاہدین کی اگلی صفوں میں رہے۔ وار لارڈز کے ظلم و ستم اور سابق جہادی کمانڈروں کی ہوس اقتدار کی نذر ہو جانے والے افغان معاشرے میں تحریک طالبان شریعت کے نفاذ اور بالا دستی، امن و امان، سکون و راحت کا پیغام لے کر اٹھی۔ ملا برادر اس تحریک میں امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کے اولین ساتھیوں میں سے ہیں، ہرات کے گورنر بھی رہے۔ 1998 میں بامیان پر تعارض کے دوران ملا برادر ہی مجاہدین کے امیر تھے۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق (ملا عبدالغنی) ملا برادر کو مدرسہ خدام القرآن کراچی سے (45 کلومیٹر دور نوری آباد کے تھانے لونیکوٹ) 8 فروری 2010 کو آئی ایس آئی اور امریکی سی آئی اے نے مشترکہ آپریشن میں گرفتار کیا، جس کی تصدیق بعد ازاں طالبان نمائندے ذبیح اللہ مجاہد نے بھی کی۔

گرفتاری کی خبر نیو یارک ٹائمز نے سب سے پہلے دی۔ جس کا کہنا تھا کہ ''ہمیں جنوری میں ہی معلوم تھا مگر وائٹ ہاؤس کے کہنے پر ہم نے اس خبر کو شائع نہیں کیا''۔ یعنی ملا برادر کی گرفتاری بہت دن پہلے عمل میں آچکی تھی۔ حسب روایت گرفتاری کو تاخیر سے ظاہر کیا گیا۔ یہاں تک کہ نیو یارک ٹائمز میں خبر شائع ہونے کے بعد پاکستانی وزیر خارجہ نے متذکرہ بالا خبر پر یوں تبصرہ کیا ''جو کچھ میڈیا میں آجائے وہ ''الہامی'' نہیں ہوتا''۔

نیو یارک ٹائمز نے ہی کہا کہ ''اکوڑہ خٹک سے ملا عبدالسلام اور ملا میر محمد کو گرفتار کیا گیا لیکن پاکستان حکام نے اپنی روایتی مکر بازی اور جھوٹ کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ان کی گرفتاری فیصل آباد سے قرار دی۔ ملا عبدالسلام کا تعلق قندوز اور ملا میر محمد کا تعلق بغلان سے ہے اور وہ طالبان کی طرف سے اس وقت بھی ان ولایتوں (صوبوں) کے گورنرز ہیں۔ 22 فروری 2010ء کو طالبان کے ایک اور راہ نما مولوی کبیر کو نوشہرہ سے گرفتار کرنے کا امریکہ نے دعویٰ کیا۔ مولوی کبیر امریکہ کو طالبان سے تعلق رکھنے والے 10 انتہائی مطلوب افراد میں شامل ہیں۔ وہ افغان صوبے ننگر ہار کے گورنر رہے ہیں۔ لیکن امارتِ اسلامی افغانستان کے ترجمان نے اس خبر کو جھوٹ اور من گھڑت قرار دیتے ہوئے کہا کہ آپریشن مشترک میں اپنی شکست کو چھپانے کے لیے ایسی افواہیں اڑائی جا رہی ہیں۔

16 فروری کو پاکستانی وزیر داخلہ شیطان ملک نے خود تسلیم کیا کہ ''امریکہ کے ساتھ اس سلسلے میں خفیہ معلومات کا تبادلہ کیا تھا''۔ 20 فروری کو شیطان ملک نے کہا ''ملا برادر سمیت کوئی جنگ جو امریکہ کے حوالے نہیں کریں گے''۔ اس بیان کے محض 2 دن بعد جب ''صاحب بہادر'' کی طرف سے ڈانٹ ڈپٹ پلائی گئی تو یہی شیطان ملک یوں گویا ہوا ''امریکہ نے ملا برادر کو حوالے کرنے کی درخواست کی تو جائزہ لیں گے''۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان رابرٹ گبز نے کہا کہ ''ملا برادر کی گرفتاری اسلامی انتہا پسندی کے خلاف امریکہ اور پاکستان کے اتحاد کی ایک بڑی کامیابی ہے''۔ (روزنامہ جنگ 17 فروری)

پاکستان کے امریکہ نواز حلقوں کی طرف سے یہ بات بڑی شدومد کے ساتھ کی جا رہی ہے کہ ملا برادر کی گرفتاری کو مذاکرات کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جبکہ آئی ایس آئی کے دانش سے دور ''دانش وروں'' کا یہ خیال ہے کہ اس گرفتاری سے پاکستان طالبان کو بلیک میل کر کے افغانستان میں اپنا حصہ وصول کرے گا۔ امریکہ کی اس قدر چاکری کے بعد بھی نیو یارک ٹائمز لکھتا ہے کہ ''پاکستانی حکام کو یہ اندازہ ہی نہیں تھا کہ ملا برادر جیسا اہم شخص بھی یہاں ہو سکتا ہے اور یہ سب حادثاتی طور پر ہو گیا، اس لیے آئی ایس آئی نے دو ہفتوں تک ملا برادر سے تفتیش نہ ہونے دی''۔

ان تمام حالات و واقعات نے پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کے کردار کے حوالے سے بعض سادہ لوح اور بعض ''شاطر'' افراد اور گروہوں کے شکوک و ابہام کے پردوں کو مکمل طور پر چاک کر دیا ہے۔ افغان طالبان راہ نماؤں کی یکے بعد گرفتاریوں سے آئی ایس آئی کے ایجنٹ دانش وروں اور قلم کاروں کا پھیلایا مخمصہ بالآخر دور ہو گیا کہ افغان طالبان کے ساتھ ہماری کوئی دشمنی نہیں اور یہ کہ ہم اور وہ آپس میں جنگ کے قطعاً حامی نہیں ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ فوج اور نظام روزِ اول سے پوری دل جمعی کے ساتھ ''نوکر کیہ تے نخرا کیہ'' کے پروگرام پر عمل پیرا ہے اور اپنی خدمت گزاری کے ذریعے اپنے 'مالکوں' کے دل میں قدر و منزلت پیدا کرنے کے لیے اُن کے حضور آئے روز کچھ نہ کچھ ''نذرانے'' پیش کرتا رہتا ہیں۔

(بقیہ صفحہ 52 پر)

پاکستان میں نفاذ اسلام کے داعیان سے چند سوالات

محمد لوط خراسانی

(اس تحریر کا مقصد کوئی شرعی فتویٰ لگانا نہیں بلکہ ان سادہ لوح اور مخلص مسلمانوں کو دعوت فکر دینا ہے جو اس نظام کے تحت اپنی صلاحیتوں اور وقت کو لاحاصل جدوجہد میں ضائع کر رہے ہیں)

پاکستان میں نفاذِ اسلام کے داعیان پر ایک تنقید تو سیکولر طبقے اور لبرل فاشسٹوں کی طرف سے کی جاتی ہے کیونکہ ان کے نزدیک پاکستان کو ایک لادین ریاست (secular state) بنانے کا خواب دیکھا گیا تھا نہ کہ مذہبی ریاست بنانے کا۔ یہ طبقہ دوران تنقید سونے اور کھوٹ کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اور اسلام پسندوں کے نعروں کو کلی طور پر رد کر دیتا ہے۔ اس کے برعکس تنقید کا ایک دوسرا زاویہ اور دائرہ ہے' جو اِن اسلام پسندوں کے گرد گھومتا ہے۔ اس دائرے میں دو بڑی تقسیمیں ہیں' ایک وہ جو موجودہ نظام کو قائم رکھتے ہوئے، چہروں کو بدل کر، پرامن جدوجہد کے ذریعے اسلام کو نافذ کرنا چاہتے ہیں اور دوسرے وہ جو پاکستان کے موجودہ نظام کو غیر اسلامی اور غیر شرعی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ چہروں کی تبدیلی کے بجائے پورا نظام بدل کر نبوی منہج کے مطابق نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں۔

جہاد بمعنی قتال فی سبیل اللہ کے ذریعے نفاذ شریعت کے حامیوں پر حالیہ کچھ عرصے میں جو تنقید پرامن جدوجہد کے حامیوں کی طرف سے کی گئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''ان لوگوں کے مطالبات تو ٹھیک ہیں لیکن طریقہ کار درست نہیں ہے کیونکہ ایسا کرنا غیر آئینی ہے اور ایک اسلامی ریاست کے خلاف ہتھیار اٹھانا بغاوت ہے، حرام ہے''۔

ذیلی سطور میں ان معترضین سے اجمالی انداز میں ان چند سوالات کا جواب مانگا گیا ہے جو ان کی فکر کے تضادات اور تناقضات پر مبنی ہیں۔

☆ پاکستان کے تمام مذہبی گروہ، مسالک' مسلکی دائروں کے اندر مقید مختلف تنظیمیں ہوں یا مسالک کی قید سے آزاد جماعتیں (مذہبی اور مذہبی جمہوری ہر دو قسم کی) وہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے بقول ان کی کاوشوں کی انتہا نفاذ اسلام ہے۔ اس منزل کے حصول کے لیے ہر ایک کا طے شدہ طریقہ کار ہے جو عناوین کے تنوع کے ساتھ جوہری اعتبار سے تقریباً یکساں اور متفقہ ہے۔ لہٰذا یہ گروہ اگر اپنے دعووں میں سچے ہیں تو اس کا ایک ہی مفہوم نکلتا ہے کہ پاکستان میں جو نظام نافذ اور رائج ہے، جس کو تسلط اور اقتدار حاصل ہے' وہ اسلامی نہیں ہے اور جو چیز اسلامی نہ ہو وہ غیر اسلامی ہوتی ہے کیونکہ اسلام تو اپنے دعویٰ سے سر مو انحراف بھی قبول نہیں کرتا۔

اگر کچھ اسلامی اور کچھ غیر اسلامی کا حیلہ ڈھونڈا جائے تو بھی یہ غیر شرعی ہی رہے گا کیونکہ حق اور غیر حق کا یہ ملغوبہ وہ شریعت اور نظام بہر حال نہیں ہے جو اللہ عزوجل نے نازل کیا اور جس کی دعوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ جبکہ دوسری جانب یہ راہنمایان قوم پاکستان کے آئین کو اسلامی کہتے ہیں اور مملکت کو اسلامی ریاست (شرعی امارت اسلامی) قرار دیتے ہیں۔ پس سوال یہ ہے کہ

۱۔ ان کے ہاں یہ تضاد کیوں ہے؟

۲۔ فکر کے اس اساسی جھول کو دور کرنے اور تعارض میں تطبیق پیدا کرنے کے شرعی دلائل کیا ہیں؟

۳۔ پاکستانی فوج کو مسلمانوں (افغانستان) کے خلاف صف آرا (صلیبی امریکہ) کی مدد کرنے کی اجازت اگر آئین نے دی ہے تو قرآن و سنت سے اتنے صریح انحراف کے باوجود کیا یہ آئین اسلامی ہے؟

۴۔ اگر یہ اجازت آئین نے نہیں دی تو پاکستان کی 63 سالہ تاریخ میں آئین سے اس تاریخی انحراف اور صریح تجاوز پر ان مذہبی قائدین نے فوج کے خلاف ''اسلامی ریاست'' کی ان ''شرعی عدالتوں'' سے رجوع کیوں نہ کیا؟

۵۔ اگر فوج کی ''قوت قاہرہ'' اور حکومتی جبر کے خوف سے عدالتوں سے رجوع نہیں کیا گیا تو بنی اسرائیل سے مشابہت اختیار کرتے ہوئے صرف کمزوروں (مجاہدین) کے اعمال پر حرام ہونے کا فتویٰ کیوں لگایا جاتا ہے؟

۶۔ اگر یہ 'اسلامی اور شرعی قانون' ارتداد پر مبنی فوج کے ان قبیح جرائم پر کوئی قدغن نہیں لگاتا تو پھر یہ اسلامی کیسے ہوا؟

۷۔ اگر اس قانون کو قوت نافذہ حاصل نہیں ہے تو پھر تحکیم بما انزل الله (اللہ کے نازل کیے ہوئے (احکامات) کے مطابق فیصلہ کرنا) کو ممکن نہ بنا سکنے والی یہ حکومت اسلامی کیسے ہوگئی؟

☆ اسلامی نظام کے نفاذ کے دعویٰ سے ثابت ہوا کہ موجودہ نظام غیر اسلامی ہے تو پھر یہ حکمران بھی غیر شرعی ہیں اور قاعدہ فقہیہ ہے'' المعدوم شرعاً کالمعدوم حساً ''یعنی'' جو چیز شرعی اعتبار سے معدوم ہے وہ حسی اعتبار سے بھی معدوم ہے''۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ:

۱۔ ان حکمرانوں کے حق حکمرانی اور ان کی اطاعت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۲۔ ان کے بنائے ہوئے غیر اسلامی اور غیر شرعی قوانین کی پابندی اور ان کی پاس داری کرتے ہوئے غلبہ اسلام کی کاوشوں کا شرعی مقام و مرتبہ کیا ہے؟ چہ معنی دارد؟

۳۔ اگر اس غیر اسلامی آئین اور قانون سے کسی بھی دائرے میں تجاوز غیر اسلامی اور حرام ہے تو پھر یہ مذہبی گروہ کس اسلامی نظام کو نافذ کرنا چاہتے ہیں اور امارت شرعیہ کے خلاف ان کی ان حرام سرگرمیوں (نفاذ اسلام کا دعویٰ) کا شرعی جواز کیا ہے؟

☆ سقوط خلافت کے بعد امت جب مختلف ٹکڑوں میں بٹ گئی تو اسلام کے نظام حکومت کی وہ شرعی تعبیرات جن میں کفار کی متعین کردہ سرحدیں اور اقوام متحدہ کا دین (Charter of United Nations) معیار حق قرار پایا' پر انحصار کر کے عقیدے کے تقاضوں سے انحراف کیا گیا اور امت کے تصور کو پس پشت ڈال دیا گیا تو ''تصور دین'' کی کوئی کل سیدھی نہ رہی۔ لہٰذا وسیع تر قومی مفاد میں ایک پاکستانی کافر کو امریکی مسلمان پر ترجیح دیے جانے جیسے اصول وضع کیے جانے لگے یعنی

دین کی بجائے قومیت اصل ہے۔ان حالات میں افغانستان پر روسی حملے کے وقت بلاد اسلامیہ کے حکمران امریکہ کی ناراضگی کا خوف نہ ہونے کی وجہ سے 'نیم دروں اور نیم بروں' کی حالت میں رہے اور 'وسیع تر قومی مفاد' کے قاعدے کے تحت عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے میں کامیاب ہوگئے مگر امت مسلمہ پر مسلط کی گئی حالیہ صلیبی جنگ میں ان خائن اور مرتد حکمرانوں کے لیے اسلام کا لبادہ اوڑھے رکھنا ممکن نہ رہا۔اس صورتحال میں پاکستان کے اندر نفاذ اسلام کے نام لیواؤں کے لیے پاکستان کی سرحدوں سے باہر صلیبی امریکہ کے حملوں کا جواب دینے میں وسیع تر قومی مفاد اور یہی غیر اسلامی آئین پاکستان رکاوٹ رہا، کیونکہ اس آئین اور دستور کی پاس داری بہر حال شریعت اسلامی کی پیروی سے ''افضل اور اولیٰ'' ہے لہٰذا یہ ''محسنین امت'' خلاف اولیٰ عمل کیسے کر سکتے تھے!!! پس شرعی احکامات کی تشریح و توضیح اور ادائیگی اگر ان جغرافیائی سرحدوں ہی کی پابند اور انہی کے تابع ہے تو پھر بھی سوال یہ ہے کہ

۱۔ اگر ایک حربی کافر (امریکہ) مسلمانوں کے ملک (پاکستان) کی فضاؤں کی مسلسل خلاف ورزی کرے (ڈرون حملے، حالیہ جنوبی وزیرستان آپریشن میں B-52 طیاروں کی بمباریاں) زمینی سرحدی پابندیوں سے تجاوز کرتے ہوئے زمینی حملہ کرے (اب تک وزیرستان میں 4 مرتبہ امریکی فوجی آپریشن کر چکے ہیں) اور یہ حربی کافر (جو عدو الصائل ہے) مسلح حالت میں پاکستان کے قلب اسلام آباد سمیت دیگر کئی عسکری اہمیت کے حامل شہروں میں اپنے اڈے (2001 سے اب تک) قائم کر چکا ہو، اس حربی کافر کا شرعی حکم کیا ہے؟

۲۔ اس حربی کافر کے خلاف کس شرعی اقدام کا اسلام حکم دیتا ہے؟

۳۔ اس اقدام کا تارک گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

۴۔ اگر نہیں تو اس پر سنت نبویؐ سے کون سی دلیل ہے؟

۵۔ اس حربی کافر کا ساتھ دینے والے کلمہ گو (فرد، گروہ یا حکمران) کا شرعی حکم کیا ہے؟

۶۔ اس حربی کافر کی خاطر مسلمانوں کو گرفتار اور قتل کرنے والے کا شرعی حکم کیا ہے؟

۷۔ اس حربی کافر کو مسلمانوں کے راز فراہم کرنے والے، ایندھن، خوراک اور اسلحے کی ترسیل کے لیے محفوظ راستے فراہم کرنے والے کا شرعی حکم کیا ہے؟

۸۔ اس حربی کافر کے خلاف شرعی احکام کی ادائیگی میں رکاوٹ بننے والے آئین اور قانون کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۹۔ ایسے آئین اور قانون کی پاس داری کو شریعت پر فوقیت دینے والوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دنیا پر مسلط عالم گیر جہالت کے خلاف حق کا علم بلند کیا، اصلاح کا کام شروع کیا اور تمام باطل ادیان پر اسلام کو غالب کرنے کے فریضے کی وحی الٰہی کی روشنی میں انجام دہی شروع کی تو ہر گزرتے دن کے ساتھ اسلام کی دعوت کا نفوذ بڑھتا ہی گیا۔کفر کا تسلط اور اقتدار اس اجنبی دعوت کو اپنے لیے روز افزوں بڑھتا خطرہ تصور کرنے لگا اور حق کی اس آواز کو دبا دینے اور خیر کی اس قوت کو ختم کر دینے کے لیے آخری حد تک چلا گیا۔مگر مسلمانوں کی اپنے مقصد سے لگن، جان و مال کی کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے اور الٰہی احکامات و فرائض کی ادائیگی میں ذرہ برابر تساہل سے اجتناب اور مصلحتوں کے انکار نے حق کو بالآخر غالب کر دیا، دوسری طرف اگر ہم صرف برصغیر کا جائزہ لیں تو انگریزی استعمار کے قبضے کے دوران میں اور پھر اس کی رخصتی کے بعد گزرتے وقت کے ساتھ دعوت و اصلاح اور انقلاب اسلامی کے لیے مختلف جماعتیں اور تنظیمیں وجود میں آئیں۔ان گروہوں نے اپنے دعوتی اور منہجی اصول بھی مرتب کیے، بعض نے پورا کا پورا دستور اور منشور ہی ترتیب دے دیا۔اسی عمل میں ترجیحات کی تعیین بھی کر دی گئی اور درست اور غلط طریقہ کار کی نشان دہی بھی کر دی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ

۱۔ انتظام و ارتقا کے اس سارے عمل کو پوری صدی ہونے کو ہے لیکن نتائج کیا ہیں؟

۲۔ اپنے طریقہ دعوت و تبلیغ، معاشرے کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کے منہج کو عین سنت نبویؐ قرار دینے والی ان جماعتوں نے اپنے اثرات مرتب کیوں نہیں کیے؟ (اس دوران میں خلط مبحث سے بچنے کے لیے ایک طرف یہ بات ذہن میں رہے کہ عدو الصائل کے خلاف دفاعی جہاد کے عینی فریضے کی ادائیگی میں عدم تمکین کے موجودہ دور کو علیحدہ رکھا جائے اور دوسری طرف مجاہدین کی قائم کردہ امارت شرعی افغانستان کے چند سالوں میں کابل جیسے شہر، جس میں کبائر کا ارتکاب بہت زیادہ تھا، وہاں پر ان کا تدارک دیکھا جائے)

۳۔ ان جماعتوں کی محنت کے باوجود سودی کاروبار ماضی میں زیادہ تھا یا آج؟

۴۔ شراب خانے اور جوے کے اڈے ماضی میں زیادہ تھے یا آج؟

۵۔ قحبہ خانوں کا کاروبار کل زیادہ تھا یا آج؟

۶۔ گلی محلوں اور بازاروں میں فحاشی اور عریانی ماضی میں زیادہ تھی یا آج؟

۷۔ جدید تعلیمی اداروں میں غلبہ اسلام کی داعی طلبہ تنظیموں (Student's Organizations) کی افرادی قوت میں تو اضافہ ہو رہا ہے لیکن عریانی و فحاشی کا سیلاب رکنے کے بجائے اخلاق و اقدار کو بہا کیوں لے جا رہا ہے؟

۸۔ ان جماعتوں کی نظروں کے سامنے موسیقی کے ادارے (Musicology Departments) جامعات (Universities) میں کھلتے ہیں اور یہ ان کو روک نہیں پاتیں، لہٰذا شکست و ریخت کا یہ عمل ماضی کی نسبت آج زیادہ کیوں ہے؟

☆ اسلام میں فرد مکلّف ہوتا ہے یا غیر مکلّف، کوئی گروہ یا ادارہ اپنی ذات میں تکلیف اور عدم تکلیف کے اس پیمانے پر نہیں آتا یعنی ہر فرد اکیلا اپنے عقیدہ اور عمل کے بارے میں جواب دہ ہے۔لہٰذا اسلام میں امیر المومنین ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔دورِ جدید کی اصطلاح 'ریاست' کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔پس امیر المومنین مکلّف ہوتا ہے ریاست مکلّف نہیں ہوتی، فرد امیر المومنین کا باغی ہوتا ہے، ریاست کا نہیں۔اب سوال یہ ہے کہ

۱۔ پاکستان کا صدر امیر المومنین ہے یا نہیں؟

۲۔ اگر آصف علی زرداری یا کوئی بھی صدر پاکستان امیر المومنین ہے تو پھر نفاذ اسلام کے داعیان کی ان سیاسی پارٹیوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۳۔ کیا دور نبویؐ یا عہد خلافت راشدہ میں ان کی کوئی نظیر ملتی ہے؟

(بقیہ صفحہ 52 پر)

شکست چھپانے کے صلیبی بہانے! آپریشن مشترک، کانفرنسیں

سید عمیر سلیمان

یہود ونصاریٰ افغانستان میں واضح شکست کے بعد اب ایک طرف مذاکرات کے ذریعے'باعزت' فرار کا راستہ تلاش کر رہے ہیں تو دوسری طرف' آپریشن مشترک' کے نام سے ایک جنگی کارروائی صوبہ ہلمند کے ضلع مرجاہ میں شروع کی گئی ہے۔جس کے ذریعے مغربی ذرائع ابلاغ نے یہ ماحول بنایا ہے کہ یہ ویت نام کے بعد سب سے بڑا امریکی مشن ہے،جس میں پندرہ ہزار اتحادی اور چار ہزار افغانی فوج حصہ لے رہی ہے اور امریکی قوم کو بھی ذہنی طور پر تیار کیا گیا ہے کہ اس جنگ میں ہمیں کافی نقصان اٹھانا پڑے گا۔دراصل' آپریشن مشترک' ایک چال ہے'جس کے ذریعے پوری صلیبی دنیا کو تاثر دینا مقصود ہے کہ ہم افغانستان میں طالبان اور القاعدہ کے خاتمے کے لیے آخری زور صرف کر رہے ہیں۔وگرنہ پورے صلیبی اتحاد نے نو سالوں میں ایک طویل جنگ میں اپنا سب کچھ جھونک کر بھی کچھ حاصل نہ کیا تو 34 صوبوں میں سے ایک صوبے کے چند اضلاع میں کیا تیر مار لیں گے؟ یہ حقیقت اُن'عالمی جنگ جوؤں' کو بخوبی معلوم ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنی اقوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔

13 فروری رات 4 بجے 90 چینوک اور کوبرا ہیلی کاپٹر اتحادی فوجیوں کو لیے مرجاہ روانہ ہوئے۔ابھی فوجی مرجاہ اترے ہی تھے کہ لڑاکا ہیلی کاپٹر اپاچی اور ڈرون طیارے بھی ان کی مدد کو آن پہنچے۔ان تمام اقدامات کے علاوہ بلندیوں پر اڑنے والے جہاز Harrier بھی ان کے سروں پر موجود تھے۔اس قدر جنگی تیاری اور ساز وسامان کے باوجود کارروائی کا آغاز رات چار بجے کیا گیا۔مرجاہ پہنچ کر اتحادی افواج نے نادعلی سے آنے والے تمام راستے بند کر دیے۔اس تمام کارروائی کے مکمل ہونے پر بڑی خوشی سے یہ اعلان کیا گیا کہ اتحادی افواج کامیابی سے مرجاہ میں داخل ہوگئی ہیں اور بغیر مزاحمت کے مرجاہ کے تمام داخلی راستوں پر قبضہ کر چکی ہیں۔یہ تمام کارروائی ''آپریشن مشترک'' کا نکتہ آغاز تھی۔

آپریشن مشترک ہلمند میں ہونے والا پہلا آپریشن نہیں ہے۔اس سے پہلے بھی ہلمند میں کئی بار اتحادی افواج اپنی طاقت آزما چکی ہیں۔ہلمند میں ہونے والے سابقہ آپریشنز میں قابل ذکر 2009 کے جولائی میں شروع ہونے والا آپریشن خنجر ہے۔آپریشن خنجر کی بھی کافی تشہیر کی گئی تھی کہ یہ 2004 میں عراقی شہر فلوجہ میں ہونے والے آپریشن سے بھی بڑا آپریشن ہے۔اس میں خصوصی کمانڈوز حصہ لیں گے وغیرہ وغیرہ۔لیکن اس کا انجام یہ ہوا کہ آپریشن خنجر کے آغاز کا دن اور اس میں حصہ لینے والے خصوصی کمانڈوز کے بارے میں تو ساری دنیا جانتی ہے لیکن یہ آپریشن ختم کب ہوا اور اس میں امریکہ کو کیا حاصل ہوا'اس کے بارے میں کوئی واضح خبر موجود نہیں۔

آپریشن مشترک کے بارے میں بھی کہا جا رہا ہے کہ یہ معمولی آپریشن نہیں ہے۔اس میں 15000 اتحادی اور 4000 افغان فوجی حصہ لے رہے ہیں۔یہ آپریشن صوبہ ہلمند کے اضلاع مرجہ،لشکر گاہ اور نادعلی میں کیا جا رہا ہے۔افواج کی تقسیم کچھ اس طرح کی گئی ہے کہ 7500 فوجیوں نے (جن میں زیادہ تعداد امریکیوں کی ہے) مرجاہ پر چڑھائی کی جبکہ 3 ہزار فوجیوں نے (جن میں برطانوی اور افغان فوجی شامل ہیں) نادعلی پر چڑھائی کی۔سب سے پہلا کام یہ کیا گیا کہ ان اضلاع کا آپس میں رابطہ منقطع کر دیا گیا۔اس آپریشن میں فوجیوں کو ہر قسم کی فضائی مدد بھی حاصل ہے۔

آپریشن کے پہلے روز تو اتحادی افواج نے بڑے بڑے بلند بانگ دعوے کیے کہ کامیابی سے اتحادی افواج مرجاہ اور نادعلی میں داخل ہوگئی ہیں اور مزاحمت کا سامنا کرنا نہیں پڑا۔اس کے علاوہ سیکڑوں مجاہدین کو شہید کرنے کا دعویٰ بھی کیا گیا لیکن دو تین روز میں ہی جب مجاہدین کی طرف سے جوابی حملوں کا آغاز ہوا تو بیانات آنے لگے کہ یہ جنگ آسان نہیں ہے اور صلیبی عوام کو قربانیوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

آپریشن میں شریک فوجیوں کا کہنا ہے کہ''مرجاہ میں ہر موڑ پر موت ہے،ہر طرف بوبی ٹریپس(Booby Trapes) بچھے ہوئے ہیں۔پل اور راستے بارودی سرنگوں سے بھرے ہوئے ہیں اور سنائپر ہر طرف چھپے ہوئے ہیں''۔اسی طرح اتحادی فوج کے کمانڈر کیپٹن ڈیوک رہم کا کہنا ہے کہ''95 فیصد آبادی طالبان ہے یا طالبان کی مدد کرتی ہے''۔

اللہ کی خصوصی مدد ونصرت سے مجاہدین نے صلیبی اتحادی افواج کا غرور خاک میں ملا دیا۔مرجاہ میں''کامیاب'' داخلے کے اگلے روز ہی مختلف کارروائیوں میں 16 امریکی ٹینک تباہ ہوئے اور 50 امریکی فوجی مردار ہوئے۔

مجاہدین نے روایتی طریقوں مثلاً ریموٹ کنٹرول بم اور کمین کے علاوہ سنائپر کا بھی بھرپور استعمال کیا۔یہی وجہ ہے کہ امریکیوں کو ہر طرف سنائپر نظر آنے لگے۔اور کہنے لگے کہ سنائپر کھیتوں،گھروں،درختوں الغرض ہر طرف موجود ہیں۔آپریشن مشترک کے دوران دو ہفتوں میں مجاہدین نے دشمن کے 56 ٹینک،2 ڈرون طیارے اور 2 ہیلی کاپٹر تباہ کیے۔اس کے علاوہ سیکڑوں صلیبی اور افغان فوجی واصل جہنم ہوئے۔

افغانستان میں امریکی فوج کے سربراہ جنرل میک کرسٹل کا کہنا تھا کہ ہم بہت جلد مرجاہ کا کنٹرول حاصل کر لیں گے لیکن مجاہدین کے ہاتھوں صلیبی افواج کی پٹائی کے بعد وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ ہم نے سوچا تھا کہ طالبان علاقہ چھوڑ جائیں گے لیکن خلاف توقع شدید مزاحمت کا سامنا ہے

صلیبی افواج نے دو مرتبہ پیراشوٹ کے ذریعے مرجاہ میں فوجی اتارے لیکن مجاہدین نے انہیں آڑے ہاتھوں لیا جس کے بعد انہوں نے مزید ایسا کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

ہلمند میں ناٹو افواج کے سربراہ جنرل نک کارٹر کا کہنا ہے کہ تین ماہ بعد پتہ چلے گا کہ آپریشن کامیاب تھا یا ناکام۔

دنیا کے بیالیس ممالک کی فوجیں مل کر ایک قصبے کو تین ہفتوں میں فتح نہیں کر سکیں تو ملک کے 385 اضلاع کے ہزاروں قصبوں کو فتح کرنے کے لیے انہیں کتنا وقت درکار ہوگا اس کا

اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

کابل جسے صلیبی اپنے لیے محفوظ ترین جگہ سمجھتے تھے اب وہ بھی مجاہدین کے حملوں کی زد میں ہے۔26 فروری کو پانچ فدائی مجاہدین نے کابل میں اہم سرکاری عمارتوں اور سیکورٹی چیک پوسٹوں پر حملہ کیا۔اس حملے میں 50 صلیبی ومرتد فوجی فوجی ہلاک ہوئے۔اس سے پہلے بھی 18 جنوری کو کابل میں مجاہدین کے حملے میں 40 اعلیٰ افسران سمیت 110 صلیبی وافغان فوجی ہلاک ہوئے۔

دنیا کو انسانیت دوستی اور امن پسندی کا تاثر دینے کے لیے نیٹو نے اعلان کیا کہ ''فوجیوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اس وقت تک گولی نہ چلائیں جب تک یقین نہ ہوجائے کہ کوئی شخص دہشت گرد ہے''۔اس ساری انسانیت دوستی کا پول اُس وقت کھل گیا جب آپریشن مشترک کا پہلا نشانہ دو عام شہری بنے جو سڑک کے کنارے کھڑے تھے کہ نیٹو ہیلی کاپٹر نے انہیں میزائل سے نشانہ بنایا۔اتحادی افواج کے اپنے اعداد وشمار کے مطابق سال 2009 میں 2412 عام شہری اتحادی افواج کی سربریت کا نشانہ بنے۔جبکہ اتحادی افواج کے ہاتھوں عام شہریوں کی ہلاکتوں کی اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ صلیبیوں نے اپنے اتحاد کا دائرہ وسیع کرنے کا کام بھی جاری رکھا ہوا ہے۔اس سلسلے میں ہالبروک نے وسط ایشیا کی ریاستوں تاجکستان،ازبکستان،کرغیزستان اور قازقستان کے دورے کیے اور افغانستان میں اتحادی افواج کی مدد کی درخواست کی۔اسی طرح نیٹو سیکرٹری راسموسن نے کہا کہ ''وہ بھارت،چین اور روس کے ساتھ مل کر مضبوط اتحاد بنانا چاہتے ہیں''۔ اس کے جواب میں روس کے سیکورٹی کونسل کے سیکرٹری نکولائی نے کہا کہ 'روس افغانستان فوج بھیجنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا''۔دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے،ستم ظریفی یہ ہے کہ ''دودھ کے جلے'' کو دوبارہ ابلتے ہوئے دودھ میں ڈبکی لگانے کی دعوت دی جارہی ہے!!!روس' افغانستان میں طبع آزمائی کرچکا ہے،جس کا نتیجہ وسط ایشیائی ریاستوں کی شکل میں ساری دنیا کے سامنے ہے۔

امریکہ کے جنگی اخراجات بھی آہستہ آہستہ امریکی کی برداشت سے باہر ہوتے جارہے ہیں۔حال ہی میں اوباما نے کانگریس سے 700.3 ارب ڈالر جنگی اخراجات کے لیے مانگے ہیں۔اس کے علاوہ وائٹ ہاؤس 30 ہزار نئے فوجیوں کے لیے علیحدہ سے 33 ارب ڈالر مانگ رہا ہے۔اس سے پہلے بھی اوباما 192 ارب ڈالر افغانستان جنگ کے لیے لے چکا ہے۔جن میں سے 33 ارب ڈالر افغان فوج کی بھرتی اور تربیت کے لیے جبکہ 2 ارب ڈالر پاکستان کی امداد کے لیے تھے۔اخراجات برداشت سے باہر ہوتے دیکھ کر امریکی قانون سازوں نے مشورہ دیا ہے کہ اخراجات پورے کرنے کے لیے خصوصی جنگی ٹیکس لگایا جائے۔

امریکہ افغانستان میں مزید فوج بھیجنے اور آپریشن کرنے کے ساتھ ساتھ انخلا کی منصوبہ بندی بھی کر رہا ہے اس سلسلے میں 26 جنوری 2010 کو استنبول اور 28 جنوری کو لندن میں افغانستان کے بارے میں حکمت عملی طے کرنے کے لیے صلیبی قوتوں کی کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔

استنبول کانفرنس میں لندن کانفرنس کے لیے ایجنڈا بھی مرتب ہوا۔اس کانفرنس میں ترکی،پاکستان،سعودی عرب،ترکمانستان،تاجکستان،ایران کے علاوہ چین،امریکہ،روس، برطانیہ،فرانس،جرمنی،اٹلی،جاپان،یورپی یونین،نیٹو،اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس کے نمائندوں نے شرکت کی۔اس کانفرنس کے سبھی شرکاء اس بات پر متفق تھے کہ طالبان کو قومی دھارے میں لانے کے لیے ان سے مذاکرات کیے جائیں،طالبان کو معاشرے کا حصہ بنائے بغیر افغانستان کا مسئلہ'حل' ہونا ممکن نہیں لیکن مذاکرات کی بنیادی شرط القاعدہ سے اعلانِ لاتعلقی ہے۔اس شرط پر دوسروں کے علاوہ سعودی عرب نے خصوصی زور دیا۔ان کانفرنسوں نے ثابت کیا کہ صلیبی قوتیں تمام تر کوششوں کے باوجود ناکام رہیں اور اب اس نتیجے پر پہنچی ہیں کہ ہتھیاروں سے ایمانی جذبوں کو فتح کرنا ممکن ہی نہیں لیکن شکست کے واضح اعتراف سے بچنے کی کوشش میں ہیں۔

جس طرح 2001 میں افغانستان پر صلیبی حملے کے لیے جرمنی کے شہر بون میں'بون کانفرنس' اس صلیبی جنگ کا نقطۂ آغاز تھی بالکل اسی طرح اب 2010 میں'لندن کانفرنس' فرار کا نقطۂ آغاز ہے۔لندن کانفرنس میں 60 ممالک نے شرکت کی۔کانفرنس میں طے کیا گیا کہ افغانستان میں تمام صوبے بتدریج افغان فوج کے حوالے کیے جائیں گے۔یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ بذریعہ افغان حکومت طالبان سے بات چیت کی جائے گی جبکہ اس سے قبل ''صلیبی گھمنڈ'' مذاکرات کا لفظ ہی نہیں جانتا تھا مگر اب پسپائی اور فرار کو مذاکرات کے پردے میں چھپائے جانے کا فیصلہ ہوا۔اس سال کے آخر تک کچھ صوبوں کا کنٹرول افغان فوج کے حوالے کیا جائے گا۔

اس کانفرنس کی سب سے اہم بات یہ تھی کہ نو سال بعد صلیبیوں نے یہ طے کیا کہ جو ایمان والے بارود کی آگ سے زیر نہیں ہوسکے،انہیں ڈالروں کی چمک سے شکار کیا جائے۔500 ملین ڈالرز کا فنڈ قائم کرنے کا اعلان ہوا جس سے اہل ایمان کے ایمان کی بولی لگائی جائے گی۔اس کانفرنس میں پاکستانی فوج کے سربراہ کیانی نے پاکستان کی'خدمات' کا تذکرہ کیا اور اعداد وشمار سے یہ بات سمجھانے کی کوشش کی کہ پاکستان کی اس صلیبی جنگ میں قربانیاں دیگر تمام ممالک کی مجموعی قربانیوں سے کہیں زیادہ ہیں۔نیز اُس نے افغان فوج کو'خصوصی تربیت' دینے کا بھی اعلان کیا۔پنجابی محاورہ ہے کہ ''گنجی دھوئے گی کیا اور نچوڑے گی کیا''۔۔پاکستانی فوج خود تو اپنے ہیڈ کوارٹر کو محفوظ رکھنے میں ناکام ہوچکی ہے،اب اگر اُس کے تربیت یافتہ افغان فوجی افغانستان کا نظام سنبھال لیں گے تو پھر طالبان کے ہاتھ ''چوپڑی ہوئی اور وہ بھی دودو'' والا معاملہ ہوگا۔

لندن کانفرنس سے قبل خیر سگالی کے طور پر اقوام متحدہ کی طرف سے سابق طالبان ذمہ داران وکیل متوکل،عبدالحکیم مونب(اورزگان)،محمد فیضان،شمس الصفا اور محمد موسیٰ پر عاید پابندیاں اٹھالیں گئیں گویا کہ یہ'لولی پوپ' دکھا کر طالبان کو یہ بتانا مقصود ہے کہ گر تم جہاد اور شریعت کے راستے سے باز آجاؤ تو تمہارے لیے دنیا بھر کے خزانے کھول دیے جائیں گے۔

دجال کے روحانی فرزند اپنے فطری ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں لیکن ایمان والوں کا بھی یہ اعلان ہے کہ ''مجاہدین ڈالروں،دنیاوی عیش وعشرت کی چمک اور عہدوں کی لالچ سے اپنے دامِ فریب میں جکڑنا اور ان کے ذریعے اُنہیں کمزور کرنا یا ہتھیار ڈالنے پر آمادہ کرنا دیوانے کی بڑ کے سوا کچھ نہیں''۔طالبان قیادت نے مزید کہا کہ لندن کانفرنس منعقد کرکے صلیبی خواہ مخواہ اپنے وقت کا ضیاع کررہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

سفید پرچموں کی دوبارہ آمد اور کالے پھریروں کی اٹھان (آخری قسط)

ڈاکٹر ولی محمد

''جارحین کے لئے ہلاکت خیز 2008 اور نئے سال کا خالی میدان جنگ'' کے عنوان سے ۸ جنوری 2008 کو جاری کئے گئے امارت اسلامیہ افغانستان کے بیان میں صلیبی و مرتد افواج کے نقصانات کے چشم کشا اعداد و شمار سامنے آئے۔ بیان کے مطابق 2008 کے دوران اللہ کی نصرت سے مجاہدین نے افغانستان میں 5220 صلیبی فوجی مردار کئے جبکہ ہلاک ہونے والے ان کے افغان حواریوں کی تعداد 7511 تھی اس کے علاوہ دشمن کے 31 جہاز و ہیلی کاپٹر مار گرائے گئے اور 2818 متفرق جنگی گاڑیاں جن میں ٹینک و بکتر بند گاڑیاں شامل ہیں تباہ کی گئیں۔ بیان کے مطابق یہ مجاہدین کے ہاتھوں لشکر ابلیس کو لگنے والے کاری زخموں کا نتیجہ ہے کہ صلیبی 'مذاکرات کی بھیک مانگنے پر مجبور ہوئے ہیں، لیکن امارت اسلامیہ افغانستان اپنے مضبوط موقف پر ثابت قدم ہے اور آنے والے سال میں ان شاء اللہ جہاد میں ایسی تیزی آئے گی جو صلیبیوں کو نا قابل فراموش سبق سکھا دے گی۔

امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو پہنچنے والے بے پناہ جانی و مالی نقصانات اور امریکہ کی دوغلی پالیسیوں کا ایک اور نتیجہ یہ بھی نکلا کہ امریکہ عالمی اُفق پر بری طرح تنہائی کا شکار ہو گیا۔ جن اتحادیوں کو اس نے بہلا پھسلا کر یا ڈرا دھمکا کر افغانستان کی جنگ میں دھکیلا تھا، وہ ایک ایک کر کے میدان سے فرار کی راہیں تلاش کرنے لگے، اور بش کی منت سماجت کے باوجود مزید فوج افغانستان بھیجنے سے انکار کر دیا۔ 2008 کے اختتام تک سپر پاور ہونے کا دعویدار امریکہ جہاں عراق اور افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں ہزیمت اٹھا رہا تھا، وہیں اس کی معیشت کا بھی جنازہ نکل رہا تھا اور سیاسی طور پر بھی بری طرح بے وقعتی کا شکار ہو چکا تھا۔ 2008 میں زور پکڑنے والے معاشی بحران کے بارے میں تو یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ یہ بحران سرمایہ دارانہ نظام کی معمول کی کساد بازاری نہیں بلکہ مجاہدین اسلام کے ہاتھوں امریکہ اور اس کے حواریوں کی درگت کا شاخسانہ ہے۔

سال 2008 افغانستان کے مزید حصوں میں مجاہدین کی واضح پیش قدمی کا سال تھا، برطانوی تھنک ٹینک انٹرنیشنل کونسل آن سیکیورٹی اینڈ ڈویلپمنٹ نے دسمبر 2008 میں شائع شدہ اپنے تحقیقی جائزے میں یہ اعتراف کیا کہ مجاہدین نے ایک سال میں افغانستان کے 18 فیصد مزید علاقے میں پیش قدمی کرتے ہوئے ملک کے تقریبا 72 فیصد علاقوں میں اپنی مستقل موجودگی کو مستحکم کر لیا ہے۔ جبکہ بقیہ 28 فیصد میں بھی مجاہدین باقاعدگی کے ساتھ دشمن کو کاری ضربیں لگا رہے ہیں۔

2008 اور 2009 کے سنگم پر گزرنے والا موسم سرما آٹھ سال کی لڑائی میں صلیبیوں کا بدترین موسم سرما تھا، اگرچہ مجاہدین گزشتہ دو تین سالوں سے موسم سرما میں بھی اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے تھے لیکن ان کی شدت میں بہرحال کچھ نہ کچھ کمی آ جاتی تھی، اس سال مجاہدین نے موسم سرما میں بھی پوری قوت سے ساتھ صلیبیوں پر جنگ کی آگ بھڑکائے رکھی۔ یہ موسم سرما صلیبیوں اور ان کے حواریوں کے لیے کتنا ہلاکت خیز تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دسمبر 2008 میں 436 صلیبی اور 172 افغان جبکہ جنوری 2009 میں 681 صلیبی اور 180 مرتدین مردار ہوئے۔ اسی طرح ان دو مہینوں میں مجموعی طور پر 2 ہیلی کاپٹر، 100 سے زاید ٹینک اور فوجی گاڑیاں تباہ کی گئیں۔

عین انہی دنوں میں جب امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے سینکڑوں فوجی افغانستان کے سرد جہنم میں مجاہدین کا شکار ہو رہے تھے، کالے کرتوتوں والا امریکی صدر بش لاتعداد ذلتیں اور رسوائیاں سمیٹ کر شکست و ہزیمت کا باقی ماندہ ورثہ سیاہ رو اوبامہ کو منتقل کر رہا تھا۔ اوباما نے صلیبیوں کی قیادت سنبھالتے ہی جہاں ایک طرف کچھ نمائشی اعلانات کے ذریعے مسلمانوں کی ہمدردیاں بٹورنے کی ناکام کوشش کی وہیں اپنے منافقانہ رویے کو نمایاں کرتے ہوئے اپنی تمام تر توجہ امریکہ کے وسائل عراق سے نکال کر افغانستان میں جھونک دینے کا عندیہ دیا۔ لیکن مجاہدین نے اوباما کے لئے بھی افغانستان سے امریکی فوجیوں کے تابوتوں کی ترسیل کو پورے زور و شور سے جاری رکھا۔

گزشتہ سال مجاہدین نے گوریلا کارروائیوں کے ساتھ ساتھ تعارض کی جو نئی اور کامیاب حکمت عملی اختیار کی تھی وہ 2009 میں بھی جاری رہی اور کٹھ پتلی کابل حکومت نے فروری 2009 میں ایک مرتبہ پھر اس کا مزہ چکھا جب 16 مجاہدین نے کابل میں وزارت انصاف اور وزارت جیل کی عمارتوں پر دھاوا بول دیا۔ تین گھنٹوں تک جاری رہنے والی اس شدید لڑائی میں افغان پولیس اور فوج کے درجنوں اہلکار مارے گئے جبکہ بیسیوں زخمی ہوئے۔ دوسری طرف 16 میں سے آٹھ مجاہدین (جن میں سے زیادہ تر فدائی تھے) نے جام شہادت نوش کیا اور بقیہ بخیر و عافیت اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے۔ کابل کے میئر کرزئی کی رہائش سے چند سو گز کی دوری پر ہونے والے اس حملے اور اسی نوعیت کی دیگر کامیاب عملیات ہی کا اثر تھا کہ وسط فروری میں اوباما نے اپنے مذموم ارادوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنے مزید 17000 فوجی افغانستان کے کتوں کی خوراک بننے کے لئے بھیجنے کا اعلان کر دیا۔ لیکن مجاہدین نے بھی ان امریکی سورماؤں کے استقبال کی تیاریاں مکمل کر رکھی تھیں، چنانچہ جوں جوں صلیبی افواج کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا، توں توں مجاہدین کے حملے اور صلیبیوں کی ہلاکتیں بھی بڑھتی گئیں۔ اپنے بڑھتے ہوئے جانی و عسکری نقصانات پر پردہ ڈالنے اور اپنے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے امریکی و برطانوی فوجوں نے افغانستان میں مجاہدین کے مضبوط ترین مورچے یعنی ہلمند پر ایک مرتبہ پھر یلغار کرنے کا اعلان کیا۔ اور ایک طرف سے برطانوی اور ملعون ڈنمارک کے سیکڑوں فوجیوں نے شمالی ہلمند میں آپریشن ''چیتے کا پنجہ'' کے نام سے اور جنوبی ہلمند میں امریکیوں نے ''آپریشن خنجر'' کے نام سے بیک وقت دو بڑی کارروائیوں کا آغاز کیا۔ یہ دونوں کارروائیاں اس لحاظ سے بھی قابل ذکر ہیں کہ صلیبیوں نے ان آپریشنز میں اپنی قوت کا ایک بڑا حصہ جھونک دیا۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 'آپریشن چیتے کا پنجہ' میں 3000 برطانوی، 700 ڈنمارکی اور 650 افغان فوجی جبکہ 'آپریشن خنجر' میں 4000 امریکی میرینز اور 650 افغان فوجی شریک تھے۔

مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی میرینز کا یہ 2004 میں فلوجہ کے بعد سب سے بڑا آپریشن تھا۔ مجاہدین نے بھی صلیبیوں کی اس جارحیت کا بھرپور جواب دیتے ہوئے ''آپریشن نصرت'' کے نام سے پورے افغانستان میں امریکی و اتحادی مفادات کو پوری شدت سے نشانہ بنانے کا آغاز کر دیا۔ چنانچہ ''آپریشن خنجر'' کے آغاز کے اگلے ہی روز 4 جولائی 2009 کو صوبہ پکتیکا میں مجاہدین نے بارود سے بھرے آئل ٹینکر کے ذریعے فدائی حملہ کر کے امریکی و افغان فوجی مرکز کو تباہ کرنے کے بعد اس کے اندر داخل ہو کر مرکز پر قبضہ کر لیا اور 40 امریکی و 49 افغان فوجیوں کو مردار کرنے کے علاوہ بیش بہا اسلحہ و گولہ بارود غنیمت کرنے میں بھی کامیاب ہوئے۔ آپریشن نصرت کے ابتدائی دو مہینوں میں اللہ کی مدد و نصرت سے 186 صلیبی فوجی ٹینک تباہ، 174 کٹھ پتلی ادارے کی فوجی گاڑیاں تباہ، 135 سیکیورٹی فورسز کی سرف گاڑیاں تباہ، 114 کرولا گاڑیاں (جو پرائیویٹ سیکیورٹی فورسز استعمال میں لاتی ہیں) تباہ، 24 ہیوی ٹرانسپورٹ گاڑیاں تباہ، 6 ڈرون طیارے مار گرائے گئے، 2 ہیلی کاپٹر مار گرائے گئے، 27 چیک پوسٹوں پر کنٹرول، 1130 قابض صلیبی فوجی ہلاک، 1217 افغان فوجی ہلاک، 22 اعلیٰ سرکاری اہلکار قتل ہوئے۔

تقریباً دو ماہ پر محیط یہ صلیبی مہم جوئیاں کس حد تک کامیاب ہوئیں اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف 6 ماہ بعد ہی صلیبی افواج کو پھر سے صوبہ ہلمند میں ''آپریشن مشترک'' کے نام سے ایک اور بڑی کارروائی کا آغاز کرنا پڑا ہے۔ جس کی گھن گرج تمام سابقہ آپریشنز سے کہیں زیادہ ہے لیکن نتیجہ ہمیشہ کی طرح نہتے شہریوں کی شہادتوں اور صلیبی و مرتد افغان افواج کی بے پناہ ہلاکتوں کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے۔

جھوٹے پراپیگنڈے کے طوفان کی آڑ میں شروع کی گئی صلیبی مہم جوئیوں کا ایک بنیادی مقصد کابل کی ''کونسلری'' کے لیے ''(قومی) بلدیاتی الیکشن'' کے انعقاد کی راہ ہموار کرنا بھی تھا۔ صلیبیوں کی کوشش تھی کہ چاہے چند ضلعوں میں ہی سہی جھوٹی سچی پولنگ کروا کر انتخابات کے نام پر دنیا کو دکھایا جا سکے کہ انہوں نے 8 سال کی جاں فشانی کے بعد افغانستان میں لولی لنگڑی جمہوریت قائم کر دی ہے لیکن وائے ناکامی کہ اول تو امریکیوں کو کابل کی کونسلری کے لیے کوئی ڈھنگ کا آدمی ہی نہ مل سکا اور مجبوراً پھر کرزئی پر ہی تکیہ کرنا پڑا اور ستم بالائے ستم یہ کہ مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں اور عوام کی طرف سے انتخابی ڈرامے سے مکمل لاتعلقی سے گھبرا کر انتخابات کے دن ذرائع ابلاغ کو پہلے سے محدود رسائی کو بھی مکمل طور پر ختم کرنا پڑا تا کہ انتخابات کی حقیقی تصویر کی کوئی جھلک بھی دنیا تک نہ پہنچ سکے۔ لیکن 'الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا' کے مصداق افغانستان کے انتخابات ایک مذاق بن گئے اور تمام مبصر اداروں اور افراد نے ان کو بوگس قرار دے دیا۔ مجاہدین نے صرف الیکشن والے دن صلیبی و مرتد افواج و حکام پر 15 سے زاید حملے کیے اور افغان عوام میں سے 10 فیصد بھی ووٹ ڈالنے کے لیے نہیں نکلے۔

2009 میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے مجاہدین نے صلیبیوں کو دوٹوک اور واضح الفاظ میں اپنی شکست کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا۔ افغانستان میں امریکی افواج کے نئے تعینات ہونے والے سربراہ جنرل میک کرسٹل نے 10 اگست 2009 کو اپنے بیان میں کہا کہ طالبان فی الوقت فتح یاب ہیں اور ایساف (ISAF) یہ آٹھ سالہ جنگ جیت نہیں رہا۔ اسی طرح برطانوی تھنک ٹینک انٹرنیشنل کونسل آن سیکورٹی اینڈ ڈویلپمنٹ (ICOS) نے اپنے سالانہ تحقیقی جائزے (شائع شدہ ستمبر 2009) میں بتایا کہ افغانستان کے 80 فیصد علاقے میں مجاہدین اپنی مستقل موجودگی کو مستحکم کر چکے ہیں۔

گزشتہ سال کی طرح 2009 میں بھی مجاہدین نے صوبہ نورستان سے امریکیوں کو ایک دفعہ پھر مار بھگایا۔ اس مرتبہ امریکیوں کی درگت ضلع کامدیش میں بنی جہاں اکتوبر 2009 میں مجاہدین نے تمام امریکی چیک پوسٹوں پر حملہ کر دیا۔ کئی گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں 40 امریکی اور 35 افغان فوجی مردار جبکہ 90 افغان فوجی لاپتہ ہو گئے، جن میں سے 30 کو مجاہدین نے گرفتار کرنے کی تصدیق کی۔ صلیبیوں پر اس ہلاکت خیز تعارض کا خاطر خواہ اثر ہوا اور وہ حسب معمول صوبہ نورستان کی تمام سرحدی چوکیاں بلکہ صوبہ خوست کی بھی بیشتر چیک پوسٹیں خالی کر کے فرار ہو گئے۔ اسی ماہ 9 اکتوبر کو مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں اپنی جنگی تکنیک کا حیران کن مظاہرہ کرتے ہوئے امریکی ٹریننگ سنٹر کے نیچے سرنگیں کھود کر ان میں بارود بھر کر اڑا دیا، جس کے نتیجے میں ٹریننگ سنٹر مکمل تباہ جبکہ 100 کے قریب امریکی و افغان فوجی مردار ہوئے۔

> **دسمبر 2008 میں 436 صلیبی اور 172 افغان جبکہ جنوری 2009 میں 681 صلیبی اور 180 مرتدین مردار ہوئے۔ اسی طرح ان دو مہینوں میں مجموعی طور پر 2 ہیلی کاپٹر، 100 سے زاید ٹینک اور فوجی گاڑیاں تباہ کی گئیں۔**

افغانستان میں امریکی جارحیت کے 8 سال مکمل ہونے پر امریکیوں کو یاد آیا کہ انہیں اس جنگ کے بارے میں کوئی پالیسی ترتیب دے لینی چاہیے۔ چنانچہ میڈیا میں کئی ہفتوں کے شور و غوغا اور بے مقصد تشہیر کے بعد یکم دسمبر 2009 کو امریکی صدر اوباما نے اپنی ''نئی افغان پالیسی'' کا اعلان کیا۔ اس پالیسی کے دو مرکزی نکات تھے۔

☆ مزید 30000 امریکی فوجیوں کی افغانستان روانگی۔

☆ 18 ماہ تک یعنی جولائی 2011 سے امریکی و اتحادی افواج کے افغانستان سے انخلا کا آغاز۔

واضح باہمی تضادات کی حامل یہ حکمت عملی درحقیقت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا امارت اسلامی افغانستان کے خلاف جنگ میں باقاعدہ اعترافِ شکست تھا۔ ایک طرف مزید فوج بھیجنے اور ساتھ ہی انخلا کے آغاز کی تاریخ کا اعلان اس بات کا غماز تھا کہ امریکہ جیسے بھی ہو اس جنگ سے جان چھڑانا چاہتا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس جنگ کے مقاصد حاصل ہوئے یا نہیں؟ امریکی نشریاتی ادارے سی بی ایس نیوز کے سیاسی تجزیہ کار مارک اسائنڈر نے اوباما کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ''اس نے اپنی صدارت کی سب سے بڑی سیاسی حماقت سرانجام دینے کا خطرہ مول لے لیا ہے''۔

اوباما کی نئی افغان سٹریٹجی کے اعلان سے چند دن پہلے ایک مسلمان امریکی فوجی افسر میجر حسن نضال اور ان کے دو ساتھیوں نے امریکی فوج کے سب سے بڑے تربیتی مرکز ''فورٹ ہڈ'' میں فائرنگ کر کے 13 امریکی فوجیوں کو ہلاک جبکہ 31 کو زخمی کر دیا۔ یہ حملہ اس وقت کیا گیا جب فوجی مرکز

میں افغانستان روانگی کے لیے تیار امریکی فوجیوں کا طبی معائنہ کیا جارہا تھا۔اوباما کی اس سٹریٹیجی کے چند ہفتے بعد کرسمس کے موقع پر ایک نائیجیرین مجاہد عمر فاروق عبدالمطلب نے امریکی شہر ڈیٹرائٹ سے اڑنے والے ایک مسافر طیارے کو تباہ کرنے کی کوشش کی جو اگرچہ کامیاب نہ ہوسکی لیکن امریکی ہوم لینڈ سیکورٹی کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ضرور ڈال گئی اور امریکی عوام کو نائن الیون کی یاد تازہ ہوگئی۔اس کارروائی کے ذریعے مجاہدین نے واضح کر دیا کہ جب تک امریکی طاغوت اور اس کے اتحادی امت مسلمہ کے خلاف صف آرا رہیں گے اس وقت تک صلیبی اقوام بھی اپنی سرزمینوں پر چین کی نیند نہیں سو سکیں گی۔ واضح رہے کہ مذکورہ بالا دونوں حملوں میں یمن کے مجاہدین کی بالواسطہ یا بلاواسطہ شمولیت تھی۔جس کی وجہ سے امریکہ جو کہ پہلے ہی افغانستان میں بری طرح الجھا ہوا ہے اسے یمن میں بھی ایک نیا محاذ کھولنا پڑ گیا جو کہ ان شاء اللہ امریکہ اور اس کے حواریوں کا تازہ قبرستان بننے جارہا ہے۔

2009 کا اختتام امریکیوں کے لیے جس قدر ہولناک تھا،وہ اپنی مثال آپ ہے۔سال کے آخری دن سے ایک دن پہلے خوست میں امریکی سی آئی اے کے فارورڈ آپریٹنگ بیس پر اردن سے تعلق رکھنے والے مجاہد ڈاکٹر ہمام البلاویؒ نے فدائی حملہ کر کے سی آئی اے کے کم از کم 9 اہل کار جن میں اس بیس کی سربراہ بھی شامل تھی ہلاک کر دیے جبکہ جو 6 اہل کار زخمی ہوئے ان میں سے بیشتر قریب المرگ ہیں۔اسی حملے میں اردنی انٹیلی جنس ایجنسی کا ایک عہدے دار جو کہ اردن کے مرتد 'شاہ' عبداللہ کا قریبی رشتہ دار تھا بھی مارا گیا۔یہ حملہ امریکی سی آئی اے کی تاریخ میں بیروت میں امریکی سفارت خانے پر ہونے والے حملے کے بعد دوسرا بڑا حملہ تھا،جس میں اتنی بڑی تعداد میں اس کے اہل کار مارے گئے۔اس مبارک کارروائی نے امریکی طاغوت کو کئی جہتوں سے نہایت کاری زخم لگائے۔حملے کی ذمہ داری تحریک طالبان پاکستان نے قبول کی اور امیر تحریک حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ کے ہمراہ شہید ڈاکٹر ہمام البلاویؒ کی ویڈیو جاری کی گئی جس میں ڈاکٹر ابو دجانہ (ہمام البلاویؒ) نے واضح الفاظ میں کہا کہ یہ حملہ شہید بیت اللہ محسودؒ کا بدلہ لیا ہے۔

اس ویڈیو کے سامنے آنے کے بعد صلیبیوں کے پاکستانی حواریوں کا یہ جھوٹا پراپیگنڈہ بھی جھاگ کی مانند بیٹھ گیا کہ تحریک طالبان پاکستان سی آئی اے یا را وغیرہ کے ایجنٹ ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ اس واقعے کی بدولت عرب ممالک کے مرتد حکمران اور ان کی افواج و خفیہ ایجنسیوں کے دلوں میں جہاد اور مجاہدین کے خلاف موجود بغض اور مجاہدین کی ہیبت بھی ایک مرتبہ پھر کھل کر سامنے آگئی۔سی آئی اے اس قدر مہلک زخم کھانے کے بعد پاگل ہوگئی اور شمالی وزیرستان میں ڈرون کے ذریعے میزائل حملوں کی بارش شروع کر دی تاکہ امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ کو شہید کر کے اس حملے کا بدلہ لیا جاسکے لیکن تاحال الحمدللہ ایک ماہ میں دس سے زاید حملوں کے باوجود امریکیوں کو کوئی قابل ذکر کامیابی نہیں مل سکی اور امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ بفضل تعالیٰ میدان میں موجود اور مجاہدین کی قیادت کر رہے ہیں۔

سال 2009 آٹھ سالہ صلیبی جنگ کا فیصلہ کن سال رہا اور اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کی بدولت جنگ کا پانسہ واضح طور پر مجاہدین اسلام کے حق میں پلٹ گیا،اگرچہ صلیبیوں نے مزید وسائل اس جنگ میں جھونک دیے جس کی واضح مثال افغانستان میں امریکی فوجیوں کی تعداد ہے جو 2009 کے اختتام تک 68000 سے تجاوز کر چکی تھی جبکہ اوباما مزید فوج بھیجنے کا بھی اعلان کر چکا ہے جس کی آمد کے بعد یہ تعداد تقریباً 1 لاکھ سے بھی بڑھ جائے گی لیکن اس کے باوجود اس سال میں مجاہدین نے جو کامیابیاں حاصل کیں ان کی تفصیل 31 دسمبر 2009 کو جاری کیے گئے امارت اسلامی افغانستان کے بیان کے مطابق حیران کن ہے "مجاہدین کی فتح اور صلیبیوں کا اضطراب" کے عنوان سے جاری شدہ اس بیان کے مطابق 2009 میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت کی بدولت مجاہدین نے 5587 صلیبی فوجی، 7254 افغان فوجی مردار اور 2069 افغان فوجی زخمی کیے۔جبکہ ٹینکوں سمیت 3667 فوجی گاڑیاں اور چھوٹے بڑے 44 جہاز اور ہیلی کاپٹر تباہ کیے گئے۔جبکہ پورے سال میں 540 مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔

اس سال میں جانی و مالی نقصان سے بھی بڑھ کر جو نقصان جارحین کو ہوا وہ یہ تھا کہ اللہ نے ان کی صفوں میں پھوٹ ڈال دی۔امریکہ کے کم وبیش تمام اتحادیوں بشمول برطانیہ و دیگر نیٹو ممالک نے افغانستان کی دلدل میں اپنی مزید فوج غرق کروانے سے انکار کر دیا۔خود امریکہ کے اندر افغانستان جنگ کے خلاف ردعمل اتنا شدید ہوتا چلا گیا کہ اوباما کو اپنی حکمت عملی کے اعلان میں انخلا کے آغاز کی تاریخ کا اعلان کرنا پڑا۔لیکن امریکی رائے عامہ بدستور اس جنگ کے خلاف ہے۔ نومبر 2009 میں منعقدہ گیلپ سروے کے مطابق 66 فیصد امریکیوں کے خیال میں افغانستان کی صورت حال امریکہ کے لیے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔10 مارچ 2010 کو درجنوں امریکی تنظیموں نے واشنگٹن میں "قومی امن مارچ" کا اعلان بھی کر رکھا ہے۔

افغانستان میں 2009 کے اختتام کی طرح 2010 کا آغاز بھی نہایت "دھماکہ خیز" تھا۔ 19 جنوری 2010 کو 20 کے قریب مجاہدین نے کابل کے محفوظ ترین حصے میں مرکزی بنک،وزارت انصاف و تعلیم سمیت کئی اہم عمارتوں پر بیک وقت دھاوا بول دیا۔مجاہدین نے ایک شاپنگ سنٹر پر بھی قبضہ کر لیا،جہاں سے کرزئی کا صدارتی محل ان کے نشانے پر تھا۔کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والی لڑائی میں افغان فوج اور پولیس کے بیسیوں اہل کار مردار اور سینکڑوں زخمی ہوئے جبکہ 7 مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔ چند دن بعد 29 جنوری کو صوبہ ہلمند کے ضلع لشکرگاہ میں بھی مجاہدین نے اسی نوعیت کے حملے کیے،جن میں 45 صلیبی و افغان فوجی مردار ہوئے۔

28 جنوری 2010 کو اقوام متحدہ کے زیر انتظام لندن میں پوری دنیا سے غلامانِ امریکہ "عالمی کانفرنس برائے افغانستان" کے نام پر اکٹھے ہوئے۔جس جنگ کو چھیڑتے وقت امریکہ نے کسی سے پوچھنا تو درکنار مشورہ لینا تک گوارا نہیں کیا تھا۔آٹھ سال بعد اسی جنگ کو سمیٹنے کے لیے پوری دنیا سے اپنے حواریوں کی مدد لینے پر مجبور ہوا ہے۔لندن کانفرنس کا انعقاد تو مغربیوں نے اپنے روایتی پروپیگنڈے اور بلند و بانگ شور وغوغا کے ساتھ کیا۔لیکن اس کا جو نتیجہ نکلا وہ نہایت مضحکہ خیز اور تضادات پر مبنی تھا۔اس کانفرنس نے جہاں ایک طرف طے کیا کہ افغانستان کی سیکورٹی مرحلہ وار افغان فوج و پولیس کے حوالے کرنے کے لیے منصوبہ ترتیب دیا جائے اور اس کا آغاز 2010 کے اواخر یا 2010 کے اوائل سے کیا جائے اور اس مقصد کے لیے افغان فوج اور پولیس کے حجم میں اضافہ کر کے 2011 کے اختتام تک ان کو بالترتیب 171000 اور 134000 تک بڑھایا جائے۔وہیں کانفرنس نے افغانستان میں غیر ملکی فوجوں کی تعداد میں بھی اضافے پر اتفاق کیا لیکن دلچسپ امر یہ تھا کہ اس اضافے کا بیشتر حصہ امریکہ کے حصے میں آیا جو پہلے ہی 30000 مزید فوجی

افغانستان بھیجنے کا اعلان کر چکا ہے۔امریکہ کے علاوہ واحد ملک جس نے مزید فوج بھیجنے کی حامی بھری وہ جرمنی تھا لیکن اس کے اپنے ہاں کابینہ میں اس معاملے پر شدید اختلافات پیدا ہوگئے۔اس کانفرنس میں طے پانے والی بہت مضحکہ خیز بات مجاہدین کے لیے سیاسی رشوت کے طور پر 50 ارب ڈالر سے ایک فنڈ کا قیام تھی۔صلیبی اقوام آٹھ سال کی دھنائی کے بعد بھی یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔

کافر افواج اور ان کے نااہل معاونین کے خلاف برسرپیکار مجاہدین وہ سرفروش ہیں جنہوں نے اپنی جان و مال کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں جنت کے بدلے میں فروخت کر دیا ہے اور اس رب کی رضا اور جنت ہی کی طلب میں قتل کرتے اور قتل ہوتے ہیں۔إِنَّ اللّـٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ (سورہ التوبہ 111)''بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین سے اُن کی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے، پس وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور (کفار کو) قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل (شہید) ہوتے ہیں''۔

مجاہدین کے لیے اس طرح کی رشوت اور اس کے ساتھ مذاکرات کی دعوت اور خیر سگالی کے جھوٹے دعوے درحقیقت صلیبیوں اور ان کے معاونین کی جانب سے اس بات کا اعتراف تھا کہ جن مجاہدین کو وہ اب ڈالرز اور مذاکرات کے ذریعے رام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جن کے خلاف وہ گذشتہ آٹھ سالوں میں اپنے تمام وسائل، جنگی تدابیر، جدید تر اسلحہ و ٹیکنالوجی، جاسوسی و مخبری کے جال اور نہ جانے کیا کچھ استعمال کر چکے ہیں، وہ مجاہدین ایک ایسی ناقابل تسخیر قوت ہیں جن کو شکست دینے کا خواب تو پورا نہیں ہو سکتا لہٰذا ان سے مصالحت کی کوئی راہ نکالی جائے۔

2009 کا اختتام امریکیوں کے لیے جس قدر ہولناک تھا، وہ اپنی مثال آپ ہے۔سال کے آخری دن سے ایک دن پہلے خوست میں امریکی سی آئی اے کے فارورڈ آپریٹنگ بیس پر اردن سے تعلق رکھنے والے مجاہد ڈاکٹر ہمام البلاویؒ نے فدائی حملہ کر کے سی آئی اے کے کم از کم 9 اہل کار، جن میں اس بیس کی سربراہ بھی شامل تھی، ہلاک کر دیے جبکہ جو 6 اہل کار زخمی ہوئے ان میں سے بیشتر قریب المرگ ہیں۔

مذاکرات اور سیاسی رشوتوں کے ڈراموں کی ناکامی کے بعد بالآخر اب صلیبیوں نے ایک مرتبہ پھر اپنی پوری قوت جھونک کر مجاہدین کے خلاف ایک فیصلہ کن لڑائی لڑنے کی کوشش شروع کی ہے۔4000 امریکی، 4200 برطانوی اور 6500 افغان فوجیوں سمیت کل 15000 فوجیوں سینکڑوں ہیلی کاپٹروں اور ٹینکوں اور B52 بمبار طیاروں کے ساتھ صلیبی لشکر افغانستان کے سو سے زاید اضلاع میں سے ایک ضلع نادعلی کے ایک حصے ''مرجاہ'' کو فتح کرنے نکلا ہے۔لیکن کارروائی کے پہلے ہفتے میں ہی 18 ٹینکوں، 1 ہیلی کاپٹر اور درجنوں فوجیوں کو مردار کروانے کے بعد صلیبی اتحاد اب پسپائی کی حکمت عملی تلاش کر رہا ہے۔اس آپریشن کو جو نام دیا گیا ہے یعنی آپریشن ''مشترک''، وہ افغانستان میں عنقریب وقوع پذیر ہونے والے تاریخ کے ایک غیر معمولی واقعے کی نشان دہی کر رہا ہے۔تاریخ کا یہ غیر معمولی واقعہ یہ نہیں کہ فقط امریکہ افغانستان میں شکست کھا گیا ہے بلکہ تاریخ کا غیر معمولی واقعہ یہ ہے کہ انتہائی بے سروسامانی کی کیفیت سے سرشار امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین دنیا بھر کے کفر (بشمول صلیبی غلاموں کے جو صرف نام مسلمانوں کی فہرست میں لکھے جانے کی حد تک مسلمان ہیں) کو مشترکہ طور پر شکست فاش دی ہے۔جب ہم دنیا بھر کی قوموں کی بات کرتے ہیں تو ان سے مراد صرف وہ 42 ممالک نہیں جن کی فوجیں افغانستان میں ہیں، ان میں وہ تمام ممالک شامل ہیں جنہوں نے اس جنگ میں سیاسی، معاشی، اطلاعاتی اور لاجسٹک حوالوں سے صلیبی اتحاد کی مدد کی، وہ افغانستان میں مجاہدین سے شکست کھا چکا ہے۔

یہاں یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ فی الوقت صلیبی اتحاد کی شکست کا اس قدر قطعی دعویٰ کیونکر کیا جا سکتا ہے جبکہ جارح افواج ابھی افغانستان میں موجود ہیں اور فوری طور پر جنگ کے خاتمے کے آثار بھی نظر نہیں آرہے۔اس سوال کا جواب جاننے کے لیے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ اس جنگ کے اہداف کیا تھے۔اگر ہم گیارہ ستمبر 2001 سے پہلے کے منظرنامے کو ذہن میں تازہ رکھیں تو معلوم ہوگا کہ افغانستان پر حملہ کرنے کے پیش نظر امریکہ کے درج ذیل دو بنیادی اہداف تھے۔

۱۔افغانستان سے طالبان کی شرعی حکومت کا خاتمہ۔تاکہ نفاذ شریعت کے ثمرات کو پھیلنے سے روکا جاسکے۔

۲۔عالمی تحریک جہاد یا بالفاظ دیگر القاعدہ کی بیخ کنی۔

انہی دو اہداف کے حصول کے لیے امریکہ 42 ملکوں کی فوج کو ساتھ لیے اپنی تمام ٹیکنالوجی سمیت افغانستان پر پل پڑا۔اور آٹھ سالوں میں ڈیزی کٹر بموں سے لے کر فاسفورس بم تک کوئی ایسا مہلک اسلحہ نہیں جو اس تباہ حال سرزمین پر نہ برسایا گیا ہو۔امریکہ نے کم و بیش 300 ارب ڈالر اس جنگ میں جھونک دیے لیکن کیا امریکہ اپنے بنیادی مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو سکا ہے؟

جہاں تک پہلے مقصد یعنی طالبان کی شرعی حکومت کو ختم کر کے نفاذ شریعت کے پھیلاؤ کو روکنے کا تعلق ہے تو اس کا انجام یہ ہے کہ خود نیٹو حکام کے مطابق افغانستان کے 34 میں سے 33 صوبوں میں طالبان کی عمل داری جہاں وہ شریعت اسلامی کی روشنی میں حکومت چلا رہے ہیں اور کلمے والے سفید پرچم افغانستان کے طول و عرض میں پھر سے لہرا رہے ہیں۔

جبکہ دوسرے ہدف یعنی ''عالمی تحریک جہاد کی بیخ کنی'' کا انجام پہلے سے بھی برا ہوا۔کیونکہ جس تحریک کو امریکہ افغانستان سے اکھاڑ پھینکنا چاہتا تھا وہ نہ صرف آج افغانستان میں پوری آب و تاب سے موجود ہے بلکہ افغانستان سے نکل کر پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔آج دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اللہ کے شیر سربکف نہ ہوں۔الجزائر سے لے کر صومالیہ تک اور پاکستان سے لے کر یمن تک حتیٰ کہ یورپ تک کلمے والے سیاہ پرچم بلند ہو رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مجاہدین یا بیوائیں

شاہنواز فاروقی

اسلام میں شہادت کی عظمت یہ ہے کہ خود سردارِ انبیاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آرزو کی ہے۔ شہادت کی اس عظمت سے جہاد اور مجاہد کی عظمت نمودار ہوتی ہے۔ مجاہد کی عظمت بیان کرتے ہوئے اقبال نے کیا خوب کہا ہے

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

اقبال کے ان شعروں میں مجاہدوں کی ''پراسراریت'' یہ ہے کہ اگرچہ وہ زمین پر چلتے پھرتے نظر آتے ہیں مگر ان کا تعلق زمین سے زیادہ آسمان کے ساتھ ہے۔ وہ انسان ہیں مگر فرشتوں سے بہتر ہیں۔ ان کے ذوقِ خدائی کا مفہوم یہ ہے کہ وہ جو ارادہ کر لیتے ہیں وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ وہ صحراؤں اور دریاؤں پر حکم چلاتے ہیں اور پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی بن جاتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں یہ شاعرانہ باتیں ہیں۔ بھلا انسان کی ہیبت سے کبھی پہاڑ بھی رائی بنتے ہیں! مگر ہم دیکھ چکے ہیں کہ مجاہدین نے ہماری آنکھوں کے سامنے ''سوویت یونین'' کو محدود کر کے صرف ''روس'' بنا دیا۔ یہی پہاڑ کو رائی بنانے کا عمل ہے۔ کیا آپ کو محسوس نہیں ہو رہا ہے کہ افغانستان میں امریکہ ''سپر پاور'' نہیں ہے، صرف ایک عام ملک ہے۔ یہ پہاڑ کو رائی بنانے کی ایک اور مثال ہے۔ لیکن ایک جانب مجاہدین کا یہ عظیم تصور ہے اور دوسری جانب پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ کا تصورِ مجاہد ہے۔ لیکن ہماری اسٹیبلشمنٹ کا تصورِ مجاہد کیا ہے؟

آیئے نصرت مرزا کی زبان سے سنتے ہیں جنہوں نے 11 فروری 2010 کے روز جنگ میں شائع ہونے والے ایک کالم میں لکھا: ''9/11 کے واقعے کے بعد امریکی پاکستان میں جہادی تنظیموں پر کریک ڈاؤن کے لیے دباؤ ڈال رہے تھے...... آئی ایس آئی چیف نے امریکی نمائندوں خصوصاً رچرڈ آرمیٹج کو سمجھایا کہ ایک دم کریک ڈاؤن سے شدید ردعمل ہوگا، ان کو آہستہ آہستہ سمجھایا جاسکتا ہے...... ظاہر ہے تنظیمیں ایک مقصد کے لیے کھڑی کی جاتی ہیں۔ انہیں کسی مشین کی طرح کھول کر رکھا نہیں جاسکتا۔ وہ انسانوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ان کو ایک دفعہ چارج کر کے ڈسچارج کرنے کے لیے وقت اور دوسری تھیوری دینے کی ضرورت ہوتی ہے...... پاکستان کی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے کافی حد تک (جہادی تنظیموں کی پیدا کردہ) صورتِ حال پر قابو پالیا ہے اور بہت سے سوراخ بند کر دیے ہیں۔ باقی بچے ہوئے سوراخوں پر سیسہ ڈال کر انہیں بند کر رہے ہیں، حکومت کو چاہیے کہ...... وہ ایسی حکمتِ عملی وضع کرے جو ان تنظیموں کو عزت و احترام کے ساتھ معاشرے میں بسائے اور وہ ان کی طاقت کو مثبت کاموں میں لگانے کی کوشش کرے''۔

ان سطور کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ہماری اسٹیبلشمنٹ مجاہدین کو کرائے کے فوجی اور بھاڑے کے ٹٹو سمجھتی ہے جنہیں جب چاہے کام پر رکھا اور جب چاہے ''JOB'' سے برطرف کیا جاسکتا ہے۔ ان سطور سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری اسٹیبلشمنٹ کے لیے جہاد کوئی ''عقیدہ'' نہیں ہے بلکہ ایک ''تھیوری'' ہے جو امریکہ کی ہدایت پر لپیٹ کر رکھی جاسکتی ہے اور اس کی جگہ کوئی نئی ''تھیوری'' وضع کی جاسکتی ہے۔ لکھنے کو تو نصرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ انسان مشین نہیں ہوتے، لیکن عملاً دیکھا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ ہماری ایجنسیاں مجاہدین کو انسان کے بجائے ''روبوٹس'' سمجھتی ہیں جن میں جب چاہے جہاد کا ''پروگرام'' داخل کیا جاسکتا ہے اور جب چاہے کوئی اور تھیوری ''Feed'' کی جاسکتی ہے۔

جہادی تنظیموں کو معاشرے میں عزت کے ساتھ بسانے کے تصور سے خیال آتا ہے کہ جیسے جہادی تنظیمیں ''بیوائیں'' ہیں۔ چونکہ ان کا پہلا شوہر مر گیا ہے اس لیے اب ''ذمہ داروں'' کو ان کی دوسری شادی کی فکر ہے تاکہ وہ معاشرے میں نصرت مرزا کے الفاظ میں باعزت طریقے سے رہ سکیں۔ اس تجزیے کو دیکھا جائے تو اس میں نہ قرآن کے تصورِ جہاد اور تصورِ مجاہد کا کوئی پاس ہے، نہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا کوئی احترام ہے۔ اس تجزیے میں صرف ایک چیز اہم ہے: دنیا اور اس کا (بھی) پست تصور۔ مگر سوال یہ ہے کہ اسٹیبلشمنٹ مجاہدین کے بارے میں جو کچھ سمجھتی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ زندگی کا اصول ہے کہ انسان جیسا خود ہوتا ہے دوسروں کو بھی ویسا ہی تصور کرتا ہے۔ بے ایمان انسان کو ساری دنیا بے ایمان نظر آتی ہے۔ اسٹیبلشمنٹ چونکہ خود کرائے کی فوج ہے اس لیے وہ مجاہدین کو بھی کرائے کا فوجی سمجھتی ہے۔ چونکہ اس کا کوئی ''مستقل'' عقیدہ نہیں اس لیے اس کا خیال ہے کہ مجاہدین کے لیے بھی جہاد کو مستقل عقیدہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے نزدیک جہاد ایک فوجی حربہ ہے اور بس اور فوجی حربے کو کسی بھی وقت بدلا جاسکتا ہے۔

اسٹیبلشمنٹ کی یہ ذہنیت اسلام اور فکرِ اقبال کی ضد ہے، اس سے جہادی عناصر ہی کیا، صاحبِ عزت سیکولر فرد میں بھی شدید ردعمل پیدا ہوسکتا ہے۔ انسانی تاریخ میں کیسے کیسے باطل نظریات ابھرے ہیں مگر ان کے ماننے والوں نے ہر قیمت پر ان باطل نظریات کو سینے سے لگائے رکھا ہے۔ کسی کو سوشلزم سے محبت تھی اور اس نے سوشلزم کے ساتھ 70 سال گزار دیے۔ کسی کو سیکولرازم سے اُنس ہے تو وہ ایک صدی سے اس کے ساتھ زندہ ہے۔ دنیا میں کروڑوں انسان ہیں جو خود کو قوم پرست کہتے ہیں اور وہ کسی قیمت پر قوم پرستی سے دست بردار ہونے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ لیکن ایک ہم ہیں، ہمارے پاس ''الحق'' ہے مگر امریکہ کا دباؤ آجائے تو ہم اپنے حق کو بھی بدل ڈالتے ہیں۔ کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

☆☆☆☆☆

قدرت کی سزائیں بھی کیا عجب ہوتی ہیں؟

عرفان صدیقی

شہنشاہ عالم پناہ کا لشکر جرار ''فاتحانہ عزم'' سے سرشار، افغانستان کے جنوبی صوبے ہلمند پر یلغار کرنے کے لیے تیار کھڑا ہے۔ اور میں سوچ رہا ہوں! میں سوچ رہا ہوں کہ قدرت کی سزائیں بھی کیا عجب ہوتی ہیں۔ اپنے حجم سے کہیں زیادہ پھول جانے والی قوتیں اپنے تئیں دنیا کو تسخیر اور قوموں کو بے توقیر کرنے میں لگی ہوتی ہیں۔ اور انہیں اندازہ ہی نہیں ہو پاتا کہ دراصل وہ اپنی بستیوں کی جڑوں میں بارود بو رہی ہیں اور ان کی اپنی قوم عذاب کے کوہِ گراں تلے کچلی جانے کو ہے۔

یہ کوئی دو سال پہلے کا ذکر ہے۔ سینیٹر بارک اوباما صدارتی مہم پہ تھا، 21 فروری 2008 کو ''تبدیلی'' کا نعرہ لگانے والے پر عزم سینیٹر نے پر جوش امریکیوں کے ایک بے تاب ہجوم کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا'' میں ساری دنیا سے جنگوں کا خاتمہ چاہتا ہوں۔ خوف کے زیر اثر پالیسیاں بنانا حکومتوں کے لیے کوئی اچھا مشورہ نہیں ہوتا۔ میں زخموں سے چور امریکی فوجیوں کو وطن واپس آتے دیکھ کر تھک گیا ہوں، وہ جو نفسیاتی طور پر بھی زخم خوردہ ہیں اور جسمانی طور پر بھی۔ یہ سب پر واضح ہو جانا چاہیے کہ ہم اربوں ڈالر پھونک کر دنیا کو پہلے سے زیادہ غیر محفوظ بنا رہے ہیں''۔

بارک اوباما کو امریکی صدارت پر فائز ہوئے اور تبدیلی کے سفر شوق کا آغاز کیے اب دوسرا سال جا رہا ہے۔ اس دوران اس کے فراخ سینے پر امن کے نوبل پرائز کا تمغہ بھی سج چکا ہے، لیکن جنگ جاری ہے۔ امریکی پرچموں میں لپٹے آبنوسی تابوتوں میں بند کٹی پھٹی لاشیں امریکی ہوائی اڈوں پر اتر رہی ہیں۔ نفسیاتی اور جسمانی زخموں سے چور فوجیوں کے قافلے تھمنے میں نہیں آ رہے۔ بے مقصد جنگ کے ہیجان سے اکتائے گورے خودکشیاں کر رہے ہیں اور ''تبدیلی'' کا کبوتر ابھی تک قصر سفید کی منڈیروں پر نہیں اترا۔

اوباما نے ''تبدیلی'' کا آغاز تیس ہزار مزید فوجی افغانستان بھیجنے کے اعلان سے کیا۔ ان کے لیے 33 ارب ڈالر کا اضافی بجٹ منظور کیا گیا۔ اب طے یہ پایا کہ ہلمند پر ایک بڑی اور فیصلہ کن یلغار کی جائے۔ اس یلغار کو ''مشترک'' کا نام دیا گیا ہے۔ جانے اس ''اشتراک'' میں ہمارا کتنا حصہ ہے؟ امریکی فوجی قیادت کا کہنا ہے کہ ویت نام کے کم و بیش چالیس برس بعد اس پائے کی فوجی مہم کا پلان بنایا گیا ہے۔ 1991 کی جنگ خلیج کے بعد پہلی بار زبردست فضائی قوت استعمال کی جا رہی ہے۔ امریکی کمانڈرِ اعلیٰ نے ایک سوال کے جواب میں کہا ''ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ ''آپریشن مشترک'' میں کتنے طالبان ہلاک ہوتے ہیں''۔ رابرٹ گیٹس کا کہنا ہے ''ہلمند طالبان کا مضبوط گڑھ نہیں رہنے دیا جائے گا تا کہ افغان فوج موثر کنٹرول سنبھال سکے''۔

شدید سردی، برف باری اور بارش کے اس موسم میں ہزاروں لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں ان نہتے اور بے سرو ساماں لوگوں پر کیا گزرے گی؟ انہیں کہاں پناہ ملے گی؟ یخ بستہ ہوائیں اور بھوک ان کے کتنے معصوم بچوں کو نگل جائے گی؟ انسانی حقوق کے پرچم بردار شہنشاہ عالم پناہ کو ان سوالوں سے کوئی غرض نہیں۔ افغانستان پر حملہ کیے اسے نواں سال جا رہا ہے۔ 43 کے لگ بھگ دوسرے ممالک کی افواج قاہرہ، امریکہ کے پہلو بہ پہلو نبرد آزما رہی ہیں۔ جدید ترین ٹیکنالوجی، ہلاکت آفریں اسلحہ، ہر نوع کا سازوسامان جنگ، طرح طرح کے بم بار طیارے، گن شپ ہیلی کاپٹرز، خوں خوار میزائل، بکتر بند گاڑیوں جیسے زرہ پوش فوجی اور مقابلہ کس سے ہے؟ وہ آتش بجاں، جن کے پاس، بجز دو حرف لا الہ کچھ بھی نہیں۔ زمین ان کے لیے تنگ کر دی گئی ہے اور ان کی نگاہیں صرف آسمان کی طرف اٹھی ہیں، نو برس ہوئے اور شہنشاہ عالم پناہ کا لشکر جرار کوئی ایک مورچہ سر نہیں کر پایا۔

قدرت کی سزائیں عجب ہوتی ہیں۔ بڑی بڑی دانش گاہوں، عظیم الشان تھنک ٹینکس اور عالمی دماغ کے مفکرین کے باوجود امریکہ کو اندازہ نہیں ہو رہا کہ وہ دراصل اپنی بستیوں کو غارت کر رہا ہے۔ اور اپنے عوام کے مستقبل سے کھیل رہا ہے۔ اس کا دفاعی (جنگی) بجٹ، ایک ٹریلین ڈالر (دس کھرب ڈالر) تک پہنچ گیا ہے۔ معروف جاپانی اخبار ''ٹورنٹو سن'' کے تجزیہ کار ایریک مارگولس (Aric Margolis) کا کہنا ہے کہ ''روم کی تعمیر سے لے کر اب تک، 2738 سالوں میں، ہر روز (جی ہاں ہر روز) دس لاکھ ڈالر خرچ کیے جائیں تو ایک ٹریلین بنتے ہیں''۔ یہ ساری دنیا کے دفاعی اخراجات کا پچاس فیصد ہے۔ چین اور روس کا مجموعی دفاعی بجٹ، امریکی بجٹ کا صرف دس فیصد ہے۔ دنیا کے پچاس ممالک میں امریکہ نے 750 فوجی اڈے بنا رکھے ہیں۔ اس کی ڈھائی لاکھ سے زاید فوج بیرون ملک تعینات ہے۔ اس کی آمدنی اور اخراجات کا فرق یعنی بجٹ خسارہ، ڈیڑھ کھرب ڈالر سے تجاوز کر چکا ہے۔ اس کے قرضوں کا بوجھ 12 ٹریلین ڈالر (120 کھرب ڈالر) کو چھو رہا ہے۔ ہر امریکی شہری 40 ہزار ڈالر سے زاید کا مقروض ہے۔ پچھلے ڈھائی برس سے امریکہ پر قرضوں کے بوجھ میں 3.88 ارب ڈالر روزانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ 2008 میں 452 ارب ڈالر سود کی مد میں ادا کرنے پڑے۔ کبھی امریکہ چین کو آنکھیں دکھاتا تھا۔ آج اسے چین کو 798 ارب ڈالر ادا کرنے ہیں۔ اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ صورت حال جاری رہی تو اگلے عشرے میں امریکی بجٹ کا خسارہ 9.1 ٹریلین ڈالر پہنچ جائے گا۔ روزگار سے محروم امریکیوں کی تعداد 2 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ بنکوں اور مالیاتی اداروں کو آکسیجن کے ذریعے زندہ رکھا جا رہا ہے۔ ترقیاتی پروگرام تعطل کا شکار ہیں۔ صحت کی سہولتوں کا پروگرام منجمد پڑا ہے۔ تعلیم کا بجٹ کم کر دیا گیا ہے اور سارا زور جنگ آزمائی پر مرکوز ہو چکا ہے۔

قدرت کی سزائیں عجیب ہوتی ہیں۔ کیا یہ سزا نہیں کہ بے کراں وسائل، 32 کروڑ کی افرادی قوت، اعلیٰ تعلیم سے آراستہ اور سائنسی ترقی کی معراج تک پہنچا ملک، مستقیم راہوں کو چھوڑ کر سیاہ کاری کے ان دلدلی جنگلوں کی طرف نکل کھڑا ہوا ہے جہاں سے کوئی سلامت نہیں لوٹتا۔ طاقت، برتری، بالادستی اور رعونت کا جنوں ایک قوم کے وسائل کو کس بری طرح چاٹ رہا ہے۔ دس کھرب ڈالر سالانہ سازوسامانِ جنگ، ہوس ملک گیری اور قوموں کو غلام بنانے پر خرچ کرنے والوں کی دانش پر کیسی مہر لگا دی گئی ہے کہ وہ کھربوں ڈالر خرچ کر کے آج کے امریکہ کو کل کا افغانستان بنانے کے درپے ہیں۔

شہنشاہ عالم پناہ کا لشکر جرار ہلمند پر یلغار کے لیے تیار کھڑا ہے اور قدرت دریائے ارغنداب کے کنارے، انگور کی بیلوں کے جھنڈ میں چھپی مسکرا رہی ہے۔ میں یہاں اسلام آباد میں بیٹھا سوچ رہا ہوں کہ قدرت کی سزائیں بھی کیا عجیب ہوتی ہیں، خود سر قوتوں کو اندازہ ہی نہیں ہو پاتا کہ وہ ہلمند کو فتح کرنے نہیں، اپنی بستیوں کی جڑوں میں بارود بو رہی ہیں اور ان کی اپنی قوم عذاب کے کوہِ گراں تلے کچلی جانے کو ہے۔

☆☆☆☆☆

طالبان ناقابل خرید ہیں

ران مورایو(نیوز ویک)

ترجمہ: محمد زبیر

28 جنوری 2010، 70 ممالک کے نمائندے لندن میں ایک روزہ کانفرنس کے لیے جمع ہوئے۔ کانفرنس کا موضوع تھا کہ ''افغانستان کو کیسے بچایا جائے'' صدر حامد کرزئی بھی وہاں تمام افغانوں کوخصوصاًوہ جو القاعدہ یا دہشت گردی کے دیگر نیٹ ورکس کا حصہ نہیں ہیں، امن کی پیشکش کرتے دکھائی دیے۔لیکن انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ طالبان اس پیشکش کو کیوں کر قبول کریں گے جبکہ طالبان اس یقین کے ساتھ لڑ رہے ہیں کہ وہ جنگ جیت رہے ہیں۔ کانگرس کے دیگر شرکاء نے بھی کچھ حل پیش کیے جنہیں وہ اپنی نظر میں نسبتاً قابل عمل سمجھتے تھے۔مثلاً یہ کہ مزاحمت ترک کرنے کے عوض طالبان جنگجوؤں کو معاوضہ کی ادائیگی اور اس مقصد کے حصول کے لئے ممبران نے 500 ملین ڈالر کا بجٹ بھی مختص کیا۔امریکا کی اسٹیٹ سیکرٹری ہیلری کلنٹن نے کہا ''امن کا قیام دوستوں کے ساتھ نہیں ہوتا'' یہ بات تو کافی حد تک درست ہے لیکن اس صورتحال میں کیا کیا جائے کہ آپ کے دشمن امن کا قیام چاہتے ہی نہ ہوں۔

میرے نیوز ویک کے ساتھی سمیع یوسف زئی جب یہ سنتے ہیں کہ طالبان کو خریدا جا سکتا ہے یا انہیں رشوت دی جا سکتی ہے تو وہ ہنس پڑتے ہیں، چند ہی صحافی، ماہرین اور تجزیہ نگار طالبان کے طرز تحریک سے اس طرح واقف ہیں جیسا کہ سمیع یوسف زئی۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر طالبان کی قیادت ،اُنکے کمانداران اور نائبین آرام دہ زندگیوں کے طلبگار ہوتے تو مذاکرات اور معاہدوں کا عمل پہلے ہی طے پا چکا ہوتا۔

بلکہ وہ تو اس وقت بھی اپنے مقصد پر قائم رہے جب وہ پسپائی اختیار کر رہے تھے اور تحریک کے بقا کی اُمید بھی مفقود تھی اور اب تو وہ دوبارہ کابل کے مشرق، مغرب اور جنوب کے اکثر صوبوں میں فعال ہیں۔ یہاں تک کہ بعض شمالی حصوں میں بھی طالبان متحرک نظر آرہے ہیں۔طالبان آٹھ سالوں میں جس مقام پر کھڑے ہیں انکے اپنے حلقے اس سطح تک پہنچنے کے لئے 15 سے 20 سال کے عرصہ کا اندازہ لگاتے تھے۔انہوں نے یہ سب آٹھ سالوں میں کر دکھایا ہے۔طالبان کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ اتنے کم عرصہ میں اتنی بڑی کامیابی کے حاصل ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی نصرت ان کے ساتھ ہے۔

2001 میں امریکی مداخلت کے بعد اقتدار پانے والے جنگجو کمانڈر اس عرصہ میں بہت تیزی سے امیر ہوئے۔سینئر طالبان قائد جلال الدین حقانی بھی ایسے ہی دولت کما سکتے تھے۔ جبکہ اس وقت وہ اور ان کے ساتھی طالبان ان موقع پرستوں کو اپنی کارروائیوں کا ہدف بنا رہے ہیں۔

صرف نچلے درجے کے چند طالبان کمانڈر اور جنگجو اس عرصہ میں متاثر ہوئے ہیں اور وہ بھی اس دن پر نادم ہیں جس دن انہوں نے یہ سودا کیا۔ان میں اکثر کابل میں تنگ دستی کی زندگی گزار رہے ہیں ۔انہیں اپنے علاقوں تک سے نکلنا پڑا۔سمیع نے ان میں سے چند کا تعارف مجھ سے کروایا ہے ان لوگوں کی ایک ہی خواہش ہے کہ وہ دوبارہ حقانی یا ملا برادر (ملا عمر کے نائب) سے جا ملیں۔اگر کرزئی اور امریکہ بھاری رقوم کے بدلہ میں چند طالبان کو خریدنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو یہ لوگ اس رقم کے ساتھ کہاں بھاگ سکتے ہیں؟ وہ تو اپنے ہی ساتھیوں کے خوف سے گھر بھی نہ جا پائیں گے۔اور نہ ہی وہ کابل کی مہنگی زندگی پسند کریں گے۔جس کی گلیوں میں لوگ انکے علاقائی رواجوں، کالی پگڑی اور سرمہ کا مذاق اُڑاتے نظر آتے ہیں۔کابل جس تہذیب کی عکاسی کرتا ہے وہ اس کی ہر چیز سے نفرت کرتے ہیں۔مخلوط تعلیمی اداروں، ناچ گانے، شراب، موسیقی، فلموں، زنا اور ہوس زر سے آلودہ جگہ۔

طالبان کا کہنا ہے کہ عقاب، عقابوں کے ساتھ ہی اُڑتے ہیں دوسرے پرندوں کے ساتھ نہیں، دوسرے لفظوں میں یہ کہ آپ سیکولر لوگوں کے ساتھ نہ مذاکرات کر سکتے ہیں اور نہ ہی زندگی گزار سکتے ہیں۔کرزئی اور اس کے حامی ذرا بھی رسوخ نہیں رکھتے۔کوئی بھی کرزئی کے وعدوں پر اعتبار نہیں کرتا۔اور لوگ اس کی حکومت کو بُرا سمجھتے ہیں۔ایک عقیدے سے باغی مرتد حکومت۔

علاوہ ازیں طالبان سمجھوتے کی بات کو اپنے نظریات پر حملہ تصور کرتے ہیں۔ایک مجاہد نے بڑے جذبات سے سمیع کو کہا کہ ''تم میرے نظریات، میرے دین کو نہیں خرید سکتے۔یہ ہماری توہین ہے''۔ طالبان کو غیر مسلح کرنے کے حوالے سے ایک کہانی جسے کسی حد تک کامیابی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔کمانڈر ملا عبدالسلام کی ہے۔انہوں نے دو سال قبل مزاحمت ترک کر دی تھی۔اور انہیں اجازت دی گئی تھی کہ وہ اپنے اکثر افراد اور ہتھیار اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں اور ہلمند میں اپنے آبائی علاقے موسیٰ قلعہ کا ضلعی گورنر بنایا گیا۔لیکن قتل کئے جانے کا خطرہ مسلسل انکے سر پر منڈلاتا رہتا ہے اور موسیٰ قلعہ ایک غیر محفوظ جگہ ہے۔

طالبان کی اکثریت پسماندہ دیہاتوں میں رہنا پسند کرتی ہے۔ جہاں کی آبادی دنیا کے بارے میں ان کے نظریات سے متاثر ہوتی ہے۔اس وجہ سے شہری اور دیہاتی زندگی میں ایک وسیع سماجی، معاشی اور روحانی خلیج حائل ہے۔

دیہاتوں میں جو کہ طالبان کے گڑھ ہیں مقامی رسم و رواج اور طالبان کے طرز حیات میں تصادم نہ ہونے کے برابر ہے۔داڑھی رکھنا، اذان کی آواز سن کر مساجد کا رُخ کرنا، عوامی جگہوں پر عورت اور مرد کے اختلاط سے بچنا، اسلامی قانون کی مکمل پاسداری کرنا اور جرم کو برداشت نہ کرنا یہ سب چیزیں ان میں مشترک ہیں۔ بالخصوص دیہاتوں میں رہنے والے عام پشتون بھی کرزئی اور بیرونی قابض افواج کے تحت گزرے آٹھ سالوں کو بہت نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ چاہے ان کا تجزیہ غلط ہو یا صحیح لیکن وہ دیکھتے ہیں کہ انکے حریف قبائل تاجک، ازبک اور ہزارہ نے طالبان کی شکست سے فائدہ اٹھایا ہے اور پشتون دیہاتوں کو حکومتی تعصب، نظر اندازی، کرپشن اور جنگ کا سامنا کرنا پڑا۔

اس وجہ سے دیہاتوں میں طالبان اتنے غیر مقبول نہیں ہیں جتنا کہ مغربی خرچ پر چلنے والے انتخابی نمائندے۔کرزئی حکومت کے برخلاف، طالبان نے اسلامی انصاف کی جلد فراہمی اور دیہاتوں سے جرائم کے خاتمہ کو یقینی بنایا ہے۔

پاکستانی صحافی احمد رشید اکثر کہتے ہیں کہ طالبان کی حمایت میں اضافہ نہیں ہو رہا کیونکہ اکثر افغان اس تحریک کو پسند نہیں کرتے۔ جبکہ دوسری جانب اگرچہ چند قبائل مزاحمت کاروں کے خلاف متحرک ہوئے ہیں لیکن طالبان قیادت تحریک میں اتحاد کے متعلق مطمئن ہے۔اگرچہ مزاحمت

ایک قیادت کے تحت نہیں ہو رہی لیکن تمام کمانداں اپنے آپ کو اسلامی امارت اور ملّا عمر کا ماتحت تصور کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کوئی بھی محض اپنے پروں پر نہیں اُڑ رہا۔ کوئٹہ شوریٰ، پشاور میں قائم اس کی شاخ، مشرق میں حقانی نیٹ ورک اور شمال میں انفرادی کمانداں یہ تمام قیادتی ڈھانچے مختلف افراد کے تحت ہیں۔ لیکن یہ تمام کے تمام روحانی اور سیاسی سیادت کا حق ''امیر المومنین'' کو دیتے ہیں۔ سالوں پر محیط قتل، قید، فوجوں کی تعداد میں اضافے اور آپریشن کے سلسلوں کے بعد بھی طالبان قیادتیں ڈٹی ہوئی ہیں اس وجہ سے طالبان کا اعتماد مزید پختہ ہو گیا ہے کہ ان کے قائدین خریدے نہیں جاسکتے۔

طالبان اس بات کا محکم یقین رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کے حکم کو پورا کر رہے ہیں اس عقیدے کی واضح علامت فدائی حملوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ امریکہ ابھی تک اس پر قابو نہیں پا سکا۔ طالبان شرکت اقتدار کی جنگ نہیں لڑ رہے وہ تو کسی بھی سمجھوتے کے بغیر پورے ملک میں اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں۔

طالبان ہر اس شخص کو 'عبدالدولار' (ڈالر کا بندہ) کہتے ہیں جو نا قابل اعتبار ہو یا جو پورے افغانستان میں شریعت کے نفاذ کا مطالبہ نہ کرتا ہو۔

کرزئی مایوس کن صورتحال میں مبتلا ہے۔ وہ اپنے مغربی حصہ داروں کو خوش کرنے کے لئے نظام حکومت میں اصلاحات، دیانت داری، منشیات کی روک تھام افغان سیکیورٹی فورسز کا قیام، معاشی ترقی جیسے نعرے لگا تا رہتا ہے۔ لیکن ان آٹھ سالوں میں وہ اور اس کے ہمنشین اپنے وعدوں کا عشر عشیر بھی پورا نہیں کر سکے، اور اگلے ایک دو سالوں میں بھی کسی بہتری کی امید فضول ہے۔

لندن کانفرنس محض وقت کا ضیاع تھا۔ ایک بار پھر واشنگٹن اور اس کے اتحادی ایسے حل کی تلاش میں ہیں جس کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں۔ ایک نیا کرزئی طالبان سے رشوت اور مذاکرات کی بات کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ جبکہ طالبان کا کسی بھی حیثیت کا کوئی بھی قائد مذاکرات کی میز پر آتا دکھائی نہیں دے رہا۔

جہاں تک 6 جنوری کو اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے کائے ایدے کی دبئی میں طالبان نمائندہ ہونے کے دعویدار افراد سے ملاقات کا تعلق ہے اور یہ کہ انہوں نے کہا کہ ہم کوئٹہ شوریٰ تک پیغام پہنچادیں گے۔ تو یہ بات بعید از قیاس ہے کہ سینئر طالبان قیادت نے ان کا دورہ تشکیل دیا ہو۔ اقوام متحدہ نے پانچ مفروضہ طالبان راہ نماؤں کے نام بلیک لسٹ سے خارج کر کے بڑا قدم اٹھایا ہے لیکن اس سے طالبان غیر محتاط نہیں ہو سکتے انہیں کوئی تکلیف نہیں کہ وہ جنیوا یا نیو یارک کا سفر کریں یا بینک اکاؤنٹ کھلواتے پھریں۔ وہ اپنے گھر پر لڑی جانے والی جنگ میں مصروف ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: پاکستان میں نفاذ اسلام کے داعیان سے چند سوالات

۴۔ خود حکومت کے لیے درخواست دینے کی ممانعت (بخاری شریف کی حدیث میں بیان کردہ) کے باوجود ٹکٹ کے حصول کے لیے فراہم کیے جانے والے جملہ لوازمات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۵۔ اقتدار کی اس درخواست اور لالچ (بخاری شریف کی حدیث کے مطابق) کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۶۔ اگر صدر پاکستان امیر المومنین نہیں ہے تو اس کے حق حکمرانی کو تسلیم کرتے ہوئے جمہوریت کے ''استحکام'' کے لیے پانچ سال کا عرصہ مہیا کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۷۔ امیر المومنین (صدر) کے چناؤ کے وقت اس کے غیر عادل ہو جانے کے لیے پانچ سال کا عرصہ متعین کر دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۸۔ اگر امیر المومنین (صدر) پانچ سال مکمل ہونے پر عدل کے ساتھ حکومت کر رہا تو پھر پانچ سال کے بعد وہ غیر عادل کیوں ہو جاتا ہے؟

۹۔ اسلام میں امیر المومنین کے ساتھ باقی لوگ تو مشیر ہوتے ہیں لہٰذا یہاں اگر زرداری (صدر) امیر المومنین ہے تو پھر گیلانی (وزیر اعظم) کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

۱۰۔ کیا دونوں بیک وقت امیر المومنین ہیں؟

۱۱۔ اگر صدر کی بجائے نواز شریف امیر المومنین تھا تو جب پرویز مشرف نے اس کو ''امیر المومنین'' بنا دیا تو اقتدار پر اس قبضے کی شرعی حیثیت کیا تھی؟

۱۲۔ اگر یہ آئین سے تجاوز تھا تو اس غیر آئینی صدر کے تحت انتخابات میں حصہ لے کر اسمبلیوں میں آنے کی شرعی حیثیت کیا تھی؟

۱۳۔ یہ کیسا نظام ہے کہ اس میں امیر المومنین کے باغی بھی اسی طرح منتخب ہو کر آتے ہیں (عہد خلافت راشدہ میں تو یہ ہوا تھا کہ کمیٹی میں سے جن پر اتفاق ہو گیا اس کے ساتھ ہی باقی لوگوں کی امتیازی حیثیت ختم ہوگئی)

۱۴۔ ''اسلامی ریاست'' کے باغیوں کے سردار (قائد حزب اختلاف) کو بھی باقاعدہ پروٹوکول دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغان طالبان کی پاکستان سے گرفتاریاں

افغان طالبان راہ نماؤں کی حالیہ گرفتاریاں آقاؤں کے حضور ''سلسلۂ تحائف'' ہی کی کڑی ہے۔ جواب میں ملا عبدالغنی برادر کی گرفتاری سے 'مالکوں' کی باچھیں کھِل گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہالبروک فوری طور پر پاکستان آیا اور اس کارروائی پر حکومت پاکستان کی تحسین کے بعد اعلان کیا کہ ''امریکہ پاکستان کو 349 ملین ڈالر امداد جلد دے گا''۔ لہٰذا جو لوگ اب تک اس خوش فہمی سے جان نہیں چھڑوا سکے کہ ''پاکستان اور افغان طالبان میں تعلقاتِ راہ ورسم ماضی ہی کی طرح استوار ہیں اور افغان طالبان پاکستان کے حوالے سے اپنے دلوں میں نرم گوشہ رکھتے ہیں''۔ یہ تمام واقعات ایسے افراد کو دعوت فکر دے رہے ہیں کہ کیا دنیائے کفر کے امام امریکہ اور اُس کے حواریوں سے افغانستان کے دشت و جبل میں ناک سے لکیریں نکلوانے والے فاقہ مست اس قدر کور دماغ ہیں کہ صلیبیوں کی چاکری میں تمام حدود کو پار کر جانے کے باوجود بھی پاکستان کے گیت گاتے رہیں اور اُس کے صدقے واری جاتے رہیں۔ یقیناً اب پاکستانی فوج، اس کے خفیہ اداروں کا کوئی مکر و فریب اور حیلہ مجاہدین کے ہاں چلنے کا نہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اِن کے تمام تر مکر سمیت پوری دنیا کی آنکھوں کے سامنے واضح کر دیا ہے۔

☆☆☆☆☆

یہ دنیا ہے!!!

دانیال عبدالرشید

یہ دنیا ہے، یہاں اس طرح کے الٹے کھیل معمول کا حصہ ہیں اس لئے حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہاں خواتین کے بیوپاری، حقوق خواتین کی تحریکیں چلاتے ہیں، غامدی جیسے جاہل اور لامذہب' مذہبی سکالر کہلاتے ہیں۔ بے حساب دولت رکھنے والے غریبوں کے حقوق کی این جی اوز کے ڈائریکٹر ہوتے ہیں، مجاہدین اور ان کی تنظیموں کی الف ب تک نہ جاننے والے' جہادی امور کے ماہر مانے جاتے ہیں۔ شراب میں ڈوبے، انگریزی اخبارات کی جھوٹی رپورٹیں چاٹ کر اخبار کالے کرنے والوں کو ماہر اور معروف تجزیہ نگار کہا جاتا ہے۔ فحاشی، عریانی پھیلا کر ایڈز جیسی گندی بیماری کو فروغ دینے والے اداکار اور اداکارائیں' ایڈز کے خلاف مہمات کی سربراہی کرتی ہیں۔ برگر اور پیزا کھا کر بھوکوں کے حق میں دھواں دھار تقریریں جھاڑنا ایک مستقل فیشن ہے۔ اعجاز الحق اور حامد سعید کاظمی جیسے لوگ مذہبی امور کے وزیر بنا دیئے جاتے ہیں اور زرداری جیسے ملک کے صدر ہوتے ہیں تو ایسے میں اگر امریکہ نے طالبان کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا طعنہ دے دیا تو ہنسنے کی کون سی بات ہے؟

طالبان نے ایک نوجوان امریکی فوجی برگڈال کی ویڈیو جاری کی ہے۔ امریکی فوجی کے آگے روٹی اور قہوے کا کپ رکھا ہے اور وہ ایک شخص کے سوالات کے جواب میں کہتا ہے کہ میں بہت خوفزدہ ہوں۔ لوگ حکومت کو مجبور کرنے کے لیے سڑکوں پر نکلیں، امریکہ افغانستان میں اپنی جانیں اور قیمتی وقت ضائع کر رہا ہے۔ اسے افغانستان سے نکلنا چاہیئے، ہم سب کی گھر واپسی یقینی بنائی جائے وغیرہ وغیرہ۔ امریکہ کی وزارت دفاع پینٹا گون نے ویڈیو کو اصلی تسلیم کر لیا ہے مگر طالبان کی شدید مذمت کی ہے کہ انہوں نے عالمی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی اور قیدی کے حقوق پامال کیے ہیں۔ مجھے بذات خود یہ ویڈیو اور تصویر دیکھ کر کافی صدمہ ہوا۔ طالبان کو علم ہی نہیں ہے کہ آج کل انسانی حقوق کیا ہیں اور قیدیوں کی کس طرح کی تصاویر ریلیز کی جاتی ہیں؟ بیچارے قدیم زمانے کے لوگ ہیں کم از کم چودہ سو سال پرانے، وہ کیا جانیں کہ جدید زمانے نے قیدیوں کے لیے کیا خوبصورت انسانی حقوق وضع کئے ہیں۔

طالبان نہ ٹی وی دیکھتے ہیں اور نہ اخبارات سے زیادہ شغل رکھتے ہیں، نہ انہیں کمپیوٹر پر انگلیاں گھمانے اور سکرین پر نظریں جمانے کی فرصت ہے۔ قیدی کو مکمل لباس میں ملبوس کرنا، کھانے کے لیے روٹی دینا، زنجیروں اور ہتھکڑیوں کے بغیر بٹھانا' انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزی اور پامالی کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس لیے امریکہ کا احتجاج بجا ہے۔ غصہ آنا فطری ہے اور بیان بازی حق ہے۔ جدید عالمی قوانین کے مطابق اگر یہ تصویر کچھ یوں ہوتی کہ قیدی تنگ لباس میں یا بالکل بے لباس ہوتا، اس کے جسم کو کوئی کتا بھنجھوڑ رہا ہوتا یا کوئی انسانی درندہ ضربیں لگا رہا ہوتا، ارد گرد کئی لوگ اس کی حالت پر قہقہے لگا رہے ہوتے، کوئی اس کے سر پر مکے برسا کر انگلیوں سے وکٹری کا نشان بنا رہا ہوتا، اس کے برہنہ جسم پر کئی لوگ سوار ہوتے، اسے تاروں سے کرنٹ دیا جا رہا ہوتا یا جسم پر نجاست اور گندگی مل دی گئی ہوتی، اس کے گلے میں پٹہ ڈال کر گھسیٹا جا رہا ہوتا، اس کے نازک اعضا کھینچے جا رہے ہوتے تو آپ دیکھتے، امریکہ طالبان کو شاباش دیتا، خراج تحسین پیش کرتا، انہیں مبارکباد کا پیغام بھیجتا کہ پتھر کے زمانے میں رہنے والے ان قدامت پسندوں کو جدید دنیا کے قوانین کا کچھ علم و ادراک تو ہوا۔ انہوں نے بھی کسی کام میں ''مہذب'' دنیا کا اتباع تو کیا۔ انہیں بھی روشن خیالی کی کچھ سمجھ تو آئی۔

مگر افسوس طالبان وہی کے وہی رہے۔ گوانتاناموبے، ابوغریب اور بگرام کے عقوبت خانوں میں انسانی حقوق کے نگہبان امریکہ نے قیدیوں کے ساتھ جو کچھ کیا اور پھر اس حسن سلوک کی تصویر کشی کر کے جس طرح دنیا بھر میں بانٹی یہ اس بات کا اعلان تھا کہ آج کے بعد دنیا میں قیدیوں کے یہ حقوق ہیں اور ان کے ساتھ عالمی قوانین کے مطابق یہ سلوک کیا جانا چاہیئے، امریکہ کے غلاموں یعنی اتحادیوں کے ممالک میں بھی عرصہ ہوا قیدی کے حقوق کا یہی جدید چارٹر نافذ العمل ہے۔ یہ ممالک خواہ کفریہ ہوں یا 'اسلامی' ہر کسی نے اپنے قیدیوں کو مکمل طور پر یہ حقوق مہیا کر رکھے ہیں، ان ممالک کے قید خانوں سے رہا ہو کر آنے والا ہر شخص اسی ''حسن سلوک'' کی داستان سناتا ہے اور روتا رلاتا ہے۔ امریکہ نے بہت اچھا کیا کہ طالبان کی اس ''بدسلوکی'' پر احتجاج کر کے دنیا کو بتا دیا کہ وہ ان ''درندوں'' کے خلاف جو جنگ لڑ رہا ہے وہ بالکل صحیح اقدام ہے۔

جو لوگ زمانے میں ''مہذب'' اقدار کے فروغ میں رکاوٹ نہیں، زمانے بھر سے الگ روش اختیار کریں' عالمی قوانین کی خلاف ورزی کریں اور ہر کام اپنی مرضی سے کریں ان کا یہی علاج ہونا چاہیئے۔ پینٹا گون کی یہ پریس کانفرنس میرے ذہن کو کئی صدیاں پیچھے لے گئی۔ مکہ کے ان ''مہذب''، ''روشن خیال اور'' ''نیک صفت'' مشرکین کا واویلا مجھے سنائی دینے لگا ''یَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ '' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ پر بدترین مظالم کے پہاڑ توڑنے والے مشرکین، بیت اللہ' مرکز توحید کو شرک کا گڑھ بنا دینے والے مجرمین، اللہ کے گھر کے سامنے ننگے طواف کرنے والے بے حیا، بے گناہ قیدیوں کو زنجیروں میں جکڑ کر رکھنے والے درندے، مظلوم و مجبور اہل ایمان کو ہجرت سے روکنے والے ظالمین، شرابی، زانی، ڈاکو، بدکار اس بات پر چیخ رہے تھے کہ مسلمانوں نے رجب کی پہلی تاریخ کو ان کے دو افراد کیوں قتل کر دیئے۔ مسلمانوں نے حرام مہینے کی حرمت پامال کر دی۔ مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کر دی، اہل ایمان نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر لیا۔ ہائے ہائے! تمثیل کی زبان میں اسے کہتے ہیں چھلنی کا لوٹے کو دو سوراخوں کا طعنہ دینا ''ارے لوٹے تیرے اندر تو دو سوراخ ہیں''۔ مگر خبردار لوٹا چھلنی کو یاد نہ دلائے کہ محترمہ آپ تو ہیں ہی سراپا سوراخ، کیونکہ چھلنی امریکہ ہے، یاد دلانے کا نتیجہ ہو سکتا ہے آپ برداشت نہ کر سکیں۔

مجھے یوں لگا جیسے پینٹا گون اور مکہ کے دارالندوہ کے درمیانی فاصلے سمٹ گئے ہیں۔ ابوجہل اور بارک اوباما ایک ہی زمانے میں آ گئے ہیں، رابرٹ گیٹس اور امیہ بن خلف ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔

(بقیہ صفحہ 55 پر)

شمالی اتحاد کے قیدی

محمد ابوبکر صدیق

طالبان قندوز سمنگان پر قابض:

طالبان کے وزیر اطلاعات ملا امیر خان متقی تین ماہ کا پرصعوبت سفر کر کے قندوز سے بخیریت قندھار پہنچے۔ یہ ستمبر 1997 کے اوائل کا واقعہ ہے۔اس کے بعد طالبان حیرت انگیز رفتار کے ساتھ قندوز سے مزار شریف کی طرف بڑھتے دکھائی دیے۔ 7 ستمبر کو وہ درہ ہرگنگ پر قائم مورچوں سے نیچے اترے اور آن کی آن میں سمنگان کے اہم شہر تاشبرغان (خلم) پر قابض ہو گئے۔ یہ شہر سالانگ شاہراہ کا اہم دفاعی نقطہ ہے۔ پروان، کاپیسا، بل خمری اور سمنگان کے مرکز ایبک کے راستے یہاں آ کر ملتے ہیں۔ قبضے کے بعد سالانگ شاہراہ پر واقع ان تمام شہروں کا رابطہ مزار شریف سے کٹ گیا۔

حیرتان بندرگاہ:

طالبان نے خلم میں مورچے مضبوط کرتے ہی مزار شریف کی طرف کوچ کیا۔شہر کا گردونواح سے رابطہ منقطع کرنے کے لیے انہوں نے حیرتان دوراہے پر قبضہ کرلیا جو مزار شریف سے صرف 15 کلومیٹر دور ہے۔اس کے بعد وہ دریائے آمو کی طرف بڑھتے رہے اور رات کی تاریکی میں حیرتان بندرگاہ پر قابض ہو گئے۔ جو دریائے آمو کے کنارے وسط ایشیا اور افغانستان کے درمیان اہم تجارتی مرکز کے طور پر مشہور ہے۔طالبان کے قتل عام کا سب سے بڑا ذمہ دار عبدالمالک اس صورت حال سے ایسا بدحواس ہوا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا اور اپنے آبائی علاقے فاریاب جا کر دم لیا۔اس کی غیر موجودگی میں مزار شریف پر ایک بار پھر حزب وحدت کے بے رحم جنگجو قابض ہو گئے۔شہر میں لوٹ مار کا بازار گرم ہو گیا۔ادھر طالبان نے مزار شریف ایئر پورٹ پر قبضہ کرلیا۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک دن میں شہر پر قبضہ کرلیں گے مگر طالبان اب پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے تھے۔انہوں نے شہر کے اردگرد تمام بستیوں اور شاہراہوں پر مورچہ بندی جاری رکھی۔محاصرہ سخت اور طویل ہوتا چلا گیا۔مزار شریف کے اردگرد تمام مقامی کمانڈر طالبان سے جا ملے تھے۔

دوستم کی واپسی، طالبان کی پسپائی:

بظاہر حالات طالبان کے حق میں نظر آتے تھے مگر اس پردے میں طوفان کے آثار جنم لے رہے تھے۔حزب وحدت اور دوستم کے گروہوں کو بھرپور امداد ملنے لگی تھی۔وہ طالبان سے جا ملنے والے کمانڈروں کو خفیہ طور پر خرید رہے تھے۔حزب وحدت (خلیلی گروپ) کے راہ نماؤں استاد محقق وغیرہ نے دوستم کے ساتھ اتحاد کا فیصلہ کرلیا تھا۔وہ دوستم کی واپسی کے لیے زمین ہموار کرنے میں کامیاب ہوتے جا رہے تھے۔اس مہم کے نتیجے میں اکتوبر کے وسط میں دوستم اچانک شمالی افغانستان میں نمودار ہوا۔اس نے قلعہ جنگی میں قیام کیا اور فوراً یہ اعلان نشر کیا کہ وہ آدھ گھنٹہ قبل وطن واپس آ پہنچا ہے۔طالبان سربراہ کو جوں ہی یہ خبریں ملیں انہوں نے فوری طور پر طالبان کو مزار شریف کا محاصرہ اٹھا کر پسپائی کا حکم دے دیا۔تاخیر کی صورت میں خطرہ تھا کہ طالبان خود باغی کمانڈروں کے گھیرے میں آ جائیں۔طالبان نے پہلے حیرتان بندرگاہ خالی کی،اس کے فوراً بعد 20 روز سے مزار شریف کو گھیرے ہوئے طالبان مجاہدین بھی قندوز کی طرف پسپا ہو گئے۔ یہ اکتوبر کے دوسرے عشرے کا واقعہ ہے۔دوستم کی آمد سے مزار شریف اور گردونواح کے کمانڈروں نے ایک بار پھر اس کی حلقہ بگوشی اختیار کر لی۔انہوں نے مزار شریف میں خوب لوٹ مار کر کے فتح کا جشن منایا۔مزار شریف سے طالبان کی پسپائی نے طالبان مخالف گروہوں کے حوصلے بلند کر دیے تھے اور طالبان کے خلاف سازشوں کی کامیابیاں واضح ہو گئیں۔شمالی اتحاد کے جنگ جو کمانڈروں نے باہمی اختلافات دور کرنے کی ضرورت بھی محسوس کر لی۔

شمالی اتحاد کا نیا خاکہ:

اکتوبر کے آخری عشرے میں برہان الدین ربانی کی زیر صدارت تمام جنگ جو کمانڈروں کا اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا،جس میں فیصلہ کیا گیا کہ مزار شریف پر جنرل عبدالمالک کے نائب جنرل فوزی، شبرغان پر جنرل دوستم، سرپل پر کمانڈر عبدالغفار اور فاریاب پر جنرل عبدالمالک کی حکومت ہو گی۔دوستم کو خوش کرنے کے لیے ربانی نے اسے اپنے نائب کا عہدہ بھی دے دیا۔

دوستم مزار شریف سے دست بردار ہونے کو کبھی تیار نہ تھا مگر فی الحال اس کے از بک دستے منظم نہ تھے اس لیے اس نے مزار شریف پر جنرل فوزی کا اقتدار بادل نخواستہ تسلیم کرلیا۔کیونکہ ویسے بھی جنرل فوزی کا مزار شریف میں اثر بہت کم رہ گیا تھا۔وہاں کی اصل طاقت اب ہزارہ جات اور حزب وحدت تھے۔حزب وحدت نے دوستم کی واپسی میں خاص تعاون کیا تھا اس لیے دوستم ان کے خلاف زبان کھول کر بدمزگی پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔البتہ اس نے عبدالمالک کے خلاف خوب بیانات دیے اور طالبان کے قتل عام میں اس کے جرائم کی تفصیلات میڈیا کو بتائیں۔

طالبان پر شمالی اتحاد کے مظالم:

سانحہ مزار شریف کو 5 ماہ گزر چکے تھے اور اب مختلف ذرائع سے اس سانحے کی روح فرسا تفصیلات سامنے آنے لگی تھیں۔ان ذرائع کے مطابق اس سانحے میں ہزاروں طالبان گرفتار ہوئے تھے۔ان کی اکثریت کو بڑی بے رحمی سے شہید کر دیا گیا جبکہ باقی ماندہ قیدی بدترین اذیتیں برداشت کرتے رہے۔ذرائع کے مطابق جوز جان اور شبرغان کے گردونواح میں کم از کم دو ہزار طالبان مدفون ہیں جنہیں 120 قبروں اور 9 کنوؤں میں زندہ دفن کر دیا گیا تھا۔بعد میں قتل عام سے بچ نکلنے والے چند خوش قسمت طلبہ نے مزید روح فرسا انکشافات کیے۔انہوں نے بتایا کہ قتل کرنے سے پہلے طالبان کو اتنی دیر بھوکا اور پیاسا رکھا گیا کہ ان میں کئی نقاہت کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم توڑ گئے۔اس کے بعد انہیں گروہوں کی شکل میں ٹرکوں میں لادا گیا،کنٹینروں میں ٹھونسا گیا اور پھر انہیں دشت لیلیٰ اور دوسرے ویران علاقوں میں لے جایا گیا۔یہاں بڑے بڑے گڑھے اور کنویں پہلے ہی کھدوا لیے گئے تھے۔طالبان کو،جن کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے، دھکے دے دے کر ان گڑھوں میں گرا دیا گیا۔مزاحمت کرنے والے طالبان کو باہر ہی گولیوں سے بھون دیا گیا،پھر انہیں بھی کنوؤں میں پھینک دیا گیا۔اس کے بعد دیر تک اندھا دھند فائرنگ کی گئی،جس سے کنوؤں میں

گرے ہوئے قیدی مرغِ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔اس پر بھی اکتفا نہ کیا گیا بلکہ دستی بموں سے قیدیوں کے پرخچے اڑا دیے گئے۔آخر میں تمام کنوؤں کو بلڈوزروں کے ذریعے پاٹ دیا گیا۔

طالبان کا یہ بہیمانہ قتل عام جون 1997 میں ہزارہ جات اور عبدالمالک کی ملیشیا کے ہاتھوں ہوا تھا۔اگلے سال 1998 میں جنیوا میں انسانی حقوق کنونشن کے ترجمان جان ولز نے یہاں تحقیقات کے بعد اجتماعی قتل عام کی تصدیق کی اور بتایا کہ شبرغان کے نزدیک دشت لیلیٰ اور مزار شریف وحیرتان کے مابین واضح صحرا میں کئی بڑی بڑی اجتماعی قبریں ہیں۔جن میں صرف دشت لیلیٰ کے مدفنوں میں دو ہزار سے زاید لاشیں ملی ہیں۔عبدالمالک کے ایک وفادار افسر سلیم صابر نے ان جرائم کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ طالبان کو ایسے کنٹینروں میں بند کر کے صحرا تک لے جایا جاتا تھا،جن میں ہوا کا بالکل گزر نہیں ہوتا تھا۔بہت سے طالبان دم گھٹنے اور تپش کی وجہ سے شہید ہوئے۔کنٹینروں کی گرمی کی وجہ سے ان کی کھال جسموں سے اتر چکی تھی۔

عبدالمالک کی درندہ صفت فوج اور ہزارہ جات نے نہ صرف طالبان کا قتل عام کیا تھا بلکہ انہوں نے مزار شریف کے گردونواح میں کئی ماہ تک ایسی آبادیوں میں خون کی ندیاں بہائیں؛جن کے بارے میں انہیں شک تھا کہ یہاں طالبان کی حمایت کا عنصر پایا جاتا ہے۔ستمبر 1997 مزار شریف ہوائی اڈے کے قریب فیض آباد نامی چھوٹا سا گاؤں ان کی خون آشامی کی بھینٹ چڑھا۔یہاں 150 افراد جن میں بچوں اور بچیوں کی اکثریت تھی،اس الزام میں قتل کر دیے گئے کہ وہ طالبان کے حامی ہیں۔

قیدی طالبان سے بے رحمانہ سلوک:

طالبان کے جو افراد قیدی بنا لیے گئے تھے،ان کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا جا رہا تھا۔انہیں تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند رکھا جا رہا تھا۔سخت جبری مشقت لی جا رہی تھی،انہیں کوڑوں سے پیٹنا،لاتوں اور مکوں کا نشانہ بنانا،روزانہ بجلی کے پچاس پچاس جھٹکے دینا،گرم لوہے سے داغ دینا ایک معمول تھا۔کھانے کے لیے برائے نام غذا دی جاتی،قیدی طبی سہولتوں سے محروم تھے۔ان کے زخم گلتے سڑتے جا رہے تھے۔احمد شاہ مسعود ان میں سے بہت سے طالبان کو اپنی ہوس انتقام کا نشانہ بنانے کے لیے پنج شیر لے گیا۔پنج شیر جیل میں پہلے سے بہت سے طالبان قید تھے۔ان پر جو مظالم توڑے جاتے تھے،انہیں سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

پنج شیر جیل میں قید کاٹنے والے ایک طالب علم کا بیان ہے کہ ان کی بیرکیں گندگی و غلاظت کا ڈھیر تھیں۔صرف ان میں رہنا ہی آدمی کا جینا دوبھر کرنے کے لیے کافی تھا۔انہیں ہر وقت سخت اور غلیظ گالیاں دی جاتیں،سخت جسمانی تشدد کیا جاتا،پورے چھ ماہ انہیں روٹی تک نہیں دی گئی۔کھانے کے لیے گھاس پھونس اور درختوں کے پتے آگے ڈال دیے جاتے۔پاکستان کی جہادی تنظیموں نے ان کے لیے خورد ونوش کا سامان اور کچھ رقم بھیجی تو ''پنج شیری مجاہد'' اسے شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے۔اس جیل میں قید ایک حافظ قرآن طالب علم کی زبان کاٹ دی گئی۔اس بہیمانہ سزا سے پہلے وہ طالب علم چیخ چیخ کر فریاد کرتا رہا کہ چاہے کوئی بھی سزا دی جائے' اسے قبول ہے مگر زبان نہ کاٹی جائے کیونکہ اس نے چھ سال کی محنت سے قرآن مجید حفظ کیا ہے اور یہ زبان تلاوت میں مصروف رہتی ہے مگر پنج شیری افسران پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

اہل فکر ودانش اور قلم کار تو تا حال نبویؐ پیشین گوئی کے برعکس نت نئی توجیہات کر کے موجودہ صلیبی جنگ کو وسائل کی جنگ کا عنوان دے رہے ہیں مگر ان کی کیفیت وہی ہے کہ آنکھیں تو ہیں لیکن دیکھتے نہیں ہیں دل تو ہیں مگر سمجھتے نہیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ ''کافر ایک دوسرے کو مسلمانوں پر حملے کی دعوت دیں گے''۔اور حالیہ کچھ عرصے میں امریکہ،چین اور روس کو اس جنگ میں شامل ہونے کی دعوت دے چکا ہے مگر ان کفری ممالک نے 42 ممالک پر مشتمل فوج کی افغانستان میں بنتی درگت دیکھ کر بالآخر انکار کر دیا ہے۔دوسری طرف المیہ یہ ہے کہ ہمارے راہ نما اور دانشور ابھی تک اس جنگ کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جاری صلیبی جنگ قرار دینے سے انکاری ہیں۔

مزید امداد چاہتے ہو تو ''ڈومور'': جان کیری

امریکی سینیٹر جان کیری نے کہا ہے کہ ''پاکستان مزید امریکی امداد چاہتا ہے تو اسے اپنی سرزمین پر ''دہشت گردوں'' کے خلاف مزید سخت قسم کی کارروائی کرنا ہوگی۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: یہ دنیا ہے

ایک جیسا عمل،ایک جیسی زبانیں،ایک جیسی باتیں،ایک جیسا کردار اور پھر ایک معطر احساس نے میری روح کو مہکا دیا۔طالبان بھی تو مدینہ والوں کے قریب ہو گئے ہیں،قندھار اور طیبہ کے فاصلے بھی تو سمٹ رہے ہیں۔قرآن کی یہ جوابی آیت طالبان کو بھی تو تسلی دے رہی ہے۔إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (البقرہ 218) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔سریہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور آپریشن مشترک کے غازیوں میں کتنی مماثلت ہے۔مبارک ہو مبارک ہو۔

صحابہ کرامؓ جیسے مراتب تو اب تا قیامت کسی کو نہ مل سکیں گے۔ان کی خاکِ پا کو بھی کوئی نہ پہنچ سکے گا مگر ان کے ایمانی مظاہر کی جھلک ہر زمانے میں دکھائی دیتی رہے گی۔قرآن زندہ ہے اس کے کردار زندہ رہتے ہیں۔قرآن میں بیان فرمودہ مومن ہر زمانے میں دکھائی دیتا رہے گا اور روشنی کی راہ دکھاتا رہے گا۔قرآن میں بیان ہونے والا کافر ہر زمانے میں نظر آتا رہے گا اور ظلمت میں گرتا رہے گا۔قرآن میں بیان ہونے والا منافق ہر دور میں موجود رہے گا اور ذلت و رسوائی پاتا رہے گا۔

میں کچھ سنجیدہ ہو گیا ہوں حالانکہ امریکی ترجمان کا بیان سننے کے بعد تین دن سے مسلسل ہنس رہا ہوں۔مگر یہ دنیا ہے یہاں دونوں حالات چلتے ہیں۔کبھی ہنسی اور کبھی آنکھ نم،امریکہ کی بات سنیں تو گدگدی ہونے لگتی ہے اور اچانک ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ یاد آ جائیں اور بات ان تک جا پہنچے تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔ہاں یہ دنیا ہے یہاں سب چلتا رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

خراسان کے گرم محاذوں سے

مرتب: عمر فاروق

درج ذیل اعداد و شمار امارت اسلامیہ افغانستان کے مقرر کردہ ترجمان برائے جنوبی و شمالی افغانستان، قاری یوسف احمدی اور ذبیح اللہ مجاہد کی طرف سے جاری کردہ ہوتے ہیں۔ جن کو امارت اسلامیہ افغانستان کے طالبان مجاہدین کے عربی ترجمان 'الصمود' کی ویب سائٹ www.alsomod.org اور www.alemarah.info پر بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
16 جنوری 2010ء				
قندوز	گرتھی	جرمن فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 جرمن ٹینک تباہ، 2 فوجی گاڑیاں تباہ	15 جرمن فوجی ہلاک، 12 زخمی
بلخ	۔	ہوائی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
ہلمند	نادعلی	برطانوی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	3 برطانوی فوجی ہلاک، 2 زخمی
ہلمند	سنگین	برطانوی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	---
ہلمند	۔	اتحادی فوجی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
ہلمند	سنگین	افغان پیدل فوجی دستے پر کمین	---	2 افغان فوجی ہلاک، 3 زخمی
ہلمند	موسیٰ قلعہ	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	1 افغان فوجی ہلاک، 2 زخمی
پکتیا	زرت	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
خوست	بک	ضلعی گورنر پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 گاڑی تباہ	گورنر زخمی، 2 محافظ ہلاک
خوست	۔	افغان فوجی پیدال قافلے پر حملہ	---	4 افغان فوجی ہلاک
کپیسا	اللہ سائی	فرانسیسی فوجی قافلے پر کمین	---	10 صلیبی فوجی ہلاک
قندوز	باغ شرکت	اتحادی فوجی دستے پر کمین	---	15 جرمن فوجی، 7 افغان فوجی ہلاک
فریاب	خواجہ نموسی	نیٹو فوجی دستے پر حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	3 نیٹو فوجی ہلاک، 2 زخمی
پکتیا	یوسف خیل	امریکی فوجی قافلے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ، 2 فوجی گاڑیاں	12 امریکی فوجی ہلاک
بادغیس	مرغاب	افغان فوجی دستے پر کمین	---	4 ہلاک
18 جنوری 2010				
کابل	کابل شہر	اہم حکومتی اور اتحادی عمارتوں پر حملے	متعدد عمارتیں تباہ	110 صلیبی و افغان اہل کار ہلاک
وردک	سور پتوئی	امریکی جاسوس طیارے پر حملہ	طیارہ تباہ	---
بادغیس	مرغاب	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	---	6 صلیبی فوجی ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	نیٹو اور افغان فوجی قافلے پر حملہ	کئی گاڑیاں تباہ	12 صلیبی و افغان فوجی ہلاک
وردگ	سید آباد	امریکی فوجی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
ننگرہار	۔	ہوائی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
بغلان	۔	افغان پولیس پر حملہ	---	2 پولیس اہل کار ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
قندھار	میوند	کینیڈین فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	5 کینیڈین فوجی ہلاک
کابل	کابل شہر	نیٹو رسد کے قافلے پر حملہ	7 نیٹو ٹرک تباہ	8 محافظ ہلاک
قندھار	دوارای	نیٹو قافلے پر راکٹ و ریموٹ کنٹرول بم حملہ	9 سپلائی گاڑیاں تباہ	70 نیٹو فوجی ہلاک
خوست	خوست شہر	افغان پیدل فوجی قافلے پر کمین	---	10 افغان فوجی ہلاک
کنڑ	گنشلی	امریکی فوجی قافلے پر حملہ	---	---
قندوز	ـ	جرمن فوجی قافلے پر حملہ	---	---
ہلمند	گرشک	افغان فوجی قافلے پر بارودی سرنگ حملہ	12 گاڑیاں تباہ	4 افغان فوجی ہلاک، 2 زخمی
20 جنوری 2010				
ننگرہار	ـ	نیٹو آئل ٹینکر پر حملہ	ٹینکر تباہ	---
ارزگان	ترین کوٹ	افغان فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	فوجی گاڑی تباہ	4 افغان فوجی ہلاک
بادغیس	مرغاب	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	---	8 امریکی فوجی ہلاک، 7 زخمی
قندھار	بولدک	کینیڈین فوجی قافلے پر حملہ	3 کینیڈین ٹینک تباہ	15 کینیڈین فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	افغان فوجی چوکی پر حملہ	چوکی تباہ	9 افغان فوجی ہلاک
خوست	علی شیر	نیٹو فوجی قافلے پر حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
لغمان	الیشنگ	امریکی فوجی قافلے پر کمین	6 امریکی ٹینک تباہ	22 امریکی فوجی ہلاک
قندھار	ارغنداب	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	---	11 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	برطانوی فوجی کانوائے پر کمین	1 برطانوی ٹینک تباہ	12 برطانوی فوجی ہلاک
21 جنوری 2010				
خوست	ـ	افغان فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	افغان کمانڈر سمیت 3 ہلاک
پکتیکا	سرے کلا	افغان فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	2 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	ـ	افغان فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	10 افغان فوجی ہلاک
فراح	لوش	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی تباہ	2 افغان فوجی ہلاک
کنڑ	ناری	امریکی فوجی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
ہلمند	نادعلی	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
غزنی	ماقر	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	4 افغان فوجی ہلاک
قندھار	زہری	نیٹو فوجی کانوائے پر کمین	3 نیٹو ٹینک تباہ	20 نیٹو فوجی ہلاک
زابل	شہر صفا	افغان فوجی کانوائے پر کمین	4 فوجی گاڑیاں تباہ	13 افغان فوجی ہلاک
نیمروز	ـ	افغان پولیس پر کمین	---	3 پولیس اہل کار ہلاک
ہلمند	سنگلاخ	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	5 نیٹو ٹینک تباہ	16 نیٹو فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
ہلمند	گریشک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی تباہ	7 افغان فوجی ہلاک
22 جنوری 2010ء				
ہلمند	گریشک	برطانوی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3 برطانوی ٹینک تباہ	12 برطانوی فوجی ہلاک
لغمان	۔	نیٹو فوجی کانوائے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
زابل	چھینا	نیٹو فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	7 نیٹو فوجی ہلاک
کپیسا	تغاب	فرانسیسی فوجی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
ارزگان	ترین کوٹ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	ایک فوجی گاڑی تباہ	7 افغان فوجی ہلاک
وردگ	۔	نیٹو اور فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 ٹینک تباہ،1 فوجی گاڑی تباہ	12 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	۔	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	4 افغان فوجی ہلاک
فراہ	دل آرام	نیٹو فوجی کانوائے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
23 جنوری 2010				
کابل	کابل شہر	امریکی ہیلی کاپٹر پر حملہ	ہیلی کاپٹر تباہ	ہیلی کاپٹر میں سوار امریکی عملے کے تمام اہلکار ہلاک
غزنی	۔	پولش فوجی کانوائے پر کمین	---	---
کنڑ	سید آباد	افغان فوجی سرحدی چوکی پر حملہ	چوکی تباہ	---
زابل	۔	افغان فوجی کانوائے پر کمین	ایک فوجی گاڑی تباہ	کمانڈر ہلاک
25 جنوری 2010				
کنڑ	۔	افغان پولیس چوکی پر حملہ	چوکی تباہ	---
قندھار	قندھار	نیٹو کے فضائی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
قندھار	میوند	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	4 ٹینک تباہ	18 نیٹو فوجی ہلاک
ہرات	شین ڈنڈ	ہسپانوی فوجی قافلے پر حملہ	1 ٹینک تباہ	5 ہسپانوی فوجی ہلاک
ہلمند	مرجا	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	---	11 امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	کنشین	امریکی فوجی اڈے پر فدائی حملہ	---	---
ہرات	۔	افغان فوجی کمانڈر پر حملہ	---	فوجی کمانڈر گرفتار
ہلمند	سنگین	برطانوی فوجی کانوائے پر گرنیڈ حملہ	---	2 برطانوی فوجی ہلاک
پکتیا	گردیس	نیٹو فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
نورستان	غازی آباد	امریکی فوجی کانوائے پر راکٹ حملے	دو امریکی ٹینک تباہ	4 امریکی فوجی ہلاک
خوست	خوست شہر	امریکی رسد کے قافلے پر کمین	1 ٹینکر تباہ	---
ننگرہار	۔	امریکی فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	4 امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	برطانوی فوجی کانوائے پر کمین	1 برطانوی ٹینک تباہ	4 برطانوی فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
خوست	علی شیر	افغان فوجی قافلے پر کمین	ایک فوجی گاڑی تباہ	کمانڈر سمیت 4 ہلاک
ہلمند	ناد علی	امریکی و نیٹو فوجی کانوائے پر کمین	دو ٹینک تباہ	9 صلیبی فوجی ہلاک
ہلمند	ـ	امریکی کانوائے پر فدائی حملہ	ـ	اعلیٰ فوجی اہل کار سمیت متعدد امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	گرمسیر	نیٹو فوجی کانوائے پر کمین	---	---
27 جنوری 2010				
کابل	کابل شہر	امریکی فوجی اڈے کے قریب فدائی حملہ	---	25 صلیبی و افغان فوجی ہلاک
قندھار	زھری	کینیڈین فوجی کانوائے پر حملہ	2 کینیڈین ٹینک تباہ	9 کینیڈین فوجی ہلاک
ہلمند	مرجاہ	امریکی فوجی کانوائے پر حملہ	---	---
بادغیس	بالا مرغاب	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	--	2 نیٹو فوجی ہلاک
کنڑ	ـ	افغان فوجی رسد کے قافلے پر حملہ	رسد کی 6 گاڑیاں تباہ	---
کپیسا	ـ	فرانسیسی فوجی کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی تباہ	3 فرانسیسی فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	پولیس کمانڈر کی گاڑی پر حملہ	1 گاڑی، 1 پیکا اور 4 کلاشنکوف غنیمت	---
کنڑ	چوکی	افغان پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	---
خوست	سارا باغ	نیٹو ہوائی اڈے کے قریب فوجی گاڑی پر حملہ	گاڑی تباہ	نیٹو کا ریجنل کمانڈر ہلاک
نیمروز	خشرود	نیٹو کی فوج کا حملہ پسپا	---	---
ہلمند	سنگین	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	10 نیٹو فوجی ہلاک
پکتیکا	گردیز	امریکی فوجی قافلے پر کمین	---	8 امریکی فوجی ہلاک
بادغیس	ـ	نیٹو فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
28 جنوری 2010				
ارزگان	ـ	ہالینڈ کے فوجی قافلے پر حملہ	1 ٹینک تباہ	4 ڈچ فوجی ہلاک
ہلمند	کنشین	امریکی فوجی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
وردگ	سید آباد	نیٹو فوجی کانوائے پر کمین	1 نیٹو ٹینک تباہ	3 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	ـ	امریکی فوجی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
قندوز	علی آباد	جرمن فوجی کانوائے پر راکٹ حملہ	1 ٹینک تباہ	5 جرمن فوجی ہلاک
کنڑ	منوجی	امریکی فوجی قافلے پر حملہ	---	2 امریکی فوجی ہلاک
بغلان	شری جدید	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	---	8 امریکی فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	آسٹریلوی فوجی قافلے پر کمین	---	5 آسٹریلوی فوجی ہلاک
قندھار	زھری	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	8 افغان فوجی ہلاک
لغمان	ـ	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تسیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
فاریاب	پشتون کوٹ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 ٹینک تباہ	6 افغان فوجی ہلاک
پکتیا	لاجی	امریکی فوجی قافلے پر راکٹ حملے	2 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
29 جنوری 2010				
ہلمند	لشکرگاہ	افغان فوجی مرکز پر حملہ	---	26 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	3 امریکی فوجی ہلاک
ننگرہار	غنی خیل	نیٹو رسد کے قافلے پر حملہ	1 ٹینکر تباہ	---
خوست	یعقوبی	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	برطانوی فوجی قافلے پر حملہ	1 ٹینک تباہ	2 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	-	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2 امریکی فوجی ہلاک
قندھار	-	امریکی و برطانوی فوجی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
30 جنوری 2010ء				
کپیسا	تغاب	فرانسیسی فوجی قافلے پر حملہ	---	10 فرانسیسی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	برطانوی فوجی قافلے پر کمین	---	10 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	افغان فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	5 فوجی گاڑیاں تباہ	15 افغان فوجی ہلاک، متعدد زخمی
ہلمند	لشکرگاہ	حکومتی عمارت پر حملہ	عمارت تباہ	---
ارزگان	-	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	6 افغان فوجی ہلاک
زابل	-	افغان فوجی قافلے پر حملہ	3 فوجی گاڑیاں تباہ	13 افغان فوجی ہلاک
ہرات	-	افغان پولیس پر حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	---
قندھار	قندھار	نیٹو ہوائی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
31 جنوری 2010ء				
ہلمند	گریشک	افغان فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	2 افغان فوجی ہلاک
فاریاب	چہل غازی	ہسپانوی فوجی کانوائے پر کمین	---	---
قندوز	تلوکی	افغان فوجی کمانڈر (میر عالم) پر حملہ	---	کمانڈر زخمی، محافظ ہلاک
قندھار	پنجوائی	افغان فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	2 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	امریکی اور برطانوی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 ٹینک تباہ	7 صلیبی فوجی ہلاک
قندوز	چاردرہ	جرمن فوجی کانوائے پر کمین	---	---
ارزگان	ترین کوٹ	نیٹو فوجی کانوائے پر کمین	---	12 نیٹو فوجی ہلاک
ننگرہار	-	ضلعی ہیڈکوارٹر پر حملہ	عمارت تباہ	---
فراہ	-	پولیس پارٹی پر حملہ	---	5 پولیس اہلکار ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
خوست	خوست	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
1 فروری2010ء				
ہلمند	سنگین	امریکی اور برطانوی فوجی قافلے پر حملہ	2 ٹینک تباہ	13 صلیبی فوجی ہلاک
قندھار	ڈانڈ	افغان فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
کپیسا	تغاب	فرانسیسی فوجی کیمپ پر حملہ	---	---
2 فروری2010				
ارزگان	ترین کوٹ	ڈچ فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 ٹینک تباہ	5ڈچ فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	15افغان فوجی ہلاک
ہلمند	مرجا	امریکی وافغان فوج کے مشترکہ فوجی کانوائے پر کمین	1 ٹینک تباہ	10امریکی وافغان فوجی ہلاک
قندوز	چاردرہ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	5افغان فوجی ہلاک
ہرات	ہرات	ہوائی اڈے پر میزائل حملہ	---	---
ہلمند	نادعلی	برطانوی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	5 برطانوی فوجی ہلاک
خوست	-	افغان فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	4افغان فوجی ہلاک
لغمان	-	امریکی فوجی رسد کے قافلے پر حملہ	3 ٹینکر تباہ	---
جوزجان	قشتیفہ	امریکی کانوائے پر راکٹ حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	گرمسیر	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
قندھار	پنجوائی	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
قندھار	قندھار	کینیڈین فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 ٹینک تباہ	5 کینیڈین فوجی ہلاک
خوست	-	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	9افغان فوجی ہلاک
بادغیس	سنگی آتش	ہسپانوی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 ٹینک تباہ	5ہسپانوی فوجی ہلاک
ہلمند	گرمسیر	امریکی فوجی قافلے پر حملہ	---	8امریکی فوجی ہلاک
3 فروری2010ء				
زابل	شاملزو	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	11امریکی فوجی ہلاک
قندوز	قلعہ زل	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	3افغان فوجی ہلاک
خوشت	سفیری	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	---	3افغان فوجی ہلاک
ہرات	شین ڈنڈ	اطالوی فوجی قافلے پر حملہ	1 ٹینک تباہ	4اطالوی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	برطانوی کانوائے پر کمین	---	4 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	برطانوی فوجی کانوائے پر کمین	---	2 برطانوی فوجی ہلاک
خوست	علی شیر	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	---	3افغان فوجی ہلاک

4فروری2010ء				
صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
ہلمند	نادعلی	نیٹوفوجی قافلے پرحملہ	1ٹینک تباہ	4نیٹوفوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	امریکی فوجی قافلے پر2ریموٹ کنٹرول بم حملے	2ٹینک تباہ	9امریکی فوجی ہلاک
لوگر	پول علم	امریکی فوجی کانوائے پرریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی تینک تباہ	3امریکی فوجی ہلاک
پکتیا	خیرکوٹ	افغان فوجی کمانڈرپرریموٹ کنٹرول بم حملہ	گاڑی تباہ	کمانڈرمحافظوں سمیت ہلاک
ہلمند	نادعلی	امریکی فوجی قافلے پرکمین	---	5امریکی فوجی ہلاک
زابل	شاہ جوئی	افغان فوجی قافلے پرریموٹ کنٹرول بم حملہ وکمین	بلڈوزرتباہ	6افغان فوجی ہلاک
خوست	علی شیر	افغان فوجی کانوائے پرکمین	1فوجی گاڑی تباہ	3افان فوجی ہلاک
فاریاب	المار	افغان فوجی کانوائے پرکمین	---	1فوجی افغان ہلاک،4زخمی
6فروری2010ء				
خوست	قندوز	امریکی فوجی قافلے پرفدائی حملہ	2ٹینک تباہ	12امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	امریکی فوجی کانوائے پرکمین	---	5امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	افغان فوجی کانوائے پرکمین	---	11افغان فوجی ہلاک
ہلمند	گریشک	افغان فوج کانوائے پرکمین	---	5افغان فوجی ہلاک
قندھار	-	امریکی اورنیٹو ہوائی اڈے پرمیزائل حملہ	---	---
ہلمند	موسیٰ قلعہ	برطانوی فوجی قافلے پرکمین	---	3برطانوی فوجی ہلاک
خوست	دوامنڈو	افغان پولیس گاڑی پرریموٹ کنٹرول بم حملہ	گاڑی تباہ	2پولیس اہلکارہلاک
7فروری2010ء				
ہلمند	مرجا	امریکی فوجی قافلے پرراکٹ حملہ	2 گاڑیاں تباہ	7امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	برطانوی پیدل فوجی قافلے پرحملہ	---	4برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	نیٹوفوجی کانوائے پرریموٹ کنٹرول بم حملہ	1ٹینک تباہ	5نیٹوفوجی ہلاک
کابل	چارآسیاب	افغان پولیس پرکمین	1 گاڑی تباہ	4پولیس اہلکارہلاک
پکتیکا	دزہ خوہ	امریکی فوجی قافلے پر3ریموٹ کنٹرول بم حملے	3ٹینک تباہ	14امریکی فوجی ہلاک
قندوز	چاردرہ	جرمن فوجی قافلے پرحملہ	---	4جرمن فوجی ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	برطانوی فوجی قافلے پرکمین	---	3برطانوی فوجی ہلاک
8فروری2010ء				
ہلمند	نادعلی	امریکی فوجی کانوائے پرکمین	---	15امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	گرمسیر	امریکی فوجی کانوائے پرکمین	---	5امریکی فوجی ہلاک
خوست	گردیز	افغان پولیس پرحملہ	1فوجی گاڑی تباہ	7پولیس اہلکارہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
قندھار	ڈنڈ	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	6افغان فوجی ہلاک
بغلان	دہ سلہ	ڈچ فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 گاڑی تباہ	2ڈچ فوجی ہلاک
خوست	زازی میدان	افغان نیشنل سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ کی گاڑی پر حملہ	گاڑی تباہ	---
بلخ	چار بولاک	سویڈش فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1فوجی گاڑی تباہ	3سویڈش فوجی ہلاک
لوگر	۔	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	برطانوی فوجی کانوائے پر کمین	---	3برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	برطانوی فوجی کانوائے پر کمین	---	3برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	برطانوی فوجی کانوائے پر کمین	---	4برطانوی فوجی ہلاک
خوست	خوست شہر	امریکی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے	3امریکی ٹینک تباہ	17امریکی فوجی ہلاک
10فروری2010ء				
ہلمند	مرجاہ	امریکی وبرطانوی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے	4ٹینک تباہ	22صلیبی فوجی ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	برطانوی فوجی قافلے پر حملہ	---	---
خوست	---	افغان فوجی قافلے پر کمین	---	5افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	بٹی کوٹ	امریکی رسد کے قافلے پر حملہ	آئل ٹینکر تباہ	---
ہلمند	مرجا	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	گریشک	برطانوی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1برطانوی ٹینک تباہ	4برطانوی فوجی ہلاک
وردگ	سید آباد	امریکی فوجی کانوائے پر کمین	1امریکی ٹینک تباہ	9امریکی فوجی ہلاک
کپیسا	تغاب	فرانسیسی فوجی قافلے پر کمین	---	10فرانسیسی فوجی ہلاک
ہلمند	مرجاہ	امریکی پیدل فوجی قافلے پر کمین	---	4امریکی فوجی ہلاک
قندھار	۔	امریکی فوجی کانوائے پر فدائی حملہ	---	19امریکی فوجی ہلاک
خوست	خوست	امریکی فوجی کانوائے پر فدائی حملہ	---	15امریکی فوجی ہلاک
پکتیا	۔	افغان فوجی قافلے پر فدائی حملہ	---	30افغان فوجی ہلاک
ہلمند	مرجاہ	اتحادی افواج پر کمین اور ریموٹ کنٹرول بم حملے	7ٹینک تباہ	36صلیبی فوجی ہلاک
ہلمند	مرجاہ	امریکی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے	8امریکی ٹینک تباہ	42امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	مرجاہ	امریکی وبرطانوی فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	7ٹینک تباہ	33صلیبی فوجی ہلاک
ہلمند	گریشک	ڈینش فوجی قافلے پر کمین	---	4ڈینش فوجی ہلاک
ارزگان	۔	نیٹو فوجی قافلے پر کمین	---	9نیٹو فوجی ہلاک
خوست	خوست شہر	امریکی تعمیراتی کمپنی کے ٹھیکے دار پر حملہ	---	ٹھیکے دار ہلاک
قندھار	۔	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	9افغان فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی تفصیل	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
ہلمند	۔	اتحادی فوج پر حملہ	5فوجی گاڑیاں تباہ	18 صلیبی فوجی ہلاک
خوست	خوست شہر	افغان پولیس پر حملہ	1 گاڑی تباہ	4 پولیس اہل کار ہلاک
14فروری2010ء				
ہلمند	مرجاہ،گرمسیر ناد علی،زاد	امریکی فوج پر کمینیں اور ریموٹ کنٹرول بم حملے	16امریکی ٹینک تباہ	70امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	مرجاہ	اتحادی فوج پر حملہ	3ٹینک تباہ	14 صلیبی فوجی ہلاک
غزنی	گیرو	پولش فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 پولش ٹینک تباہ	7 پولش فوجی ہلاک
ہلمند	مرجاہ	نیٹو فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 ٹینک تباہ	5 صلیبی فوجی ہلاک
کنڑ	۔	امریکی فوجی کیمپ پر حملہ	---	---
قندھار	۔	برطانوی فوجی کانوائے پر کمین	2فوجی گاڑیاں تباہ	9 برطانوی فوجی ہلاک
ہلمند	مرجاہ	امریکی فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے	2امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک

16 جنوری 2010ء تا 15 فروری 2010ء

فدائی حملے:	9	گاڑیاں تباہ:	79
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	17	ٹینک، بکتر بند تباہ:	136
کمین:	109	آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	22
ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	79	ہیلی کاپٹر، جہاز تباہ:	3
میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	21	مرتد افغان فوجی ہلاک:	290
جاسوس طیارے تباہ:	3	صلیبی فوجی مردار:	877

نوائے افغان جہاد کو انٹرنیٹ پر درج ذیل ویب سائٹس پر ملاحظہ کیجیے

www.nawaifghan.blogspot.com

www.ribatmedia.tk

www.ansar1.info

www.muwahideen.tk

www.jamiahafsaforum.com

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

16 جنوری: تحصیل باڑہ کے علاقے سپین قمر میں فوجی قافلے پر حملہ،9 فوجی ہلاک،متعدد شدید زخمی۔

17 جنوری: جنوبی وزیرستان میں جنڈولہ کے علاقے میں فوجی چوکی پر حملہ 4 سیکورٹی اہل کار ہلاک۔

17 جنوری: رزمک میں فوجی چوکی پر حملہ،3 فوجی ہلاک۔

18 جنوری: لدھا میں فوجی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ،6 سیکورٹی اہل کار ہلاک۔

19 جنوری: سوات کے علاقے چارباغ میں فوجی قافلے پر کمین،متعدد سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکتیں۔

19 جنوری: مہمند ایجنسی کے علاقے بیزئی میں چیک پوسٹ پر حملہ،4 سیکورٹی اہل کار ہلاک۔

19 جنوری: جنوبی وزیرستان میں جنتہ میں فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ 4 فوجی،2 زخمی

20 جنوری: رزمک کے علاقے ادی کوٹ میں طالبان مجاہدین اور فوج میں جھڑپ،14 فوجی ہلاک

21 جنوری: مہمند ایجنسی کے علاقے تنگی کلی میں طالبان مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپ،7 فوجی ہلاک۔

23 جنوری: مہمند ایجنسی میں فوجی کیمپ پر مارٹر حملہ

23 جنوری: جنوبی وزیرستان،جنڈولہ میں فوج کی سپلاتوئی چیک پوسٹ پر حملہ،5 فوجی ہلاک،7 شدید زخمی۔

23 جنوری: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں ایف سی کیمپ پر مارٹر حملہ۔

23 جنوری: خیبر ایجنسی کے علاقہ گھٹی سر میں چیک پوسٹ پر حملہ،12 فوجی ہلاک۔

24 جنوری: اورکزئی ایجنسی میں طالبان اور فوج کے درمیان جھڑپ،2 فوجی ہلاک،3 زخمی

24 جنوری: اورکزئی ایجنسی کے علاقے فیروزخیل میں چیک پوسٹ پر حملہ،2 سیکورٹی اہل کار ہلاک

25 جنوری: میران شاہ میں امریکہ اور آئی ایس آئی کے لیے جاسوسی کرنے والے 5 جاسوس قتل۔

25 جنوری: خیسورہ میں امریکہ اور آئی ایس آئی کے لیے جاسوسی کرنے والے 12 جاسوس قتل، طالبان مجاہدین کا کہنا ہے کہ وہ مجرمین کے اعترافی بیانات پر مشتمل ویڈیو جلد جاری کریں گے۔

26 جنوری: کرم ایجنسی کے علاقے زنگی میں فوجی چیک پوسٹ پر حملہ،10 فوجی ہلاک،3 شدید زخمی

26 جنوری: جنڈولہ کے علاقے جنتہ میں سیکورٹی فورسز کے کانوائے پر حملہ،2 فوجی گاڑیاں تباہ،9 فوجی ہلاک،متعدد شدید زخمی

29 جنوری: جنوبی وزیرستان کے علاقے تیارکئی میں فوجی چوکی پر حملہ،7 فوجی ہلاک

29 جنوری: مہمند ایجنسی میں فوجی قافلے پر حملہ،10 فوجی ہلاک،متعدد شدید زخمی

30 جنوری: باجوڑ ایجنسی میں فوجی چیک پوسٹ پر حملہ،3 فوجی ہلاک،2 زخمی

30 جنوری: جنڈولہ کے علاقے جنتہ میں فوجی چوکی پر حملہ،8 فوجی ہلاک۔

31 جنوری: باجوڑ ایجنسی کے علاقے خار میں فوجی چیک پوسٹ پر فدائی حملہ،چیک پوسٹ میں موجود تمام فوجی ہلاک۔

1 فروری: شمالی وزیرستان کے مجاہدین کی طرف سے فوج کو آپریشن سے باز رہنے کا عندیہ،خلاف ورزی کی صورت میں بڑی جنگ کی دھمکی۔

1 فروری: شمالی وزیرستان میں امریکی ڈرون طیاروں پر فائرنگ۔

1 فروری: سوات میں بم دھماکہ،3 فوجی ہلاک

1 فروری: مہمند ایجنسی میں فوجی قافلے پر حملہ 2 فوجی ہلاک

1 فروری: تحصیل صافی کے علاقے چمرکنڈ میں فوج پر حملہ،1 فوجی ہلاک

4 فروری: دیر کی تحصیل بلام بٹ میں فوجی قافلے پر حملے میں 3 امریکی فوجی ہلاک،2 امریکی فوجی زخمی اور ایک پاکستانی کرنل زخمی ہو گیا،3 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ۔

7 فروری: باجوڑ ایجنسی کے علاقے ڈمہ ڈولا میں طالبان مجاہدین اور فوج کے درمیان شدید جھڑپیں، متعدد سیکوٹی اہل کاروں کی ہلاکتیں۔

8 فروری: تحصیل صافی کے علاقے قیوم آباد میں فوجی قافلے پر طالبان کا حملہ،9 فوجی ہلاک۔

10 فروری: جنوبی وزیرستان کے علاقے لدھا میں بارودی سرنگ پھٹنے سے 6 فوجی ہلاک۔

11 فروری: خیبر ایجنسی کے علاقے تیراہ میں طالبان کے حملے میں بریگیڈیئر سمیت 11 فوجی ہلاک، میجر سمیت 5 شدید زخمی۔

11 فروری: تیراہ ہی میں فوج کے گن شپ کوبرا ہیلی کاپٹر پر فائرنگ، پائلٹ میجر اور کیپٹن گنر سمیت 3 ہلاک۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈراؤن میزائل حملے

14 فروری: کرم ایجنسی میں بارودی سرنگ دھماکے سے فوجی گاڑی تباہ،4 فوجی ہلاک۔

23 فروری: لدھا سب ڈویژن میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ایک بڑا حملہ کیا گیا،جس میں بے شمار سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے جبکہ طالبان مجاہدین نے 7 سیکورٹی اہل کاروں کو گرفتار کر لیا جنہیں بعد میں قتل کر دیا گیا۔

29 جنوری: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک مکان پر ڈرون طیارے سے میزائل حملہ کیا گیا، 15 افراد شہید ہوئے۔

2 فروری: شمالی وزیرستان کے علاقوں محمد خیل،خرقمر،دیگون اور میران شاہ میں 8 امریکی جاسوس طیاروں نے میزائل حملے کیے۔جاسوس طیاروں سے مجموعی طور پر 13 میزائل فائر کیے گئے۔31 افراد شہید،متعدد زخمی۔

14 فروری: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤں زور بابک عیدک میں واقع ایک مکان پر امریکی جاسوس طیارے سے 2 میزائل داغے گئے،7 افراد شہید۔

15 فروری: میران شاہ کے علاقے تپی میں امریکی جاسوس طیارے کے میزائل حملے میں 4 افراد شہید ہو گئے۔

17 فروری: میران شاہ کے قریب ایک گھر پر امریکی جاسوسی طیارے سے دو میزائل داغے گئے،4 افراد شہید

18 فروری: میران شاہ کے علاقے ڈانڈے درپہ خیل میں ڈرون میزائل حملہ،4 افراد شہید

24 فروری: میران شاہ کے علاقے درگاہ منڈی میں جاسوسی طیارے نے 2 میزائل داغے،13 افراد شہید۔

☆☆☆☆☆

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

ہم محافظ، القاعدہ مسلمانوں کی قاتل ہے: اوباما

امریکی صدر اوباما نے کہا ہے کہ ''القاعدہ دنیا میں بے گناہ مسلمانوں کی سب سے بڑی قاتل ہے۔ امریکہ ایک اہم گروہ کے خلاف لڑائی میں مصروف ہے۔ القاعدہ اور اس کے انتہا پسند اتحادی دنیا میں کینسر کی طرح پھیل رہے ہیں۔ وہ پوری دنیا میں حملے کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ امریکہ کا ہدف اور توجہ کا مرکز ہے، امریکہ ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف لڑ رہا ہے''۔

میں اس عارفانہ تجاہل کے صدقے

کہ ہر دل کو چھپیدا میرا دل سمجھ کر

القاعدہ امریکہ پر دہشت گرد حملے کی تیاری کر رہی ہے: لیون پانیٹا

سی آئی اے کے سربراہ نے امریکی سینیٹ کی انٹیلی جنس کمیٹی کو بتایا کہ ''القاعدہ امریکہ پر حملوں کے لیے ایسے طریقے اختیار کر رہی ہے جن کا پتہ لگانا مشکل ہو''۔ امریکہ کے سینئر انٹیلی جنس حکام نے امریکی کانگریس کو بتایا ہے کہ ''القاعدہ تین سے چھ ماہ کے دوران امریکہ پر مزید حملوں کی کوشش کر سکتی ہے''۔

ڈاکٹر عافیہ کیس میں حکومت پاکستان کی مدد نہیں کر سکتے، امریکیوں کے لیے ویزہ رکاوٹیں ختم ہو گئیں، اب پاکستان کے لیے فوری امداد کا وعدہ کرتا ہوں: ہالبروک

افغانستان و پاکستان کے لیے امریکی وائسرائے رچرڈ ہالبروک کا کہنا ہے کہ ''امریکیوں کی پاکستانی ویزوں کے اجرا میں حائل رکاوٹیں دور ہو گئی ہیں اور اب وہ پاکستان کو امداد کی فوری فراہمی کا وعدہ کرتے ہیں۔ ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ کے لیے پاکستان کو فوری طور پر 349 ملین ڈالر کی رقم جاری کی جائے گی۔ میں اور صدر اوباما ڈاکٹر عافیہ کے بارے میں کچھ نہیں کر سکتے، ڈاکٹر عافیہ صدیقی سنگین نوعیت کے الزام میں ملوث ثابت ہوئی ہے اور کسی نے ان الزامات کی تردید نہیں کی۔ ڈاکٹر عافیہ کا خالصتاً قانونی معاملہ ہے اور اس کا دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ امریکہ طالبان سے براہ راست مذاکرات میں ملوث نہیں۔ مذاکرات اور فوجی آپریشن ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور طالبان سے مذاکرات کے لیے فوجی کامیابی ضروری ہے''۔

امریکہ کو ایٹمی ایران سے زیادہ القاعدہ سے خطرہ ہے، ملا برادر کی گرفتاری پاکستانی سوچ میں تبدیلی کا اشارہ ہے: ہیلری کلنٹن

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ ''امریکہ کے لیے ایٹمی اسلحے سے لیس ایران سے بڑا خطرہ القاعدہ ہے اور خدشہ ہے کہ دہشت گرد بڑے پیمانے تک تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں تک نہ پہنچ جائیں۔ یہ امر تشویش کا باعث ہے کہ القاعدہ نے اپنے باہمی روابط بڑھا لیے ہیں اور اپنی صلاحیت میں اضافہ کر لیا ہے۔ اس نے کہا کہ ''ملا برادر کی گرفتاری پاکستانی قیادت کی سوچ میں تبدیلی اور باہمی تعاون کی علامت ہے''۔

انقلاب ایران کو پاکستانی عوام کے سامنے اتنا خوش نما بنا کر پیش کیا گیا ہے کہ اس کے بعد بحیثیت ایرانی قوم امریکہ کے ساتھ ایران کی جو کشاکش ہے وہ اکثر اوقات بعض راہنما یان قوم اور دانشوران ملت کی طرف سے رول ماڈل بنا کر پیش کی جاتی ہے۔ مگر حق تو وہی چیز ہوتی ہے جدھر باطل کے تیروں کا رخ ہو (سیدنا علیؓ)۔ لہٰذا بالآخر امریکہ نے حقیقت بیان کر رہی دی ہے کہ ایران کے ساتھ آویزش اسی ضمن میں آتی ہے جو وینزویلا یا شمالی کوریا کے ساتھ ہے لیکن کفری نظام کے لیے اگر کوئی خطرہ ہے تو وہ صرف القاعدہ ہے

ہلمند آپریشن امریکہ کی نئی حکمت عملی کا امتحان ہے: میک کرسٹل

افغانستان میں امریکہ کے اعلیٰ کمانڈر جنرل میک کرسٹل نے کہا ہے کہ ''افغانستان کے صوبے ہلمند میں اتحادی فوج کا آپریشن امریکہ کی نئی حکمت عملی کا امتحان ہے۔ ہلمند کے بعد طالبان کے خاتمے کے لیے اگلا ہدف قندھار ہوگا''۔

ایک سال میں طالبان کا خاتمہ کر دیں گے، **10** ماہ میں پاکستان نے خاصی مدد کی ہے: ڈیوڈ پٹریاس

امریکی سنٹرل کمانڈ کے چیئرمین ڈیوڈ پٹریاس نے کہا ہے کہ ''آئندہ بارہ سے اٹھارہ ماہ کے دوران طالبان کا مکمل صفایا کر دیں گے۔ ہلمند آپریشن ابتدا ہے، طالبان سے فیصلہ کن معرکہ باقی ہے۔ گذشتہ 10 ماہ میں پاکستان نے ہماری بہت مدد کی ہے''۔

افغان طالبان کی شدید مزاحمت کے باعث آپریشن مشترک کی رفتار توقع سے زیادہ سست ہے، طالبان افغانستان میں دوبارہ منظم اور طاقت ور ہو رہے ہیں: مولن

امریکی چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف ایڈمرل مائیک مولن نے کہا ہے کہ افغانستان میں آپریشن مشترک توقعات سے زیادہ سست رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ہلمند کے علاقہ مرجہ میں طالبان کی شدید مزاحمت کے باعث آپریشن مشترک کی رفتار سست ہے۔ طالبان افغانستان میں دوبارہ منظم ہو رہے ہیں اور طاقت پکڑ رہے ہیں۔ آئندہ 12 سے 18 ماہ افغانستان میں اتحادی فوج کے لیے انتہائی اہم ہوں گے''۔

نیٹو کی پیش کش مسترد، روسی فوج افغانستان بھیجنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا: نیکولائی پتروشیلف

روس نے اتحادی فورسز میں شمولیت کی نیٹو کی پیش کش کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ روسی فوج کا افغانستان بھیجنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ روس کی سیکورٹی کونسل کے سیکرٹری نیکولائی پتروشیلف نے نیٹو کے سیکرٹری جنرل کی پیش کش کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ روس نے سرد جنگ کے دوران نو سال افغانستان میں جنگ لڑی، موجودہ حالات میں نیٹو فورسز کی مدد کے لیے روسی فوج افغانستان بھیجنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(بقیہ صفحہ نمبر 55 پر)

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

ڈاکٹر عافیہ کو رہا نہ کیا گیا تو امریکی فوجیوں کو قتل کر دیں گے: افغان طالبان

افغان طالبان نے امریکہ سے کہا ہے کہ اگر ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو رہا نہ کیا گیا تو ہم قید میں رکھے گئے ان امریکی اہل کاروں کو قتل کر دیں گے جو پہلے ہی افغان باشندوں کو شہید کرنے کے مجرم ہیں۔

یہی حقیقی حل ہے جو بندر کو اپنا باپ سمجھنے والے ڈارون کی اس نظریاتی اولاد کو سمجھ آسکتا ہے نہ کہ اپنے ملکوں میں سڑکوں اور چوراہوں پر اکٹھے ہو کر بے سود نعرے لگائے جائیں۔ افغان طالبان کا یہ مجوزہ حل پاکستان کے ان مخلص نوجوانوں کے لیے بھی ایک عمدہ راستہ ہے' جو اپنی بہن عافیہ کی رہائی چاہتے ہیں' کہ وہ اپنے اردگرد نگاہ رکھیں، منظم ہوں، خواہ اپنے طور پر اور پاکستان کے اندر موجود امریکیوں کی تاک میں رہیں' ان کو اغوا کرنے کی کوشش کریں۔ جس کے بعد بدلے کے طور پر ڈاکٹر عافیہ کو رہا کروایا جاسکے۔ افغان طالبان کی اس تجویز میں یہ بات بھی پوشیدہ ہے کہ ان حکومتی بیوپاریوں اور ذمہ دار عناصر کو بھی اغوا کیا جاسکتا ہے جنہوں نے اس وقت ڈاکٹر عافیہ کو صلیبی امریکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا تھا۔ اس صورت میں امریکہ اگر ان غلاموں کے بدلے میں ڈاکٹر عافیہ کو رہا نہ بھی کرے تو کم از کم قوم کو اور ان غلاموں کو اپنی اصل اوقات کا اندازہ ہو جائے گا۔

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

لوئر دیر حملے میں سی آئی اے کے اہل کار مارے گئے: برطانوی اخبار

برطانوی اخبار ٹائمز آن لائن نے انکشاف کیا ہے کہ لوئر دیر میں پاکستانی فوج کے قافلے پر حملہ میں امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے کے اہل کار مارے گئے، جو ڈرون حملوں کے لیے جاسوسی کر رہے تھے۔ اخبار کے مطابق ''پاکستان میں دو سو سے زاید سی آئی اے کے اہل کار مختلف سرگرمیوں میں مصروف ہیں، پاکستان ڈرون طیاروں کا مرکز ہے لیکن پاکستانی حکام کی طرف سے ڈرون حملوں کی اجازت نہ دینے کے بیانات مضحکہ خیز ہیں''۔

ڈرون حملوں پر پاکستان اور امریکہ کا معاہدہ طے پا گیا: انٹیلی جنس حکام

امریکہ کے دفاعی اور انٹیلی جنس حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ ڈرون حملوں پر پاکستان اور امریکہ کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے اور پاکستان نے ڈرون حملوں میں اضافے کی حمایت کر دی ہے۔ واشنگٹن پوسٹ سمیت تمام امریکی ذرائع ابلاغ کی رپورٹ کے مطابق امریکی وزارت دفاع اور انٹیلی جنس حکام نے بتایا کہ پاکستان ڈرون حملوں سے متعلق نئی امریکی حکمت عملی پر متفق ہے۔

پاکستان نے سی آئی اے کو کراچی میں پوسٹیں قائم کرنے کی اجازت دے دی: واشنگٹن پوسٹ

کراچی میں قائم سی آئی اے کی پوسٹ کے تعاون سے طالبان راہنما ملا عبدالغنی برادر کو گرفتار کیا گیا، واشنگٹن پوسٹ سے جاری ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان نے سی آئی اے کو کراچی میں اپنی پوسٹیں قائم کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اور اس پوسٹ کی جانب سے جمع کردہ معلومات کی روشنی میں ملا برادر اور افغانستان کے لیے طالبان کے دو گورنرز کو گرفتار کیا گیا ہے۔

صوبہ سرحد میں بلیک واٹر موجود ہے: بشیر بلور کا اعتراف

اے این پی کے بشیر بلور نے اعتراف کیا ہے کہ صوبے میں بلیک واٹر موجود ہے جو تعمیراتی کاموں میں حصہ لینے والی این جی اوز کی حفاظت کر رہی ہے۔ اُس نے کہا ''ہم حالت جنگ میں ہیں اور ہماری سیکورٹی مناسب نہیں، جس کی وجہ سے بلیک واٹر کے اہل کار تعمیراتی کاموں میں حصہ لینے والی این جی اوز کی حفاظت کے لیے صوبے میں موجود ہیں''۔

سرحد میں بلیک واٹر کی موجودگی کا بشیر بلور کا اعتراف ہو یا قمر زمان کائرہ کا بیان، وزیرستان میں CIA کے ایجنٹوں اور امریکی فوجیوں کی ہلاکتیں ہوں یا یا جوڑ میں امریکی اور پاکستانی فوج کی مشترکہ کارروائی، کراچی میں CIA اور ISI کی مشترکہ کارروائی میں ملا برادر کی گرفتاری ہو یا امریکی اور پاکستانی ''حکومت'' کا ڈرون حملوں پر معاہدہ ہونے کی خبر افشا ہونا' اس کا ایک ہی مفہوم ہے کہ رہے سہے حجاب بھی اتر رہے ہیں اور کیفیت وہی بنتی جارہی ہے

وہ ہٹا رہے ہیں پردہ
سرِ عام چپکے چپکے

''عمر بم'' بنالیا: طالبان کا دعویٰ

طالبان مجاہدین نے ایک نیا بم بنالیا ہے۔ اس بم کا نام ''عمر بم'' رکھا گیا ہے۔ مجاہدین نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ بم افغانستان میں موجود صلیبی افواج کے بم ڈی ٹیکٹو آلات سے متاثر نہیں ہوگا۔

امت مسلمہ کا تصور ہی غلط ہے، جمہوریت ہی سب سے بڑا تصور ہے: قمر زمان کائرہ

پاکستان کے وزیر اطلاعات قمر زمان کائرہ نے کہا ہے کہ ''امت مسلمہ کا تصور ہی غلط ہے، اس وقت دنیا میں جغرافیائی حدود کا تصور ہے، موجودہ دور میں جمہوریت سب سے بڑا تصور ہے۔ اموی اور عباسی دور حکومت کو اسلامی حکومتیں کہنا غلط ہے، ہمیں سچ کہنے کے ڈر سے باہر نکلنا ہوگا''۔

مغربی مکتبوں سے پڑھ کر نکلنے والے جہالت مرکبہ کے یہ نمایندے کیا جانیں کہ امت کا تصور کیا ہے؟ ہیگل اور مارکس ایسوں کی فکری اولاد خواہشات نفس خصوصاً پیٹ کی غلامی سے نکل ہی نہیں سکتی۔ معاش کو پہلا اور آخری پیمانہ سمجھنے والے اسی مغرب کے پیروکار ہیں جن کے بارے میں ہمارے اکابر کہتے تھے کہ یورپ کا نعرہ ہے ''لا موجود الا البطن والمعدہ''

مغربی مکتبوں کی نئی روشنی تیری تاریکیوں کا ازالہ نہیں
طاق دل میں اجالا اگر چاہیے تو پرانے چراغوں سے ہی پیار کر

اور

افکار غلط، تعبیر غلط، بنیاد غلط، تعمیر غلط
مشرق کے مقلد کج رو ہیں، مغرب کے شناور کچھ بھی نہیں

اگلا امریکی دفاعی بجٹ 708 ارب ڈالر پر مشتمل ہوسکتا ہے: رپورٹ

پچیس سال بعد امریکی جنگی حکمت عملی تبدیل کی جا رہی ہے۔ 11-2010 کے لیے امریکی دفاعی بجٹ 708 ارب ڈالر پر مشتمل ہوسکتا ہے جو 10-2009 کے سابقہ بجٹ سے 44 ارب ڈالر زیادہ ہے۔

نئے امریکی بجٹ میں پاکستانی فوج کے لیے 1.2 ارب ڈالر کی امداد کی تجویز

اوباما نے امریکی کانگریس کو نئے سال کے بجٹ میں سے پاکستانی فوج کے لیے 1.2 ارب ڈالر امداد دینے کی تجویز دی ہے۔ امریکی امداد پاکستانی فوج کے اہل کاروں کو "دہشت گردی" کے خلاف جنگ میں تربیت دینے کے لیے استعمال ہوگی۔

امریکہ نے افغانستان وعراق کی جنگوں میں 10 کھرب ڈالر جھونک دیے۔

امریکہ نے گذشتہ نو سالوں میں افغانستان وعراق کی جنگوں میں 10 کھرب ڈالر جھونک دیے۔ جبکہ امریکی صدر اوباما نے کانگریس سے افغانستان اور عراق کے لیے 33 ارب ڈالر اضافی مانگے ہیں۔

دیسی ساخت بم ناکارہ بنانے پر امریکہ نے ساڑھے 15 ارب ڈالر پھونک ڈالے۔

امریکہ کو عراق وافغانستان میں دیسی ساختہ بم ناکارہ بنانے کے پروگرام پر 3 سال میں 15 ارب ڈالر 50 کروڑ ڈالر خرچ کرنے پڑے ہیں۔

امریکہ نے اپنے ساتھ ساتھ اپنے دوسرے اتحادی ممالک کی معیشت کو بھی اس صلیبی جنگ کی بھینٹ چڑھا دیا۔ خود پاکستان کی معاشی صورت حال اس سطح پر پہنچ چکی ہے کہ پاکستان کو "دہشت گردی کے خلاف جنگ" کے اخراجات پورے کرنے کے لیے پوری قوم پر ٹیکس لگانا پڑ رہا ہے۔ اسی طرح امریکہ معاشی طور پر پوری طرح کنگال ہو چکا ہے، وہاں ماہانہ ہزاروں افراد بے روزگار ہو رہے ہیں، بیسیوں بنک اور تجارتی ادارے اپنی دکان بڑھا چکے ہیں۔ برطانیہ کا حال بھی اس سے مختلف نہیں، یعنی پورا عالمی اتحاد معاشی ابتری اور گراوٹ کا شکار ہے اور زبان حال سے کہہ رہا ہے۔

؎ دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

یہ ہے اللہ اور اُس کے اولیا سے لڑنے کا انجام!

ناٹو افواج کو بھارتی سامان براستہ پاکستان فراہمی کا انکشاف

افغانستان میں صلیبی افواج کے لیے بھاتی سامان پاکستان کے راستے فراہم کیے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ پاکستان کسٹمز کو بھی اس بات کا اختیار نہیں کہ وہ بھارت سے آنے والے کسی بھی سامان کا معائنہ کرسکیں۔

کہاں ہیں وہ اخبارات، جرائد اور ٹی وی چینل جو ایک حکومتی جھوٹ پر آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں اور طالبان عالی شان کو بھارتی ایجنٹ قرار دیتے ہیں؟ اور "بھارتی اسلحے کے انبار" میڈیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کہاں ہیں وہ راہنمایان قوم کو اپنی دکان داری کی بساط لپٹ جانے کے خوف سے اللہ کے ان اولیا کو امریکی اور بھارتی ایجنٹ قرار دیتے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ امریکہ کے خلاف لڑنے والے افغان طالبان اور ان کے پیروکار القاعدہ اور پاکستانی طالبان تو ہوگئے امریکی ایجنٹ کیوں کہ ان کو افغان سرحد پر موجود بھارتی قونصل خانے بھی امداد فراہم کر رہے ہیں اور پاکستان میں دہشت گردی کروا رہے ہیں، سالمیت اور استحکام خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ دوسری طرف پاکستانی حکومت اور فوج جس نے صرف اور صرف اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے "تحفظ" کی خاطر صلیبی امریکہ کا ساتھ دیا تھا؛ جن کی پشت پر آپریشن کی حمایت میں پاکستان کی سیاسی اور مذہبی جماعتیں کھڑی ہیں۔ اب یہ حکومت اور فوج بھی بھارتی سامان NATO اور ایساف کو افغانستان براستہ پاکستان منتقل کر رہی ہیں تو پھر حق کدھر ہے؟ اور حق پر چلنے والے کون ہیں؟ کیا خدائی اختیارات بھی اقتدار کی منتقلی کی طرح (معاذ اللہ) امریکہ کو منتقل ہوگئے ہیں؟

امریکی فوج میں ہم جنس پرستوں کی بھرتی پر پابندی ختم کرنے کا فیصلہ

امریکہ نے فوج میں ہم جنس پرستوں کی بھرتی پر عاید پابندی ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس اور امریکی فوج کے سربراہ مائیک مولن نے کہا کہ امریکیوں کو فوج میں بھرتی ہوتے وقت اپنی جنسی ترجیحات چھپانے کے لیے جھوٹ بولنے کے لیے دباؤ نہیں ڈالنا چاہیے۔

افغانستان سے فوج نہ نکالنے پر ہالینڈ کی حکومت گر گئی۔

افغانستان کے صوبہ اورزگان میں تعینات 1600 فوجی جلد واپس بلانے سے انکار پر ہالینڈ حکومت ختم ہوگئی۔ ہالینڈ کی پارلیمنٹ نے 2010 کے آخر تک افغانستان سے فوجیں واپس بلانے کی قرارداد منظور کر رکھی ہے۔ حکومتی اتحاد میں شامل لیبر پارٹی نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا اور اس نے حکومتی اتحاد سے نکلنے کا اعلان کر دیا۔

اٹلی کا آئندہ برس افغانستان سے فوجیوں کی بتدریج واپسی کا اعلان۔

اٹلی کے وزیر خارجہ فرانکو فراتینی نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ سال اطالوی فوجیوں کو افغانستان سے واپس بلا لیا جائے گا۔

آسٹریلیا نے اتحادی فوج کی قیادت کرنے سے انکار کر دیا۔

آسٹریلیا نے صوبہ اورزگان میں ہالینڈ کی افواج کی جگہ قیادت سنبھالنے سے انکار کر دیا ہے۔ آسٹریلوی وزیر خارجہ سٹیفن سمتھ نے کہا ہے کہ امریکہ ونیٹو پر واضح کر دیا ہے کہ ہالینڈ کی فوج کے انخلا کے بعد آسٹریلوی فوج اتحادی فوج کی قیادت نہیں کرے گی۔

اٹلی، ہالینڈ، آسٹریلیا، جرمنی، کینیڈا وغیرہ کے اعلانات صلیبی دنیا کے زوال کی ابتدائی علامات ہیں۔

؎ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

کچھ ہی عرصے کی بات ہے کہ صلیبی دنیا کا چودھری امریکہ بھی دم دبا کر بھاگنے کو ہے۔ ایسے میں لمحۂ فکریہ اُن اتحادیوں کے لیے جنھوں نے اس پوری جنگ میں اپنا تن من دھن سب کچھ ڈالرز کے حصول کے لیے وار دیا اور نتیجے میں 'نہ خدا ہی ملا، نہ وصال صنم' کی کیفیت سے دوچار ہوئے۔ کیسی بے چارگی سے بے چارگی ہے کہ پاکستانی وزیر خارجہ اور دیگر کئی کاسہ لیس ملتجی ہیں کہ "آپ تو چلے ہمارا کیا بنے گا؟ ہم پر ہی رحم فرما دیجیے!!!"

☆☆☆☆☆

کل اس لہو کا حساب دو گے

رکو رکو! رہزنانِ ایماں
تھمو تھمو! قاتلانِ انساں
خدا کو آخر حساب دو گے
سوال ہوگا، جواب دو گے
وہاں پہ فردِ عمل رکھو گے
لہو سے لکھی کتاب دو گے
بہ عالمِ اضطراب دو گے
کل اس لہو کا حساب دو گے

عظیم ہو تم علم اٹھاؤ
زعیم ہو تم، تیر چلاؤ
امیر ہو تم، وزیر ہو تم
گراؤ لاشے، لہو بہاؤ
یہ طوق، یہ قفل، یہ سلاسل
کوئی ہے بسمل کوئی ہے گھائل
پٹے ہزاروں ضعیف مسکین
لٹے ہزاروں غریب سائل
کسے کسے یوں عذاب دو گے
کل اس لہو کا حساب دو گے

یہاں جو بے بس امیر ہوگا
اگرچہ ادنیٰ فقیر ہوگا
وہ مدعی بن کے آئے گا کل
وہ کل گریبان گیر ہوگا
لیا ہے کیا کچھ چُرا اچُرا کر
بلاکشوں کو ستا ستا کر
خدا سے کیسے چھپے گا آخر
رکھا ہے جو کچھ چھپا چھپا کر
وہ در کفِ انقلاب دو گے

کل اس لہو کا حساب دو گے
لہو بیاباں میں بہہ رہا ہے
لہو خیاباں میں بہہ رہا ہے
یہ کس کے ہاتھوں میں پھول زخمی
لہو گلستاں میں بہہ رہا ہے
یہ اہلِ عرفاں کا لہو ہے
یہ اہلِ ایماں کا لہو ہے
لہو یہ مانگے گا پانی قیمت
لہو یہ انساں کا لہو ہے
عوض میں دل کے کباب دو گے
کل اس لہو کا حساب دو گے

تمہارے ہاتھوں فضائیں تیرہ
عداوتِ نور ہے وطیرہ
ہمیشہ خورشید صبحِ نو سے
ضیا اچک لی بدستِ چیرہ
حقیقتوں کو چھپانے والو
صداقتوں کو دبانے والو
عبودیت کا مقام کھو کر
خدائی اپنی جمانے والو
خدا کو کل کیا جواب دو گے؟
کل اس لہو کا حساب دو گے

لہو کہ ہے جذب خاک رہ میں
لہو یہ بولے گا عمل کہ میں
بتاؤ کوئی جواب ہے بھی
جنابِ سینہ سیہ میں
کسے فریب خطاب دو گے
کل اس لہو کا حساب دو گے

نعیم صدیقی

انسانیت کے حقیقی محافظ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آج کے قبائلی ابطال کی مشترکہ خصوصیات

نبی کریم ﷺ کی بعثت اس وقت ہوئی جبکہ انسانیت کی شقاوت و بدبختی انتہائی حدوں کو پہنچ چکی تھی، اس وقت انسانیت کی اصلاح کا مسئلہ ان افراد کی دسترس سے باہر تھا جن کی زندگی ناز و نعمت میں بسر ہو رہی تھی اور جو محنت و مشقت کے برداشت کرنے اور مالی و جانی نقصانات کو جھیلنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے، اور جن کے لیے ہمہ وقت عیش و نشاط کا سامان موجود تھا، اس وقت انسانیت کو ایسے افراد درکار تھے جو انسانیت کی خدمت میں اپنے مستقبل کو قربان کر سکتے تھے اور منافع سے دست بردار ہو کر اپنے جان و مال عیش و آرام اور اپنے تمام دنیاوی مفاد کو خطرات و مشکلات کے مقابلہ میں پیش کر سکتے تھے، ان کو اپنے پیشہ و تجارت کی کساد بازاری اور کسی طرح کے مالی نقصان و خطرات کی پروا نہ تھی، جن کو اپنے آبا و اجداد، اپنے دوستوں اور قرابت مندوں کی قائم کی ہوئی اُمیدوں پر پانی پھیر دینے میں تامل نہ تھا، صالح علیہ السلام کی قوم نے جو کچھ ان سے کہا تھا، وہی ان تعلّق والوں کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ قالو یصلح قد کنت فینا مرجوا قبل ہذا [اے صالح! تم سے تو ہماری بڑی بڑی اُمیدیں وابستہ ہیں]

جب تک دُنیا میں ایسے مجاہد تیار نہ ہوں، اس وقت تک انسانیت کی بقا و استحکام اور کسی اہم دعوت کا کامیاب ہونا ناممکن ہے، یہ کردار رکھنے والے گنتی کے چند افراد جو دنیا کی اصطلاح میں محروم اور کوتاہ قسمت سمجھے جاتے ہیں، انہیں کی بلند ہمتی اور جذبۂ قربانی پر انسانیت کی فلاح و کامرانی اور عیش و شادمانی کا دارومدار ہے، وہ چند افراد جو اپنی جان کو مصائب میں ڈال کر ہزاروں بندگانِ خدا کے ابدی مصائب سے بچنے کا سبب بنتے ہیں، اور دُنیا کے ایک بڑے گروہ کو شر سے خیر کی طرف لاتے ہیں۔ اگر چند افراد کی محرومی و ہلاکت ایک پوری ملت کے لیے خوش حالی اور سرفرازی کا باعث ہو اور اگر کچھ مال و زر اور تجارت و حرفت کے نقصان اور گھاٹے سے بے شمار اور لاتعداد انسانوں کے لیے دینی و دنیوی فلاح کا دروازہ کھلتا ہو تو یہ سودا ہر طرح سستا ہے۔

جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تو وہ یہ جانتا تھا کہ روم و فارس اور دُنیا کی متمدن قومیں [اسی طرح آج تہذیبِ مغرب سے متاثر مسلمان] جن کے ہاتھ میں اس وقت عالم کی باگ دوڑ ہے ہرگز اپنے عیش و نشاط کو نہیں چھوڑ سکتیں، وہ اپنی ناز پروردہ زندگی کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتیں، وہ بے یار و مددگار انسانیت کی خدمت، دعوت و جہاد کے لیے مصائب و آلام کے برداشت کرنے کی قوت نہیں رکھتیں، ان کے اندر اتنی استطاعت ہرگز نہیں کہ اپنی پرتکلف زندگی اور زیب و زینت کا ایک معمولی سا جز بھی قربان کریں۔

ان میں ایسے لوگ بالکل مفقود تھے جو اپنی خواہشات پر قابو رکھتے ہوں، اپنی حرص و طمع کو روک سکیں اور جو تمدن کے لوازم اور فیشن کی پابندی سے بے نیاز ہو کر واجبی گزران پر اکتفا کر سکیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے پیغام اور نبی اکرم ﷺ کی صحبت کے لیے ایسی قوم کا انتخاب فرمایا جو دعوت و جہاد کے بوجھ کو اُٹھا سکتی تھی، اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے بھرپور تھی، یہ وہی عربی قوم تھی جو طاقت ور، سادہ منش اور جفاکش تھی۔ جس پر مصنوعی تمدن کا کوئی وار کارگر نہ ہوا اور دُنیا کی رنگینیوں کا کوئی جادو نہ چل سکا، یہی لوگ محمد ﷺ کے اصحاب ہیں جو دل کے غنی، علم سے بھرپور اور تکلفات سے کوسوں دور تھے۔ [انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، از مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ]